روزنامہ صحافت برمنگھم

ISSN 2977-3555

باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.103, Saturday, 17 October 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۱۰۳)، بروز ہفتہ، ۱۷/اکتوبر، ۲۰۲۶ء، ۴/جمادی الاول، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

قابض حکمرانوں کی طرف سے ایک ہی سال کے دوران 666 مرتبہ سینکڑوں فلسطینی بچوں کی تنہائی کا سامنا

ص:08

امریکہ کا ایران پر حملے میں 'مدر آف آل بمز' کے استعمال پر غور: امریکی میڈیا

ایران پر 'مدر آف آل بمز' سے حملے کے آپشن کی رپورٹوں کے بعد قالیباف کا رد عمل: ہم تیار ہیں

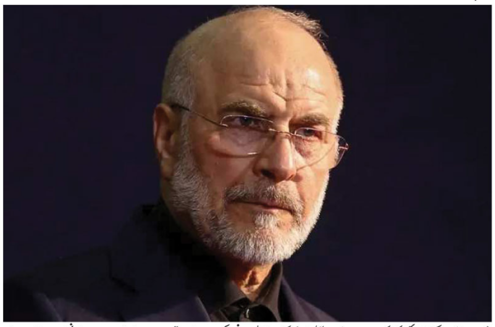

واشنگٹن: امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے امریکی حکام کے حوالے سے جمعرات کو خبر دی کہ پینٹا گون نے ایسے حملوں کے منصوبے تیار کیے ہیں جن میں ایران کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے اور جوہری تنصیبات کو نشانہ بنانے کے لیے جی بی یو 43/بی میسیو آرڈیننس ایئر بلاسٹ بم استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسے ''مدر آف آل بمز'' یعنی تمام بموں کی ماں بھی کہا جاتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق، ان منصوبوں پر عمل درآمد اس صورت میں ہوسکتا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ دوبارہ فوجی کارروائیاں شروع کرنے کا حکم دیں۔

امریکی ہتھیاروں میں شامل سب سے بڑے غیر جوہری بم کے ممکنہ استعمال سے تنازع میں نمایاں شدت آسکتی ہے۔ تاہم، فوجی منصوبہ بندی سے واقف حکام نے سی این این کو بتایا کہ اس بات پر اب بھی سوالات موجود ہیں کہ آیا یہ بم واشنگٹن کے اسٹریٹیجک مقاصد کے حصول میں مؤثر ثابت ہوگا یا نہیں۔

خبر رساں ادارے رائٹرز نے کہا کہ وہ فوری طور پر اس رپورٹ کی آزادانہ تصدیق نہیں کرسکا۔

دریں اثناء ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے آج جمعہ کے روز اس بات پر زور دیا کہ ان کے ملک کو بیک وقت مذاکرات جاری رکھتے ہوئے جنگ کے لیے بھی تیار رہنا چاہیے۔ انہوں نے امریکی صدر پر اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کرنے اور ان سے پیچھے ہٹنے کا الزام عائد کیا۔

اس سے قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ وہ ایران کے خلاف جوہری ہتھیار استعمال نہیں کریں گے۔ امریکی نیٹ ورک" نیوز میکس" کو دیے گئے ایک انٹرویو میں انھوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ جوہری آپشن زیر غور نہیں ہے۔

ٹرمپ نے مزید کہا کہ موجودہ کشیدگی سے نمٹنے کے لیے وہ ایران میں زمینی فوج تعینات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ ایران نے امریکی حملے روکنے کی درخواست کی ہے جبکہ اس کے ساتھ مذاکرات ہنوز جاری ہیں۔

جب ان سے ان رپورٹس کے بارے میں سوال کیا گیا جن میں کہا گیا تھا کہ وہ وسط مدتی **انتخابات کے بعد غالباً** 'مدر آف آل بمز' کے استعمال پر غور کر رہے ہیں، تو ٹرمپ نے جواب دیا کہ "یہ کوئی جوہری ہتھیار نہیں"۔

امریکی صدر کا مزید کہنا تھا کہ "یہ ایک انتہائی ضخیم بم ہے، جو ایک چھوٹے جوہری بم کی مانند ہے، لیکن 'مدر آف آل بمز' ایک ہی بہت بڑا بم ہے، جوہری نہیں... ہم جوہری ہتھیار استعمال نہیں کریں گے، اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

''این این'' نیٹ ورک نے باخبر ذرائع کے حوالے سے انکشاف کیا تھا کہ امریکی فوج نے ایران کے خلاف حملوں کے لیے نئے منصوبے تیار کیے ہیں۔ ان میں" مدر آف آل بمز" کے نام سے معروف بم کے استعمال کا امکان بھی شامل ہے، جو امریکی اسلحہ خانے کا سب سے بڑا غیر جوہری بم ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر صدر ٹرمپ جنگی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے کا حکم دیں تو ایرانی توانائی کے بنیادی ڈھانچے اور جوہری تنصیبات کو نشانہ بنایا جاسکے۔

تفصیلات کے مطابق MOAB کہلانے والے اس بم کا وزن 10 ٹن ہے، یہ انتہائی تباہ کن صلاحیت کا حامل ہے اور امریکی اسلحہ خانے کا سب سے بڑا غیر جوہری ہتھیار ہے۔

پینٹا گان ایران کے خلاف نئے حملہ آور منصوبوں کے تحت اس کے استعمال کے امکان کا جائزہ لے رہا ہے، جن کا ہدف توانائی کا بنیادی ڈھانچہ اور حساس جوہری تنصیبات بن سکتی ہیں۔ یہ وہ عسکری اختیارات ہیں جنہیں ٹرمپ کی جانب سے جنگی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے کے فیصلے کے پیش نظر تیار کیا جارہا ہے، خواہ یہ وسط مدتی انتخابات سے پہلے ہو یا اس کے بعد۔

امریکہ نے نہ صرف ہمارے لیے بلکہ پوری دنیا کے لیے مسائل پیدا کیے ہیں: ایرانی صدر

تہران: ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ ان کے ملک پر عائد امریکی پابندیوں کا تسلسل حالات کو مزید خراب کرنے کا باعث بنے گا۔ انہوں نے تہران کے ساتھ معاملے میں طاقت کی پالیسی کے بجائے مذاکرات کو اپنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوبارہ اس بات کا اعادہ کیا کہ ایران ایٹمی ہتھیار نہیں چاہتا اور مذاکرات کے لیے تیار ہے۔

ان کا یہ بیان ان رپورٹس کے ساتھ سامنے آیا ہے جن میں ٹرمپ کی جانب سے دوبارہ جنگ شروع کرنے کے منصوبوں پر غور کرنے کا ذکر ہے۔ مسعود پزشکیان نے آرمینیا میں اپنی ملاقاتوں کے دوران اس بات پر زور دیا کہ ایران کو پابندیوں کے ذریعے نہیں جھکایا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو یہ جان لینا چاہیے کہ ایران اپنے عوام پر اعتماد کرتے ہوئے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ ہم آہنگی کے ذریعے دنیا کے ساتھ اپنے تعلقات کو طاقت کے ساتھ جاری رکھے گا۔

مسعود پزشکیان نے ایران پر عائد امریکی پابندیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تاکید کی کہ امریکہ نے نہ صرف ہمارے لیے بلکہ پوری دنیا کے لیے مسائل پیدا کیے ہیں۔ اگر وہ اسی راستے پر چلنا چاہتا ہے تو پوری دنیا کے لیے حالات مزید خراب ہو جائیں گے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ وہ طاقت کے استعمال کے بجائے منطق کے ساتھ مذاکرات کا سہارا لے۔

ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے جمعے کی دوپہر آرمینیائی وزیر اعظم نکول پاشینیان سے ملاقات کی اور بائیولوجیکل ڈائیورسٹی کنونشن کے فریقین کی 17 ویں کانفرنس کے اجلاس کے موقع پر ان سے بات چیت کی۔

ایرانی صدر نے اس ملاقات کے دوران دونوں ملکوں کے درمیان کان کنی، تجارتی، اقتصادی، سیاحتی اور ثقافتی شعبوں میں طویل میعاد سٹریٹجک پروگرام تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ پزشکیان نے تاکید کی کہ دونوں ملکوں کے درمیان سٹریٹجک پروگرام کی تیاری مختلف شعبوں میں ان کے تعلقات کو گہرا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ مسعود پزشکیان نے یہ بھی کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کو گہرا کرنا خطے میں استحکام اور سلامتی کا باعث بنے گا۔

فوج کے مسلمان میجر کو ہلاک کرنے کا منظر اب 'لائیو' نہیں دکھایا جائے گا: امریکہ

واشنگٹن: امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے عوامی اور سیاسی سطح پر سخت تنقید کا سامنا کرنے کے بعد جمعرات کے روز کہا ہے کہ پینٹا گون ندال مالک حسن نامی فوجی افسر کو سزائے موت کے طور پر ہلاک کرنے کا منظر اب ٹی وی پر براہ راست نہیں دکھائے گا۔ صدر ٹرمپ مبینہ طور پر اپنے ملک میں وسط مدتی انتخابات سے پہلے اپنے ووٹروں کو اپنے جابرانہ اور قاہرانہ انداز سے متاثر کر کے ان کے انتقامی جذبوں کی تسکین اور اپنے لیے ووٹوں میں اضافے کی سبیل پیدا کرنا چاہتے تھے۔

اس سلسلے میں ہی امریکی پینٹا گون نے دہشت گرد قرار دیے گئے اس شخص کو ہلاک کرنے کا خوفناک منظر عوام کے سامنے ٹی وی پر براہ راست پیش کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ لیکن صدر ٹرمپ کی ایما پر ایک انسان کو اس بے رحمانہ اور غیر انسانی انداز میں ہلاک کرنے کے اعلان پر سخت تنقید کی جانے لگی۔ بہت سارے لوگوں نے اسے امریکہ کو غیر مہذب دور میں واپس لے جانے کے مترادف قرار دیا، حتیٰ کہ صدر ٹرمپ کے نائب صدر جے ڈی وینس نے بھی اس بے رحمانہ سزا کو ٹی وی پر خود نہ دیکھنے کا اعلان کر دیا۔ جمعرات کے روز صدر ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل نامی سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر اس بارے میں کہا ایک دہشت گرد کو لائیو نشریات میں ہلاک کرنے کا واقعہ دکھانے سے دنیا کے لوگوں کو ایک سخت انتباہ منتقل کیا جاسکتا تھا کہ امریکہ دہشت گردوں کے ساتھ کس طرح نمٹتا ہے۔ جیسا کہ حسن نامی اس دہشت گرد کو ہلاک کیے جانے کا منظر براہ راست ٹی وی پر دکھائے جانے کا اعلان تھا۔

انہوں نے مزید کہا مگر شاید کچھ اچھے اور معروف لوگوں نے اس موت کے منظر کو نہ دیکھنا چاہا ہے۔ یاد رہے پینٹا گون نے اس حسن نامی شخص کو 3 دسمبر کو قتل کرتے ہوئے سکرین پر براہ راست دکھانے کا طے کیا تھا۔ یقیناً مقصد دنیا میں کروڑوں بلکہ اربوں کو دکھانا تھا، مگر صدر ٹرمپ کے جمعرات کے اعلان کے مطابق اب صرف متاثرہ خاندان کے افراد حسن کی موت کے خوفناک منظر کو براہ راست دیکھنا چاہیں گے تو وہ دیکھ سکیں گے۔ عام لوگوں کو براہ راست نہیں دکھایا جائے گا۔

اس سے قبل براہ راست دکھائے جانے کا امریکی اعلان بھی اسی ماہ کے شروع میں امریکی وزیر جنگ پیٹ ہیگستھ کے ذریعے کیا گیا تھا۔ بعد ازاں پینٹا گون نے بھی اس ہلاکت کو براہ راست دکھانے کی تصدیق کی۔ لیکن ڈیموکریٹس کے علاوہ ریپبلکن نے بھی اس حد کے ظاہر ہونے والی بے رحمی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ بہت ساروں کا خیال تھا کہ یہ واقعہ امریکہ اور امریکیوں کے امیج کو انتہا پسندانہ اور وحشیانہ بنانے میں ایندھن کا کام دے گا۔ نائب صدر جے ڈی وینس سے بھی اس بارے میں پوچھا گیا کہ ان کے مسیحی مذہبی عقائد میں اس براہ راست موت کی نیند سلانے کا منظر دکھانا کیسا ہوگا تو انہوں اس ہونے والے واقعے کے بارے میں لاعلمی ظاہر کی کہ وہ نہیں جانتے کہ اصل میں کیا ہونے والا ہے۔

تاہم جے ڈی وینس نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جہاں تک اس جاری بحث کا تعلق ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس شخص کے ہاتھوں بہت سے معصوم افراد کی ہلاکت کی بھلائی نہیں ہوگی۔ لیکن جہاں تک اس کی موت کو براہ راست دکھانے کا تعلق ہے میں اس لائیو سٹریم منظر کو نہیں دیکھوں گا۔ ؤیاد رہے حسن نامی یہ شخص امریکی فوج میں ایک ماہر نفسیات کے طور پر کام کرتا تھا۔ اس کے پاس فوج میں میجر کا عہدہ تھا۔ اس کا کام امریکی جنگوں میں ظالمانہ اور خوفناک کارروائیوں کا حصہ رہنے والے امریکی فوجیوں کے نفسیاتی اور ذہنی امراض کا علاج کرنا تھا۔ امریکی فوج چونکہ دنیا بھر میں آپریٹ کرتی ہے اس لیے اس کے فوجیوں کو یہ مسائل درپیش ہونا فطری بات ہے۔ لیکن جب 5 نومبر 2005 کو بہت سے امریکی فوجیوں کو نفسیاتی علاج کے لیے ہسپتال میں لائنوں میں لگ کر میجر حسن کا انتظار تھا تو اس نے ان پر اچانک نعرہ تکبیر لگاتے ہوئے فائرنگ شروع کر دی۔

آگ سے بچ نکلی، مگر نسل کشی کی جنگ نے ماں کو نگل کر غزہ میں یتیم کر ڈالا

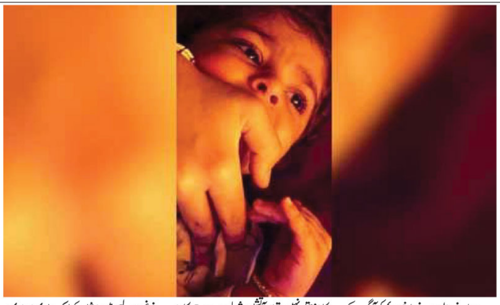

غزہ: غزہ کی ننھی مریم احمد غانم کی درد ناک پکار موت کے اس سفاک گھیراؤ کے سامنے محض ایک ناتوان سی التجا تھی جس نے اسے چاروں طرف سے جکڑ رکھا تھا۔ قابض اسرائیل کی وحشیانہ بمباری نے غزہ کے مغرب میں واقع محلہ الرمال کے ایک رہائشی مکان کو جہنم کے دہکتے ہوئے کندن میں تبدیل کر دیا تھا۔ وہ آگ کی ہولناک لپٹوں کے درمیان سے شدید طور پر جھلسے ہوئے جسم اور درد سے چور زخموں کے ساتھ باہر تو نکل آئی، مگر اپنی ماں کی ممتا سے محروم ہو چکی تھی، جبکہ اس کے سایہ شفقت والد تو جنگ کے ابتدائی دنوں میں ہی شاہراہ شہادت پر گامزن ہو چکے تھے۔

جس وقت آگ کے خونی شعلے گھر کے تنکے تنکے کو نگل رہے تھے تبھی ایک پرخلوص نوجوان علی الجعفر اوی کی لرزہ خیز چیخ فضا میں گونجی "اے میرے مالک! اندر بچے زندہ ہیں، وہ پکار رہے ہیں!" اس کے بعد زیست اور قضا کے درمیان ایک عبرت ناک اور عجیب و غریب دوڑ شروع ہوئی، جس کا اختتام آگ کے دجلہ وفرات کے بیچ سے مریم کی بازیابی پر ہوا۔ یہ ایک ایسا قیامت خیز منظر تھا جہاں ایک ننھی جان کی بقا اور پورے خاندان کی دردناک بربادی کے جذبات ایک دوسرے میں ضم ہو کر بہہ رہے تھے۔

آگ کے شعلوں سے دکھوں کے طوفان تک

غزہ کے مغرب میں واقع محلہ الرمال کی وہ رات کوئی عام رات نہ تھی؛ ایک خونی بمباری نے ایک غریبانہ رہائشی اپارٹمنٹ کو نشانہ بنا کر وادی کی پراسرار خاموشی کا سینہ چاک کر دیا۔ آن کی آن میں آگ کے دیو قامت شعلوں نے گھر کے چپے چپے کو اپنی آغوش میں لے لیا، جبکہ بارود کا گہرا دھواں فضا میں بلند ہوا اور مظلوموں کی آہ و بکا زخمیوں کے کراہنے کی دردناک آوازوں میں گھل مل گئی۔

اس دردناک اور روح فرسا منظر کی آغوش میں ماں ریم عوض جامِ شہادت نوش کر گئیں، جبکہ ان کی ننھی پری مریم شعلوں کے بے رحم چنگل میں محصور رہی اور چاروں طرف سے منڈلاتی موت کے باوجود زندگی کی آخری رمق سے چمٹی رہی۔

ان المناک چیخوں کی گونج سن کر چند سرپھرے نوجوان، جن کی قیادت علی الجعفر اوی کر رہے تھے، بچی کو آگ کے خونی دہانے سے چھین لانے کے لیے لپکے، اور اس سے پہلے کہ شعلے اسے ہمیشہ کے لیے خاکستر کر دیتے، وقت کے ساتھ ایک جنونی دوڑ کا آغاز ہوا۔ مرکز اطلاعات فلسطین سے بات کرتے ہوئے عینی شاہدین نے بتایا کہ وہ لمحات دل دہلا دینے والے اور سانسیں روک دینے والے تھے، آگ کی شدت اتنی ہولناک تھی کہ اگر وہ بیدار مغز نوجوان اس معصوم کی سسکیاں نہ سنتے اور بے دھڑک آگ میں نہ کود پڑتے، تو شائد زیست کا یہ چراغ ہمیشہ کے لیے بجھ جاتا۔

بچانے والوں نے بالآخر مریم کو آگ کے دل سے سالم نکال تو لیا، مگر اس کی روح اور جسم پر جلنے کے گہرے اور اندوہناک داغ ثبت ہو چکے تھے۔ یوں اس کی زندگی میں آلام و مصائب کا ایک نیا لامتناہی باب شروع ہوا، جس کا تعلق صرف جسمانی زخموں سے نہ تھا بلکہ اس روح فرسا یتیمی سے تھا جس نے اسے اس بے حس دنیا کے سخت اور ظالم سائے میں بالکل تنہا چھوڑ دیا تھا۔

موت کے منہ سے نکل آئی.. مگر اپنا سب کچھ لٹا بیٹھی

مریم کی جان بچ جانا اس المناک داستان کا اختتام نہیں تھا؛ آتشیں شعلوں سے چھٹکارا پانے والی اس معصوم نے جب اپنی بوڑھی آنکھیں کھولیں تو اس کے سامنے اپنے ترین پیاروں کو کھو دینے کی قیامت ٹوٹ پڑی۔ اس کے والد جنگ کی شروعات میں ہی رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے تھے، اور اب اس تازہ سفاکیت میں اس کے سر سے ماں کا آنچل بھی چھن گیا، یوں وہ بیک وقت ماں اور باپ دونوں کی آغوش سے محروم ہو کر یتیم و بے سہارا ہو گئی۔

شہری دفاع کے ایک بیدار مغز اہلکار نے بتایا کہ اس بچی کو بچانے کا آپریشن انتہائی سنسنی خیز اور خطرناک لمحوں میں انجام پایا۔ انہوں نے غمزدہ لہجے میں اشارہ کیا کہ ہماری امدادی ٹیمیں روزانہ کیمروں کے سامنے پھول جیسے بچوں اور بے گناہ شہریوں کو زندہ جلتے ہوئے دیکھتی ہیں، جبکہ دشمن کے سفاکانہ حملے مسلسل جاری ہیں اور اپنے پیچھے ناقابل برداشت مناظر چھوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مریم کی زندگی کا یہ نیا جنم سب سے پہلے ربِ کریم کے فضل و کرم کا نتیجہ ہے اور پھر ان سرپھرو جوانوں کی کاوشوں کا ثمر ہے جنہوں نے اپنی جان پر کھیل کر اسے آگ کے آغوش سے جھپٹ لیا۔

اس معصوم بچی کی داستانِ غم غزہ کے بچوں کے اس عظیم انسانی المیے کا ایک استعارۂ احاطہ کرتی ہے، جہاں بارود اور بمباری کے اثرات محض جسمانی زخموں یا اینٹ گارے کی تباہی تک محدود نہیں رہتے، بلکہ گھرانوں کے وجود کو پارہ پارہ کر دیتے ہیں، والدین کا سایہ چھین لیتے ہیں اور بچوں کو انتہائی مظلومانہ و بیکسی کے حالات میں ایک تاریک و غیر یقینی مستقبل کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں۔

تباہ شدہ طبی نظام کے بیچوں بیچ کھلے ہوئے زخم

ملبے کے ڈھیر سے زندہ نکال لیے جانے یا جلتی ہوئی عمارتوں سے بچا لیے جانے پر مقہور و مجبور لوگوں کی اذیتیں ختم نہیں ہو جاتیں کیونکہ زخمیوں، خصوصاً گہرے اور پیچیدہ زخموں کے حامل مریضوں کو غزہ کے تباہ حال اور سسکتے ہوئے طبی نظام کے باعث شدید اور الم ناک چیلنجز کا سامنا ہے۔ سرکاری اور دلسوز رپورٹوں کے مطابق طبی سامان اور اینٹی بائیوٹک ادویات کی شدید ترین قلت، جو کہ ظالمانہ اور سرحدی گزرگاہوں کی بندش کا نتیجہ ہے، ان زخمیوں کی زبوں حالی اور زندگی کے لالے ڈالنے میں مزید اضافہ کر رہی ہے، خاص طور پر ان مظلوموں کے لیے جن کا جسم 50 فیصد سے زیادہ ہولناک حد تک جھلس چکا ہے۔

ان ہنگامی اور نازک کیسز کو مسلسل، مخصوص اور اعلیٰ درجے کی طبی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے، جو اس وقت اس محصور پٹی کے اندر بالکل ناپید ہو چکی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ ان سسکتے ہوئے زخمیوں کی زندگی بچانے کے لیے علاج کی فوری فراہمی اور بیرون ملک طبی انخلا ایک ایسا حتمی اور فیصلہ کن نقطہ بن چکا ہے جو زندگی اور موت کے درمیان حائل ہے۔

رپورٹ میں دیے گئے لرزہ خیز اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ پٹی کے اندر تقریباً 42 ہزار زخمی ایسے ہیں جو شدید نوعیت کے دائمی معذور کن زخموں کو سہہ رہے ہیں، جن میں اعضا کا کٹ جانا اور جسم کا بری طرح جھلس جانا شامل ہے اور ان کی بحالی کے لیے طویل مدتی اور مسلسل دیکھ بھال کے پروگراموں کی اشد ضرورت ہے۔

مریم.. ایک سنگدل اور بے رحم جنگ کے روبرو بچپن کی سسکی

مریم کی یہ دردناک داستانِ حیات پٹیہ غزہ میں کوئی منفرد واقعہ نہیں ہے، بلکہ یہ ان ہزاروں معصوم بچوں اور بے گناہ شہریوں کی تصویرِ غم ہے جنہوں نے خود کو اچانک بمباری، آگ کے طوفان اور اپنے پیاروں کے دوری کے سامنے پایا، جبکہ ان کی سانسوں اور مستقبل پر اس نسل کش جنگ کی ساہی چادر مسلسل پھیلتی جا رہی ہے۔

جس وقت دنیا بھر کے صحافتی میڈیا اور لائیو نشریاتی پلیٹ فارمز پر مظلوموں کے ان دردناک مناظر کو نشر کیا جا رہا تھا، اس وقت بھی ان متاثرین کی بنیادی ضروریات دستیاب وسائل کی سکت سے کہیں زیادہ بڑی اور سنگین تھیں، اور یہ سب کچھ ان خطرات کے سایہ تلے ہو رہا ہے جو غزہ کے باشندوں کو ہڑپ کر رہے ہیں اور انسانی اور صحت کے بحران کو آخری حد تک دھکیل رہے ہیں۔

آج، مریم اپنے نازک جسم پر آگ کے خوفناک نشانات اور اپنی روح میں جدائی کے ان مٹ زخم اٹھائے ہوئے کھڑی ہے؛ وہ اس موت کے پنجے سے تو آزاد ہو گئی جس نے اسے اس کے اپنے ہی گھر میں گھیر رکھا تھا، لیکن اس نے اپنی ماں کو اس وقت کھو دیا جب وہ پہلے ہی اپنے باپ کی یاد میں تڑپ رہی تھی، تاکہ اس کی یہ پپتا غزہ کے معصوم بچوں کی طرف سے اس وحشیانہ جنگ کی صورت میں ادا کی جانے والی بھاری اور خونچکاں قیمت پر ایک نئی تاریخی گواہی بن سکے۔ جس وقت اس ننھی پری کو فوری علاج، محبت بھری نگہداشت اور ایک گرم جوش آغوش کی اشد ضرورت ہے، اس وقت اس کی داستانِ حیات پوری دنیا کے لیے ایک تازیانہ ہے کہ صرف انسانوں کو ملبے سے نکال لینا یا شعلوں کے بیچ سے بچا لینا ہی نجات نہیں ہے، بلکہ ان کے لیے روح و جسم کے علاج کا سامان کرنا، ان کے بچپن کا تحفظ کرنا اور جنگ کی طرف سے ان کا آشیانہ اور سکون برباد ہو جانے کے بعد ان کے لیے ایک پرامن اور محفوظ زندگی کا حق بحال کرنا ہی اصل انسانیت ہے۔

نیوزویک میگزین کے سرورق پر امریکہ میں سوشلزم کا عروج دکھانے پر ہنگامہ برپا

ٹائٹل کور مڈٹرم انتخابات سے پہلے ڈیموکریٹک پارٹی کے اندر بائیں بازو کی تحریک کے فروغ کو نمایاں کر رہا ھے

نیو یارک: موقر نیوز ویک میگزین نے رواں ماہ 23 اکتوبر کو شائع ہونے والے اپنے نئے شمارے کے ٹائٹل کور سے سیاسی توجہ حاصل کر لی ہے جس پر" دا سوشلسٹ ریپبلک آف امریکہ" کا عنوان درج ہے اور اس نے روایتی کمیونسٹ پروپیگنڈے کی طرز پر امریکہ کی نمایاں ترین بائیں بازو کی شخصیات کے ایک گروپ کو دکھایا ہے۔

واضح سرخ رنگوں میں ڈیزائن کیا گیا یہ کور میشی گن ریاست سے سینیٹ کے لیے ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار عبدل السید، نیویارک کے میئر زہران ممدانی، سینیٹر برنی سینڈرز، نمائندہ الیگزینڈریا اوکاسیو کوٹیز اور سیاسی ومیڈیا مبصر حسن بیکر کو دکھاتا ہے۔

یہ شخصیات ماؤ دور سے متاثرہ ملبوسات پہنے ہوئے دکھائی دیتی ہیں جن کی ٹوپیوں پر سرخ ستارے ہیں۔ وہ ایک سرخ گاڑی میں سوار ہیں اور ایک بڑا سرخ پرچم لہرا رہی ہیں۔ یہ سوشلسٹ اور کمیونسٹ نظریات کی طرف ایک علامتی اشارہ ہے۔ کور پر یہ جملہ درج ہے ''کیا آپ پابند ہیں؟ معلوم کرنے کے لیے ایک چھوٹا سرخ ٹیسٹ لیں''۔

یہ اس تفاعلی ٹیسٹ کی طرف اشارہ ہے جسے میگزین نے "کیا آپ امریکی سوشلسٹ انقلاب میں شامل ہونے کے لیے تیار ہیں؟" کے عنوان سے ایک مضمون کے ساتھ شائع کیا جو امریکی سیاسی منظر نامے، بالخصوص ڈیموکریٹک پارٹی کے اندر سوشلسٹ افکار کے فروغ کا جائزہ لیتا ہے۔

یہ مضمون ڈیموکریٹک سوشلسٹ تحریک کی موجودگی کے فروغ کی طرف اشارہ کرتا ہے جس میں نیویارک کے میئر زہران ممدانی کی مقبولیت کی مثال دی گئی جو خود کو ڈیموکریٹک سوشلسٹ بتاتے ہیں اور گزشتہ ستمبر میں کوئنیپیاک یونیورسٹی کی طرف سے کیے گئے ایک سروے کا حوالہ دیا گیا ہے جس نے شہر میں متوقع ووٹرز میں سے ان کی 60 فیصد حمایت حاصل کرنے کو دکھایا ہے۔ یہ جولائی میں امریکہ کے ڈیموکریٹک سوشلسٹس تنظیم کی رکنیت 1 لاکھ 20 ہزار اراکین کی حد سے تجاوز کر جانے کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے۔ یہ مضمون ان پالیسیوں پر بحث کے پھیلاؤ کا جائزہ بھی لیتا ہے جنہیں پہلے غیر اہم سمجھا جاتا تھا جن میں بجلی کی سہولیات کی میونسپلٹی کی ملکیت اور "انٹیل" جیسی نجی کمپنیوں میں وفاقی حکومت کی شراکت داری، ہاؤسنگ اونرز ایسوسی ایشنز کے اثرات کے ساتھ شامل ہیں تاکہ یہ واضح کرنے کی کوشش کی جاسکے کہ کچھ امریکی معاشی اقدامات ریاستی مداخلت کے عناصر اور مارکیٹ کے طریقہ کار کو یکجا کرتے ہیں، چاہے وہ نظریاتی مفہوم کے لحاظ سے ضروری طور پر سوشلسٹ نہ سمجھے جاتے ہوں۔ اپنی طرف سے "فاکس نیوز" نیٹ ورک نے کور پر روشنی ڈالی اور اسے اس طور پر قرار دیا کہ یہ مذکورہ شخصیات کو امریکی سوشلسٹ تحریک کی علامات کے طور پر دکھاتا ہے۔ یہ پیش کش ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ کانگریس کے مڈٹرم انتخابات کی تیاریاں کر رہا ہے جس میں ڈیموکریٹس کو انتہا پسند بائیں بازو سے جوڑنے کی ریپبلکن کوششوں کے درمیان پارٹی کے اندر ترقی پسند تحریک کی طرف سے مزدور طبقے کے مسائل پر توجہ مرکوز کرنے، عوامی خدمات کو وسعت دینے اور زیادہ مداخلت پسندانہ معاشی پالیسیوں کو اپنانے کا مقابلہ ہے۔ جبکہ کور واضح نظریاتی اشاروں کے ساتھ ایک طنزیہ تصویر پیش کرتا ہے۔ بنیادی بحث اس بات سے جڑی رہتی ہے کہ ڈیموکریٹک پارٹی کے اندر سوشلسٹ افکار کا اثر ورسوخ کس حد تک پھیلا ہوا ہے اور آیا یہ تبدیلی کسی پائیدار سیاسی رجحان کی نمائندگی کرتی ہے یا مخصوص ترقی پسند شخصیات کے ابھار کی عکاسی کرتی ہے۔

مغربی کنارے میں اسرائیلی آباد کاروں کا امریکی خاتون صحافی پر تشدد، واشنگٹن کی شدید مذمت

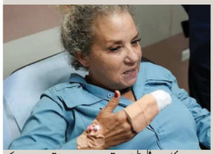

امریکی اخبار "واشنگٹن پوسٹ" کے لیے کام کرنے والی ایک امریکی خاتون صحافی کو جمعے کے روز اسرائیلی آباد کاروں کی جانب سے اس وقت حملے کا نشانہ بنایا گیا جب وہ مقبوضہ مغربی کنارے میں زیتون کے فلسطینی کسانوں کو مسلسل نشانہ بنانے والے پرتشدد واقعات کی کوریج کر رہی تھیں۔

خاتون فوٹوگرافر ہائیڈی لیوین کو حملے کے بعد رام اللہ کے ایک ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ فرانس پریس ایجنسی کی طرف سے لی گئی تصویروں میں دکھایا گیا کہ وہ ایک سٹریچر پر لیٹی ہوئی تھیں اور ان کی ٹانگ اور ہاتھ پر چوٹوں کے نشانات نظر آ رہے تھے۔

دوسری جانب امریکہ نے مقبوضہ مغربی کنارے میں اس مجرمانہ تشدد کی مذمت کی۔ تاہم اس مذمت کے دوران امریکہ نے امریکی خاتون صحافی پر یہودی آباد کاروں کے تشدد کے واقعے کا براہ راست ذکر نہیں کیا۔ محکمہ خارجہ کے ایک اہلکار، جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کو ترجیح دی، نے کہا کہ ہم مغربی کنارے میں کسی بھی فریق کی طرف سے کیے جانے والے پرتشدد مجرمانہ اقدامات کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم مناسب تحقیقات کرنے اور اس کے ذمہ داروں کے خلاف عدالتی کارروائی کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ واشنگٹن پوسٹ اخبار میں کام کرنے والی صحافی کو قونصلر امداد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔

اس واقعے سے دس روز قبل فرانس پریس ایجنسی کے فوٹو گرافر جعفر اشتیہ کو بھی مغربی کنارے میں زیتون کی کٹائی کے سیزن کی کوریج کے دوران آباد کاروں کے ہاتھوں تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ انہیں بھی علاج کے لیے ہسپتال منتقل کرنا پڑا تھا۔

واشنگٹن پوسٹ کی صحافیہ لیوین نے ہسپتال میں اپنے بستر سے صحافیوں کو بتایا کہ 50 سے زیادہ نقاب پوش آباد کاروں، جنھوں نے ڈنڈے اٹھا رکھے تھے، نے ان پر اس وقت اچانک حملہ کر دیا جب وہ مغربی کنارے کے وسط میں واقع دو فلسطینی گاؤں ترمسعیا اور ابوفلاح کے قریب کام کر رہی تھیں۔

انہوں نے مزید کہا اچانک انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا اور خوش قسمتی سے میں نے اپنا ہیلمٹ اور بلٹ پروف جیکٹ پہن رکھی تھی۔ میں اپنے چہرے کو بچانے کی کوشش کے لیے زمین سے چپکی رہی۔

انہوں نے مزید کہا وہ مجھے بار بار ٹھوکریں مارتے رہے۔

اخبار "واشنگٹن پوسٹ" نے بتایا کہ لیوین نے ایک ایسی بلٹ پروف جیکٹ پہن رکھی تھی جس کے آگے اور پیچھے دونوں طرف واضح طور پر "پریس" لکھا ہوا تھا۔ بیت المقدس میں امریکی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے کہا کہ وہ اس حملے سے متعلق رپورٹس سے باخبر ہیں۔ انہوں نے پرائیویسی کے قوانین کی وجہ سے مزید تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکی شہریوں کی حفاظت سے بڑھ کر ہمارے پاس کوئی اور اہم ذمہ داری نہیں ہے۔ فرانس پریس ایجنسی نے حملے کے وقت کا خود مشاہدہ نہیں کیا لیکن ترمسعیا میں اس کے ایک صحافی نے فلسطینی طبی عملے کو زمین پر لیٹے ہوئے ایک شخص کو طبی امداد فراہم کرتے ہوئے دیکھا۔ اے ایف پی کے صحافی نے بتایا اسرائیلی فوجیوں نے ان صحافیوں کو دور ہٹا دیا جنہوں نے قریب جانے کی کوشش کی تھی۔ اسرائیلی فوج نے کہا ہے کہ فوج اور سرحد پار فورسز کے دستے ایک پرتشدد تصادم کی اطلاع ملنے کے بعد علاقے میں تعینات کیے گئے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ غیر ملکی میڈیا کے افراد موقع پر موجود تھے اور تصادم کے دوران ایک خاتون صحافی زخمی ہوئیں۔۔ واقعے کے حالات کی تحقیقات کی جائیں گی۔

اسرائیل اور فلسطینی علاقوں میں بین الاقوامی میڈیا کی نمائندگی کرنے والی فارن پریس ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ آباد کاروں نے لیوین کا پاسپورٹ، ان کا فون، ان کا پرس اور ان کا سامان بھی چرا لیا۔ ایسوسی ایشن نے مزید کہا یہ نیا حملہ پرتشدد حملوں کے اس طویل سلسلے کا حصہ ہے جو اسرائیلی آباد کاروں کی جانب سے مقبوضہ مغربی کنارے میں صحافیوں اور دیگر شہریوں کے خلاف کیے جاتے ہیں۔ اس قانون شکنی سے نمٹنے کے لیے اقدامات کی ہماری بار بار اپیلوں کے باوجود اسرائیلی حکام نے انہیں نظر انداز کر دیا ہے۔

واضح رہے مغربی کنارے نے حالیہ مہینوں میں پرتشدد واقعات میں اضافہ سامنے آیا ہے جہاں اسرائیلی آباد کاروں کی جانب سے فلسطینیوں کے خلاف تقریباً روزانہ کی بنیاد پر حملے ہو رہے۔ چوری یا توڑ پھوڑ کے واقعات پیش آتے ہیں یا زیتون کے باغات پر قبضہ کر لیا جاتا ہے۔ مشرقی القدس کے علاوہ مغربی کنارے میں تقریباً 30 لاکھ فلسطینی رہتے ہیں، جس پر اسرائیل نے 1967ء سے قبضہ کر رکھا ہے، ان کے ساتھ 5 لاکھ سے زیادہ اسرائیلی ان بستیوں میں رہتے ہیں جنہیں بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی سمجھا جاتا ہے۔

غزہ میں 60 فیصد ایکسرے اور ریڈیالوجی آلات خراب، ہزاروں مریض تشخیص اور علاج کے بحران سے دوچار

غزہ: فلسطینی ریڈ کراس سوسائٹی نے غزہ میں صحت کے نظام میں شدید اور خطرناک ابتری کی تنبیہ کی ہے، جہاں تقریباً 60 فیصد ایکسرے اور ریڈیولوجی آلات مکمل طور پر خراب ہو کر ناکارہ ہو چکے ہیں، نیز ادویات اور طبی ساز وسامان کی شدید قلت پیدا ہو چکی ہے، جو بیماریوں کی تشخیص اور تشویشناک کیسز کی نگرانی کے لیے ہسپتالوں کی صلاحیت کو شدید طور پر متاثر کر رہی ہے۔

جمعیت میں ہیلتھ پروگرامز کے ڈائریکٹر بشار مراد نے بتایا کہ پٹی میں ایکسرے اور ریڈیالوجی کے تقریباً 60 فیصد آلات مکمل طور پر کام کرنا بند کر چکے ہیں۔ نیز اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تقریباً 21 ہزار مریضوں کو بیرون ملک علاج حاصل کرنے کے لیے ہنگامی طبی تخلیہ (میڈیکل ایویکیوایشن) کی اشد ضرورت ہے، جبکہ روزانہ صرف 120 کے قریب مریضوں کو ہی سفر کی اجازت دی جا رہی ہے۔

بشار مراد نے ایک پریس بیان میں وضاحت کی کہ کینسر کے مریض اور دائمی امراض کے شکار افراد تشخیصی و علاجی خدمات کی ابتری سے متاثر ہونے والے طبقوں میں سب سے آگے ہیں، کیونکہ آلات کی خرابی اور ٹیسٹوں کی تاخیر بیماریوں کی بروقت تشخیص اور ان کی پیشرفت کی نگرانی میں شدید رکاوٹ بنتی ہے، جس سے مریضوں کی زندگیوں کو درپیش خطرات دگنے ہو جاتے ہیں۔

یہ تنبیہات ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب پٹی میں صحت کا پورا نظام ایک سنگین بحران سے گزر رہا ہے، جو غاصب اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ کے دوران طبی مراکز کو پہنچنے والی وسیع پیمانے کی تباہی اور اس کے نتیجے میں بنیادی صحت کی خدمات فراہم کرنے کی صلاحیت میں شدید زوال کا نتیجہ ہے۔ بیان میں دیے گئے اعداد و شمار کے مطابق غزہ کے کل 38 ہسپتالوں میں سے 25 ہسپتال مکمل طور پر کام سے باہر ہو چکے ہیں، جبکہ باقی ماندہ 13 ہسپتال انتہائی کٹھن حالات اور طبی وسائل کی شدید قلت کے درمیان جزوی طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ تباہی صرف ہسپتالوں تک محدود نہیں رہی بلکہ اس نے ابتدائی نگہداشتِ صحت کے مراکز کو بھی متاثر کیا ہے، جہاں 157 مراکز میں سے 103 مراکز تباہ ہو چکے ہیں، جبکہ باقی 54 مراکز جزوی طور پر اور انتہائی محدود امکانات کے ساتھ اپنی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یہ ابتر صورتحال مریضوں اور زخمیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد، باریک بینی سے معائنے اور مخصوص علاج کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر، اور دستیاب امکانات کی انتہائی کمی کے باعث صحت کے شعبے کی عوامی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت میں شدید زوال کو ظاہر کرتی ہے۔

ایکسرے آلات کی مسلسل خرابی اور تشخیصی خدمات میں زوال کے ساتھ ان مریضوں کی تکالیف میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے جنہیں اپنی بیماری کی نوعیت کا تعیّن کرنے یا علاج پر اپنے جسم کے ردعمل کو جانچنے کے لیے ہنگامی ٹیسٹوں کی ضرورت ہے، جبکہ ہزاروں مریض، خصوصاً مہلک اور دائمی بیماریوں میں مبتلا افراد، تشخیص اور علاج میں تاخیر کے باعث مزید ہولناک خطرات کا سامنا کر رہے ہیں۔

یہ تمام اشاریے غزہ کے صحت کے نظام کو پیچیدہ چیلنجز کے سامنے لا کھڑا کرتے ہیں، جن سے نمٹنے کے لیے طبی آلات، سپیئر پارٹس اور ضروری سامان کی فوری فراہمی کے ساتھ ساتھ ان مریضوں کو جن کا علاج پٹی کے اندر ممکن نہیں، بیرون ملک منتقل کرنے کی سہولت دینا انتہائی ناگزیر ہے۔

پاکستان سمیت 19 ممالک کی مقبوضہ بیت المقدس میں کولمبین سفارت خانہ کھولنے کی مذمت

اسلام آباد: پاکستان سمیت 19 ممالک کے وزرائے خارجہ نے بیت المقدس میں کولمبیا کا سفارت خانہ کھولے جانے کی جمعے کو مذمت کرتے ہوئے اس فیصلے کو واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کولمبیا نے بدھ کو مقبوضہ بیت المقدس میں اپنا سفارت خانہ کھولا تھا، جو اسرائیل کے ساتھ اس کے تعلقات میں ایک بڑی تبدیلی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق کولمبیا کی وزارت خارجہ نے سفارت خانے کے افتتاح کو 'سفارتی سنگ میل' قرار دیا جبکہ اسرائیلی وزیر خارجہ جدعون ساعر نے اسے 'اسرائیل اور کولمبیا کے تعلقات اور دارالحکومت یروشلم کے لیے جشن کا دن' قرار دیا۔ پاکستانی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری کیے گئے مشترکہ بیان میں پاکستان، الجزائر، جبوتی، مصر، انڈونیشیا، اردن، کویت، لبنان، لیبیا، ملائیشیا، عمان، فلسطین، قطر، سعودی عرب، صومالیہ، شام، سوڈان، ترکی اور یمن کے وزرائے خارجہ نے کہا کہ 'یہ اقدام اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کی خلاف ورزی اور دو ریاستی حل کی بنیاد پر منصفانہ اور دیرپا امن کے قیام کی عالمی کوششوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔' بیان کے مطابق: 'مقبوضہ بیت المقدس کی قانونی یا تاریخی حیثیت تبدیل کرنے یا اسے اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کرنے کا کوئی بھی اقدام غیر قانونی اور بے اثر ہے۔' وزرائے خارجہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں 476 (1980) اور 478 (1980) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 'یہ قراردادیں مقبوضہ بیت المقدس کی حیثیت یا کردار تبدیل کرنے کی کوششوں کو مسترد کرتی ہیں اور ممالک سے شہر میں قائم اپنے سفارتی مشنز واپس بلانے کا مطالبہ کرتی ہیں۔' مشترکہ بیان میں کولمبیا کی حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ 'اپنے فیصلے پر نظرثانی کرتے ہوئے اسے واپس لے، بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کا احترام کرے اور فلسطینی عوام کے جائز حقوق کو نقصان پہنچانے والے اقدامات سے گریز کرے۔' وزرائے خارجہ نے ایک آزاد اور خودمختار فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت بھی دہرائی، جس کا دارالحکومت مشرقی بیت المقدس ہو۔

قابض حکمرانوں کی طرف سے ایک ہی سال کے دوران 666 مرتبہ سینکڑوں فلسطینی بچوں کی تنہائی کا سامنا

غزہ: قابض اسرائیلی سرکاری معلومات نے انکشاف کیا ہے کہ سنہ 2025ء کے دوران قابض اسرائیل کے عقوبت خانوں میں قید سینکڑوں بچوں کو تنہائی کی کوٹھڑیوں (سیل) میں رکھا گیا، یہ ایک ایسا ظالمانہ اقدام تھا جس کا شکار قید نابالغ بچوں کی کل تعداد میں سے آدھے سے زیادہ بچے ہوئے اور اسے سینکڑوں بار دہرایا گیا، جبکہ بچوں پر اس کے شدید اور ہولناک نفسیاتی اثرات کے بارے میں عالمی سطح پر تنبیہات جاری کی گئی ہیں۔

اسرائیلی جیل انتظامیہ کی جانب سے 'اسرائیل میں تشدد مخالف کمیٹی' کی معلومات کی درخواست کے جواب میں فراہم کردہ ڈیٹا کے مطابق، گذشتہ سال کے دوران جیلوں میں قید 635 نابالغ بچوں میں سے 351 بچوں کو کم از کم ایک بار تنہائی میں رکھا گیا، جن میں 13 سے 14 سال کی عمر کے بچے بھی شامل ہیں۔

اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ تنہائی کے کل 666 کیسز ریکارڈ کیے گئے جبکہ 154 بچوں کو ایک سے زیادہ بار تنہائی کی سزا دی گئی اور ان میں سے 42 بچوں کو چار سے آٹھ بار اس سخت کارروائی کا نشانہ بنایا گیا، جو نابالغ بچوں کے خلاف اس ظالمانہ اقدام کی وسیع پیمانے پر تکرار کو بے نقاب کرتا ہے۔

بغیر مقدمے کے سلاخوں کے پیچھے دھکیلے گئے بچے

عبرانی اخبار 'ہارٹز' کی شائع کردہ رپورٹ کے مطابق ان اعداد وشمار سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تنہائی کے سیلوں میں ڈالے گئے 92 فیصد بچوں پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا تھا، جبکہ ان میں سے 176 بچوں کو عدالتی کارروائی کی مکمل تکمیل کے منتظر افراد کے طور پر قید رکھا گیا تھا اور 115 بچوں کو قابض اسرائیل کے عمومی سکیورٹی ادارے (شاباک) کے احکامات پر بغیر کسی چارج شیٹ یا فردِ جرم کے انتظامی طور پر قید کیا گیا تھا۔

اس کے علاوہ 31 دیگر بچے بھی مقدمے سے پہلے یا بغیر مقدمے کے مختلف فہرستوں میں شامل تھے، جبکہ تنہائی کا شکار ہونے والے 326 بچوں کو سکیورٹی اسیران اور قیدیوں کے زمرے میں رکھا گیا تھا۔ یہ وہ زمرہ ہے جس میں فلسطینی اسیر شامل ہوتے ہیں، اس کے مقابلے میں صرف 25 بچوں کو فوج داری کیسز میں رکھا گیا تھا جن میں سے صرف چار پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ یہ اعداد وشمار اس بات کو بے نقاب کرتے ہیں کہ تنہائی کا یہ ظالمانہ اقدام بغیر مقدمے کے قید رکھنے کے سلسلے کا حصہ ہے جو بچوں کی حفاظت اور ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے قائم بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں ان کارروائیوں کے استعمال پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔

مظالم صرف ان کیسز تک محدود نہیں رہے جو دنوں تک جاری رہے، بلکہ 14 نابالغ بچوں کو جن میں ایک لڑکی بھی شامل تھی چند گھنٹوں سے لے کر دو دن تک کی مدت کے لیے تنہائی کی کوٹھڑی میں رکھا گیا۔

'بتسیلم' تنظیم کے اعداد وشمار کے مطابق جو اسرائیلی جیل انتظامیہ اور فوج کی اشاعتوں پر مبنی ہیں، سنہ 2025ء کے دوران جیل انتظامیہ کے تحت سکیورٹی اسیران کے طور پر قید فلسطینی بچوں کی تعداد تقریباً 351 تک پہنچ گئی تھی، جو قابض کے عقوبت خانوں میں قید کل 100,9 کے قریب فلسطینی اسیران کا حصہ ہیں۔

بند کوٹھڑیاں اور کھلی ہوا سے محرومی

اسرائیلی جیل انتظامیہ کی ہدایات کے مطابق تنہائی کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ قیدی کو دوسرے اسیران کی موجودگی کے بغیر ایک الگ سیل میں قید رکھا جائے اور اسے کوٹھڑی سے باہر نکلنے سے روکا جائے، جس میں کھلی ہوا میں روزانہ کی جانے والی واک سے محرومی بھی شامل ہے۔ اسرائیلی ہدایات اس معاملے میں بالغوں اور نابالغوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتی ہیں، باوجود اس کے کہ بچوں کی مخصوص اور نازک نفسیاتی وسماجی ضروریات ہوتی ہیں اور طویل مدت تک تنہائی کے ان کی صحت پر تباہ کن اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی چلڈرن رائٹس کمیٹی کی طرف سے منظور شدہ معیارات بچوں کی تنہائی میں قید کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ بچے کو دوسروں سے الگ رکھنے کا عمل کم سے کم ممکنہ مدت تک محدود ہونا چاہیے اور اسے صرف آخری راستے کے طور پر بچے یا دوسروں کی حفاظت کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔

اسرائیلی جیل انتظامیہ کے ہاں رائج طریقہ کار قیدی پر 14 دن تک کی تنہائی نافذ کرنے کی اجازت دیتا ہے بشرطیکہ اسے سات سات دنوں کے دو حصوں میں تقسیم کیا جائے جن کے درمیان ایک ہفتے کا وقفہ ہو۔ ڈیٹا کے مطابق انتظامی اسیر کو مسلسل 14 دن تک تنہائی میں رکھا جا سکتا ہے۔

شدید نفسیاتی اور طبی نقصانات کی تنبیہات

ابتدائی اعداد وشمار کا تجزیہ کرنے والے ادارہ 'والدین برائے انسدادِ قیدِ اطفال' کے ڈائریکٹر ٹیٹی کارمل نے انتباہ دیا ہے کہ تنہائی کی وجہ سے بچوں کو شدید ترین نقصانات پہنچ سکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تشویش کا باعث صرف اس ظالمانہ اقدام کا استعمال ہی نہیں بلکہ نابالغوں کے خلاف اس کی بار بار تکرار ہے۔ سنہ 2024ء کے آغاز سے جیلوں اور حراستی مراکز کے اندر صفائی کی ناقص صورتحال اور بنیادی ضروریات کی عدم فراہمی کے باعث خارش (سکابیوس) کی بیماری کے پھیلاؤ کے ساتھ فلسطینی اسیران کے قید کے حالات کی ابتری سے متعلق رپورٹس کے بعد تشویش میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

اسرائیلی جیل انتظامیہ نے یہ واضح نہیں کیا کہ آیا تنہائی کا استعمال بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے اقدامات کے طور پر کیا گیا تھا، لیکن اس نے اخبار 'ہارٹز' کو بتایا کہ دستیاب ڈیٹا میں ایسا کوئی اشارہ نہیں ملتا جس سے ظاہر ہو کہ تنہائی کی سزا خارش کی بیماری کی وجہ سے دی گئی تھی۔ سابق اسیران اور وکلاء کی شہادتیں بتاتی ہیں کہ اس بیماری کا پھیلاؤ قید کے شدید ابتر حالات سے جڑا ہوا ہے، جس میں الزنزانوں میں گنجائش سے زیادہ افراد کا ہونا، بدلنے کے لیے کپڑوں کی انتہائی قلت، انہیں دھونے اور سکھانے کی مناسب جگہ کا نہ ہونا، اور صفائی کے سامان کی شدید کمی شامل ہے۔

ان شہادتوں کے مطابق اسیران کو کپڑوں کے صرف دو جوڑے دیے جاتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ انہیں غسل اور کپڑے دھونے کے لیے ملنے والے ایک ہی صابن سے خود دھوئیں۔ کپڑے سکھانے کے لیے مناسب جگہ نہ ہونے کی وجہ سے اسیران بسا اوقات انہیں گیلا ہی پہننے پر مجبور ہو جاتے ہیں، جو صفائی کے سامان کی قلت کے ساتھ مل کر جلدی بیماریوں کے پھیلنے کے خطرے کو مزید بڑھا دیتا ہے۔

یہ تمام حقائق فلسطینی بچوں کی تنہائی کو قید کے حالات کی عمومی ابتری کے ایک وسیع تر تناظر میں رکھتے ہیں، جہاں ان کی آزادی پر عائد پابندیاں ان کی بنیادی انسانی ضروریات سے محرومی کے ساتھ ملتی ہیں اور ان اقدامات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے نفسیاتی وجسمانی اثرات کے حوالے سے شدید تشویش پیدا کرتی ہیں۔ اسرائیلی سرکاری جواب پر مبنی یہ اعداد و شمار ایک ہی سال کے اندر نابالغ بچوں کے خلاف تنہائی کے استعمال کی ہولناک حد اور دسیوں بچوں کے خلاف اس کی متعدد بار تکرار کو بے نقاب کرتے ہیں، ایسے وقت میں جب بین الاقوامی معیارات قید کیے گئے بچوں کو خصوصی تحفظ فراہم کرنے اور ان پر ایسے اقدامات نافذ نہ کرنے کی تاکید کرتے ہیں جو ان کی نفسیاتی اور جسمانی سلامت کو شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

افراط زر کی شرح

حکومت کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق ستمبر میں تھوک مہنگائی 11.39 فیصد کی بلندترین سطح پر پہنچ گئی۔ 2022-23 کے لیے نئے بنیادی سال کی سیریز میں، ہول سیل مہنگائی پہلی بار دوہرے ہندسے تک پہنچ گئی۔ اگست میں یہ 9.92 فیصد تھی۔ مہنگائی میں اضافے کی وجہ تیار شدہ اشیاء، ایندھن اور کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ رواں ماہ جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق خوردہ مہنگائی بھی 5.54 فیصد کی 23 ماہ کی بلندترین سطح پر پہنچ گئی جو اگست میں 4.83 فیصد تھی۔ واضح طور پر اس کا براہ راست اثر عام آدمی کی جیب پر پڑ رہا ہے۔ افراط زر کا اثر صرف مارکیٹ تک محدود نہیں ہے۔ یہ لوگوں کے بجٹ، معیار زندگی، اور اقتصادی تحفظ کو بھی متاثر کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ حکومت اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لیے فوری اور موثر اقدامات کیوں نہیں کر رہی؟ کیا حکومت اس بات سے بے خبر ہے کہ اس سے نہ صرف عام لوگوں کی مشکلات میں اضافہ ہوگا بلکہ ملکی معیشت پر بھی اثر پڑے گا؟ رواں مالی سال کے آغاز سے تھوک مہنگائی بڑھ رہی ہے۔ مغربی ایشیا میں جاری تنازعات اور آبنائے ہرمز میں رکاوٹوں نے عالمی سطح پر خام تیل اور کھاد کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ ہندوستان اپنے خام تیل کا بڑا حصہ اسی راستے سے درآمد کرتا ہے۔ ان بڑھتی ہوئی قیمتوں نے خوراک اور دیگر اشیاء کی قیمتوں کو بھی متاثر کیا ہے۔ تاہم، اہم سوال یہ ہے کہ حکومت فوری اور مستقبل کے حالات کا اندازہ لگانے اور بروقت اس بحران سے نمٹنے کے لیے موثر اقدامات کرنے میں کیوں ناکام رہی؟ اگرچہ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے بڑھتی ہوئی مہنگائی کے دباؤ کو کم کرنے کے لیے گزشتہ ہفتے پالیسی ریٹ یعنی ریپوریٹ میں 0.25 فیصد اضافہ کر کے 5.50 فیصد کر دیا تھا، لیکن افراط زر ہمیشہ مانگ سے نہیں چلتا ہے۔ خراب مانسون، سپلائی میں خلل، اور خام تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں جیسے حالات بھی مہنگائی بڑھنے کی وجہ بنتے ہیں۔ ایسے حالات میں ریپوریٹ میں اضافے کا اثر محدود ہوتا ہے۔ دریں اثنا، بڑھتی ہوئی شرح سود نے بینکوں سے قرض لینا مزید مہنگا بنا دیا ہے۔ حکومتی اعداد وشمار کے مطابق اشیائے خورد ونوش کی ہول سیل مہنگائی کی شرح اگست میں 7.05 فیصد سے بڑھ کر ستمبر میں 8.66 فیصد ہو گئی جبکہ تیار شدہ اشیا کی شرح 9.76 فیصد ہو گئی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مہنگائی نچلے اور متوسط طبقے کو سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے۔ محدود آمدنی والے افراد کو اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس طرح مہنگائی صرف ایک معاشی مسئلہ نہیں ہے بلکہ بڑھتی ہوئی سماجی عدم مساوات کا سبب بھی ہے۔ اس سے نمٹنے کے لیے طلب اور رسد کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے حکومت کو زرعی پیداوار میں اضافہ، ذخیرہ اندوزی کے نظام کو بہتر بنانے اور ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کو روکنے جیسے اقدامات پر سختی سے عمل درآمد کرنا چاہیے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ حکومت جہاں معاشی ترقی کے بلند بانگ دعوے کر رہی ہے وہ اس حقیقت کو نظر انداز کر رہی ہے کہ حقیقی معاشی کامیابی اسی وقت تسلیم کی جائے گی جب عام آدمی کی آمدنی کے ساتھ ساتھ اس کی قوت خرید میں بھی اضافہ ہوگا اور وہ باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہوگا۔

غزل

ڈاکٹر محمد شفیع سیتاپوری

ستم گروں کے ستم پر عذاب آیا ہے
نئی صدی میں نیا انقلاب آیا ہے
تو نسل نو کی جسارت سے کیوں ہے خوف زدہ
سوال جیسا تھا ویسا جواب آیا ہے
جو زد میں آ کے سیاست کی ہو گئے تھے ضعیف
خدا کا شکر پھر ان پر شباب آیا ہے
ضرور مجھ سے کوئی کام پڑ گیا ہوگا
جو خار لاتا تھا لے کر گلاب آیا ہے
چراغ بجھ گئے فانوس سارے ٹوٹ گئے
جب انجمن میں وہ ظلمت مآب آیا ہے
کبوتروں کی حفاظت کا مسئلہ بن کر
بھگت کا بھیس بنا کر عقاب آیا ہے
پڑھا تھا ہم نے جو کل آج ہو گیا بیکار
چڑھا کے رنگ سیاست نصاب آیا ہے
کوئی بھی بات تری قابل یقین نہیں
دروغ گو ہے تو پی کر شراب آیا ہے
تھی جن کی جیت یقینی وہ سارے ہار گئے
عمل میں ایسا بھی ایک انتخاب آیا ہے
جو اپنے آپ میں مجموعہ ہے خیانت کا
وہ آج کرنے مرا احتساب آیا ہے
شفیع اندھیروں سے کہہ دو کہ خود چلے جائیں
انہیں مٹانے نیا آفتاب آیا ہے

جناب زینب سلام اللہ علیہا کے فضائل ومراتب موجودہ خواتین کے نام

ڈاکٹر شجاعت حسین

وہ آیتوں کی رازداں، وہ سیّدوں کی پاسباں
وہ شکر کی معلّمہ، وہ صبر کا نصاب ہے

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی تاریخ ولادت 5 جمادی الاوّل سنہ 6 ہجری مقام مدینہ منورہ ہے۔ عیسوی تاریخ کے مطابق یکم اکتوبر 626 عیسوی ہے۔ انگریزی کیلنڈر کے اعداد وشمار کے مطابق مکمل 1400 ویں اور اردو تاریخ کے مطابق 1442 ویں یوم ولادت باسعادت حضرت زینب سلام اللہ علیہا پوری دنیا میں تزک واحتشام سے محفلیں منعقد کی جا رہی ہیں۔

صاحب طراز المذہب تحریر فرماتے ہیں کہ مقامات جناب صدیقہ صغریٰ نائب زہرا سلام اللہ علیہا امینہ خدا جناب زینب سلام اللہ علیہا کی یہ کیفیت ہے کہ انکا احاطہ تقریر اور تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ آپ کے فضائل کا حصار کرنے کے لئے لکھنے والوں کے قلم عاجز ہیں:

کانپ کر آج بھی کہتی ہے یہی روح یزید
مجھ کو شبیر کی ہمشیر سے ڈر لگتا ہے

مورخین وصاحبان اخبار لکھتے ہیں کہ آپ فضائل و فواضل، خصال و جلال، علم وعمل، عصمت وعفت، نور وضیاء، شرف وبہار میں اپنی مادر گرامی جناب صدیقہ کبریٰ جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے مانند تھیں اور ان صفات میں آپ کی ہر طرح وارث اور جانشین تھیں۔

روایات ہیں کہ آنحضرت نے جناب زینب سلام اللہ علیہا کے متعلق بطور خاص وصیت فرمائی اور آپ کو جناب خدیجۃ الکبریٰ سے تشبیہ دی۔ ان دو امور سے آپکی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت خدیجہ نے قیام دین کے لئے اپنا مال ومتاع صرف کر دیا۔ جناب زینب سلام اللہ علیہا نے بقائے دین کیلئے اپنا تمام مال واسباب یہاں تک کہ مقنع وچادر دولت اولاد لٹا دیں۔

حضرت خدیجہ رسول اللہ کی مونس ومددگار تھیں تو جناب زینب سلام اللہ علیہا نے بھی اپنے مظلوم بھائی کا ہر امتحان و بلا میں ساتھ دیا اور آپ کی خدمت گذاری سے نازک سے نازک وقت میں بھی دریغ نہیں کیا۔

> شیخ صدوق علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جناب زینب سلام اللہ علیہا امام حسین علیہ السلام کی جانب سے فجرہ موثقہ تھیں جیسے جناب امام محمد تقی علیہ السلام کی جانب سے جناب حکیمہ تھیں۔ ''بحارالانوار'' اور ''اکمال الدین'' میں احمد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے جناب حکیمہ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو وصیت کر جائے تو کس کی اقتداء کی جائے تو جناب حکیمہ نے فرمایا کہ اس بارے میں ہمارے لئے امام حسین نظیر چھوڑ گئے ہیں۔ قبل شہادت آپ نے جناب زینب سلام اللہ علیہا کو وصایا فرمائے اور آپ کی شہادت کے بعد جناب زینب سلام اللہ علیہا حدیثیں بیان فرماتی تھیں تا کہ امام زین العابدین علیہ السلام کو دشمن نقصان نہ پہنچائیں اور اس طرح آپ امام عصر کی نیابت فرماتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب زینب ورائے مقام ومنزلت نیابت امامت تھیں اور اس سے آپ کا علو مقام ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ اوپر اور بیان کیا گیا کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے آپ کو عالمہ غیر معلمہ کہا یعنی ایسی عالمہ جو کسی سے تعلیم نہیں پائیں۔

آپ کے جلالت مقام، قوت نفس، صدق ایمان، حلم وعلم، مراتب وفہم کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امام زمان جناب علی ابن الحسین علیہ السلام زین العابدین علیہ السلام نے آپ کو عالم غیر معلّمہ، فہیمہ غیر مفہمہ، عارفہ، زاہدہ، کاملہ وغیرہ کے القاب سے خطاب فرمایا۔

علم و فضل: وہ معظمہ جو رسول اللہ کے زیر سایہ اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی آغوش میں پرورش پائی ہوں اور جناب امیر جیسے باپ کے زیر تعلیم رہی ہوں ان کے علم وفضل کا کیا پوچھنا، رازق الخیری صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''جس کا باپ شہر علم کا دروازہ تھا جس کی ماں مسجد نبوی میں وعظ کہتی تھیں اور جس کی علمی قابلیت کا سکہ تمام عرب میں بیٹھا ہوا تھا۔''

مدینہ اور کوفہ میں خواتین کا بی بی زینب سلام اللہ علیہا کی زبانی قرآن مجید کے رموز و نکات سن کر زار وقطار روتا علم وفضل میں ان کا درجہ بہت بلند ظاہر کر رہا ہے۔''

پھر ایک جگہ کہتے ہیں:

37 ہجری میں جب حضرت علی کوفہ تشریف لائے تو ان کے ہمراہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا اور ان کے شوہر بھی آ گئے۔ کوفہ پہنچ کر بی بی زینب سلام اللہ علیہا نے درس و وعظ کی مجلس روزانہ منعقد کی اور بعد نماز ظہر قرآنی احکام و ارشادات نبوی کی تفسیر وتشریح سے خواتین کو مستفید فرماتی رہیں۔ بی بی زینب سلام اللہ علیہا کی فصاحت اور شیریں بیانی کا ڈنکہ مدینہ میں بج رہا تھا۔ کوفہ میں بہت سی خواتین ان کی مشتاق تھیں۔ یہاں پہنچیں اور روزانہ مجلس وعظ منعقد کی تو خواتین کوفہ پروانہ وار گریں۔ ہر مجلس می کثیر تعداد میں خواتین شریک ہوتیں اور بی بی سلام اللہ علیہا کا بیان جو تاثیر اور درد سے لبریز ہوتا پوری توجہ سے سنتیں اور ان کے دلوں پر ان مواعظ اور ارشادات کا گہرا اثر پڑتا۔''

زمانہ دراز تک شیعان اہل بیت، جناب زینب سلام اللہ علیہا کے احکام واسرار نقل کرتے تھے اور آپ سے روایات بیان کرتے تھے۔ آپ کے خطبات و ارشادات کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بڑی عالمہ، فاضلہ محدثہ اور فصاحت و بلاغت کی مالک تھیں اور ان امور میں اپنے پدر بزرگوار جناب امیر علیہ السلام کی حقیقی وارث تھیں:

ایوان باطل میں بھی خوف طاری ہے
جو تقریر حق کی سنائی ہے زینب

فاضل در بندی اعلی اللہ مقامہ کتاب ''اسرار الشہادۃ'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ جناب زینب سلام اللہ علیہا کے اس خطبے کو جو آپ نے یزید لعنت اللہ کے دربار میں ارشاد فرمایا اور اس میں جو احتجاجات پیش کئے اگر کوئی بغور کوئی پڑھے اور سمجھے تو اس کو معلوم ہوگا کہ آپ کا علم محض اکتسابی نہیں تھا بلکہ علمی۔ قرآنی، رسالت و امامت کی ترجمانی تھا۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جناب زینب سلام اللہ علیہا امام حسین علیہ السلام کی جانب سے فجرہ موثقہ تھیں جیسے جناب امام محمد تقی علیہ السلام کی جانب سے جناب حکیمہ تھیں۔ ''بحار الانوار'' اور ''اکمال الدین'' میں احمد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے جناب حکیمہ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو وصیت کر جائے تو کس کی اقتداء کی جائے تو جناب حکیمہ نے فرمایا کہ اس بارے میں ہمارے لئے امام حسین نظیر چھوڑ گئے ہیں۔ قبل شہادت آپ نے جناب زینب سلام اللہ علیہا کو وصایا فرمائے اور آپ کی شہادت کے بعد جناب زینب سلام اللہ علیہا حدیثیں بیان فرماتی تھیں تا کہ امام زین العابدین علیہ السلام کو دشمن نقصان نہ پہنچائیں اور اس طرح آپ امام عصر کی نیابت فرماتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب زینب ورائے مقام ومنزلت نیابت امامت تھیں اور اس سے آپ کا علو مقام ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ اوپر اور بیان کیا گیا کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے آپ کو عالمہ غیر معلمہ کہا یعنی ایسی عالمہ جو کس سے تعلیم نہیں پائیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مثل رسول اور امام علیہ السلام کے آپ کا علم بلا واسطہ من جانب اللہ تھا۔ کسی سے آپ نے کسب علم وکمال نہیں کیا۔

دوسرے الفاظ میں آپ کا علم وہبی تھا۔ معلوم ہونا چاہیے کہ نفس وروح میں صلاحیت نہیں ہوتی کہ مبدۂ فیض سے راست علم وکمال حاصل کرے بلکہ یہ بات نفوس قدسیہ اور ارواح نورانیہ کے لیے مخصوص ہوتی ہے پس جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام اور جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی صاحبزادی زینب الکبریٰ نفس قدسیہ اور روح نورانیہ رکھتی تھیں اور علم وفضل، مراتب ودرجات عالیہ میں اپنے پدر بزرگوار اور مادر گرامی کی وارث و جانشین تھیں۔ آپ شعر بھی کہتی تھیں چنانچہ کتب مقاتل میں آپ کے اشعار ہیں جو آپ نے بطور نوحہ ارشاد فرمائے ہیں۔ صاحب ''طراز المذہب'' نے آپ کا طویل مرثیہ لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ کیا اور اس کی شرح لکھی ہے۔

جناب امام محمد باقر علیہ اسلام فرماتے ہیں کہ ہم آل محمد کو علم وکشف خدا سے عطا ہوا۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمد مصطفے کو علم عطا فرمایا اور آنحضرت نے یہ علوم ہم کو تعلیم فرمائے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم بھی دوسروں کے مانند ہوتے۔

عبادت، زھد و تقویٰ: جناب زینب سلام اللہ علیہا کا ایک لقب زاہدہ اور ایک عابدہ بھی ہے جن کی بوجہ کثرت زہد وعبادت آپ مستحق ہو گئیں۔ آپ کے زہد واتقاء کے متعلق کتاب ''سیّدہ کی بیٹی'' میں مولانا رازق الخیری لکھتے ہیں:

''زینب کبریٰ کا زہد واتقا اس درجہ کا تھا کہ بہت کم عورتوں کو نصیب ہوا ہوگا، دنیا کی زینتوں، دنیا کی لذتوں دنیا کے ساز وسامان سے انہیں دلچسپی نہ تھی۔ دنیاوی خوش حالی، دنیاوی عشرت اور دنیاوی راحت پر وہ ہمیشہ ابدی راحت کو ترجیح دیتی تھیں ...... ان کا قول تھا کہ دنیا کی زندگی بالکل ایسی ہے جیسے کوئی مسافر چند لمحوں کے لئے تکان دور کرنے کے واسطے آسائش کی جگہ ٹھہر جائے۔ بی بی زینب سلام اللہ علیہا کا تقویٰ اس درجہ بڑھا ہوا تھا کہ کسی مشتبہ چیز کو احتیاط کی بنا پر استعمال نہیں کیا۔ خدا کی رضا مندی کے حصول میں کوشاں رہیں اور خدا کے بندوں کی دل آزاری کی بھی روادار نہ ہوں۔

جناب زینب سلام اللہ علیہا کی عبادت کثیر تھی۔ آپ کا اکثر وقت عبادت الٰہی میں گذرتا تھا۔

معرفت و تقرب الٰھی: آپ کے تقرب الٰہی کا وہ درجہ تھا کہ جب حضرت سیّد الشہداء علیہ تحیۃ والثناء کی شہادت واقع ہوئی اور بھائی کا خون ٹپکا ہوا سر مبارک نیزہ پر بلند دیکھا تو دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں عرض کیا "بارالٰہا یہ آل محمد کی قربانی قبول فرما۔ آپ کا یہ قول اور فعل آپ کے مراتب عالیہ اور تقرب الٰہیہ کو ظاہر اور ثابت کرنے کے لئے کافی ہے اس لئے کہ ایسی سخت مصیبت کے وقت ایسے صبر و رضا کے کلمات رسول اللہ، علی مرتضی، فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے منہ سے نکل سکتے تھے۔ **(جاری)**

عید علیگ: جشن نہیں ایک زندہ روایت

ڈاکٹر مصباح الدین اظہر

ہر سال اکتوبر کے تیسرے ہفتے میں آنے والی یہ خاص تاریخ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تاریخ میں محض ایک دن نہیں، بلکہ ایک ایسا یادگار اور بامعنی موقع ہے جب پورا علی گڑھ اپنے بانی، اپنی تاریخ اور اپنے عظیم تہذیبی وثقافتی ورثے سے عقیدت واحترام کا اظہار کرتا ہے۔ اس روز یونیورسٹی کا ہر ہاسٹل، ہر شعبہ، شہر کی ہر گلی اور ہر کوچہ سرسیّد احمد خان کی عظیم خدمات کے اعتراف اور ان کے احسانات کے تئیں اظہارِ تشکر کے جذبے سے سرشار نظر آتا ہے۔ یہی اجتماعی محبت، عقیدت اور تشکر کا لازوال احساس دنیا بھر میں ''عیدِ علیگ'' کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

دنیا کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی بے شمار جامعات میں شاید ہی کوئی ایسی مثال ملے جہاں موجودہ طلبہ، اساتذہ، افسران و ملازمین، سابق طلبہ اور ملک و بیرونِ ملک میں مقیم ہزاروں فرزندانِ علی گڑھ محض کسی رسمی تقریب میں شرکت کے لیے نہیں، بلکہ اپنی فکری، تہذیبی اور ثقافتی جڑوں سے دوبارہ وابستہ ہونے کے جذبے کے ساتھ ایک مرکز پر جمع ہوتے ہوں۔ عیدِ علیگ اسی منفرد اور پُرخلوص اجتماع کا نام ہے۔ ایک ایسی روایت جو علی گڑھ کے وسیع علمی وتہذیبی خانوادے کو نسل، زمانے اور جغرافیائی سرحدوں سے ماورا ایک مضبوط اور پائیدار رشتے میں جوڑتی ہے۔

سرسیّد احمد خان کے انتقال، 27 مارچ 1898ء، کے بعد ان کے شاگردوں، سابق طلبہ اور عقیدت مندوں میں وقتاً فوقتاً علی گڑھ آ کر ان کے مزار پر فاتحہ خوانی کرنے، اپنے اساتذہ سے ملاقات کرنے اور سرسیّد کے علمی، تعلیمی اور اصلاحی مشن کو آگے بڑھانے کے عزم کی روایت پروان چڑھی۔ ابتدا میں یہ اجتماعات غیر رسمی نوعیت کے تھے، جن میں محبت، عقیدت اور یادِ سرسیّد کا جذبہ نمایاں ہوتا تھا۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان اجتماعات میں وسعت، تسلسل اور تنظیم پیدا ہوتی گئی۔

رفتہ رفتہ یہ روایت ایک باقاعدہ سالانہ اجتماع کی صورت اختیار کرتی گئی اور بالآخر ''عیدِ علیگ'' کے نام سے ایک منفرد تہذیبی روایت کی شکل میں مستحکم ہو گئی۔ یہ محض ایک سالانہ تقریب نہیں، بلکہ سرسیّد کی فکری میراث، علی گڑھ کی علمی روایت اور اس کے تہذیبی مزاج سے وابستگی کے اظہار کا ایک زندہ استعارہ ہے۔ عیدِ علیگ دراصل اس اجتماعی شعور کا نام ہے جو ہر نسل کے علیگ کو یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ ایک ایسی علمی و تہذیبی روایت کا وارث ہے جس کی بنیاد سرسیّد احمد خان نے اپنے عزم، بصیرت اور بے مثال جدوجہد سے رکھی تھی۔

یہاں لفظ ''عید'' کسی مذہبی تہوار کی طرف اشارہ نہیں کرتا۔ اردو فارسی ثقافتی روایت میں، "عید" اپنے پیاروں کے دوبارہ ملنے، خوشی اور قربت کی علامت بھی ہے۔ علی گڑھ کے سابق طلباء نے اسی جذبے سے اپنے سالانہ اجتماع کو ''عیدِ علیگ'' کہنا شروع کیا اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ نام یونیورسٹی کی پہچان بن گیا۔

عیدِ علیگ کی صبح جامع مسجد میں نمازِ فجر کے بعد قرآنِ کریم کی اجتماعی تلاوت اور سرسیّد احمد خاںؒ، ان کے رفقا، محسنینِ علی گڑھ اور دیگر مرحومین کے ایصالِ ثواب کی دعا سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد شیخ الجامعہ، نائب شیخ الجامعہ، رجسٹرار، دیگر عہدیداران اور سینئر اساتذہ سرخ گلاب اور سفید بیلے کے پھولوں سے آراستہ ردائے عقیدت کو تھامے نہایت وقار و احترام کے ساتھ سرسیّد کے مزارِ مبارک کی جانب روانہ ہوتے ہیں، جہاں گل پوشی کے بعد دعائے مغفرت اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ملک کی ترقی، علم کی اشاعت، وطن کی سلامتی اور انسانیت کی فلاح کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ یہ منظر محض ایک رسمی روایت نہیں بلکہ عیدِ علیگ کی روح ہے، جس میں قرآن کی تلاوت، پھولوں کی خوشبو، خاموش عقیدت اور سرسیّد کے مشن سے تجدیدِ عہد مل کر ہر فرزندِ علیگ کو اپنی عظیم تاریخ، تہذیب اور علمی ورثے کا امین ہونے کا احساس دلاتے ہیں۔

عیدِ علی گڑھ کے روز چمنِ سرسیّد کا منظر اپنی مثال آپ ہوتا ہے؛ سرسبز میدان، تاریخی عمارتوں کا پس منظر، روایتی شیروانیوں میں ملبوس اساتذہ وطلبہ، مہمانوں کا پُرجوش استقبال اور ہر چہرے پر علیگ ہونے کا فخر، ماضی وحال کو ایک حسین لمحے میں یکجا کر دیتے ہیں۔ ہزاروں افراد کی موجودگی کے باوجود نظم وضبط قابلِ دید ہوتا ہے۔ اس موقع کی ایک منفرد روایت یہ ہے کہ مہمانِ خصوصی کو شیخ الجامعہ کے ہمراہ سجی ہوئی بگھی میں یونیورسٹی رائیڈنگ کلب کے باوقار شہہ سواروں کے جلو میں جلسہ گاہ تک لایا جاتا ہے، جہاں ننگی تلواریں تھامے طلبہ اعزازی راستہ بناتے ہیں اور حاضرین تالیوں سے استقبال کرتے ہیں۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک اور نعتِ رسولِ مقبولؐ سے ہوتا ہے، جس کے بعد علمی، ادبی، تحقیقی، ثقافتی، کھیلوں اور دیگر میدانوں میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ، اساتذہ اور وابستگانِ جامعہ میں اسناد، تمغے اور انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں۔ خطابات میں سرسیّد کے تعلیمی فلسفے، جدید علوم، تحقیق، قومی یکجہتی اور سماجی ذمہ داری کی اہمیت اجاگر کی جاتی ہے۔ تقریب کے اختتام پر طلبہ کی ہفتوں کی محنت کے اعتراف میں اگلے روز تعطیل کی روایتی درخواست اور شیخ الجامعہ کی منظوری پر پورا مجمع تالیوں اور نعروں سے گونج اٹھتا ہے۔ یوں عیدِ علی گڑھ محض ایک تقریب نہیں بلکہ علی گڑھ کی علمی، تہذیبی، روایتی اور اجتماعی زندگی کی ایک زندہ اور دل آویز تصویر بن جاتی ہے۔

عیدِ علیگ کی تمام تقریبات میں سب سے زیادہ پراثر اور دلوں کو یکجا کرنے والا لمحہ ترانۂ علی گڑھ کی اجتماعی پیش کش ہے۔ جب اسرار الحق مجازؔ کے لازوال اشعار، خان اشتیاق خان کی تخلیق کردہ سوز وگداز سے بھرپور دھن میں ڈھل کر فضا میں بلند ہوتے ہیں اور ''یہ میرا چمن ہے، میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں'' کی صدا ہزاروں لبوں سے بیک وقت پھوٹتی ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چمنِ سرسیّد کی فضا خود نغمہ خواں ہو گئی ہو اور پورا علی گڑھ ایک ہی دل کی دھڑکن میں سمٹ آیا ہو۔ دھن کی اٹھان، آوازوں کی ہم آہنگی اور ہزاروں دلوں سے پھوٹنے والی وابستگی مل کر ایسا وجد آفریں سماں باندھ دیتی ہے کہ نسلوں، علاقوں، زبانوں اور عہدوں کی تمام تفریق مٹ جاتی ہے اور ہر شخص صرف ایک علیگ رہ جاتا ہے۔ بزرگوں کی آنکھیں ماضی کی یادوں سے نم، نوجوانوں کے چہروں پر مادرِ علمی سے وابستگی کا فخر اور نووارد طلبہ کے دلوں میں اس نئے روحانی رشتے کی پہلی لرزش نمایاں ہوتی ہے۔ ترانے کے آخری بند میں جب ''ابر کے اٹھنے'' اور بارش کے استعارے کے ساتھ دھن اپنی بلندترین کیفیت کو چھوتی ہے تو پورا مجمع احترام سے کھڑا ہو کر مخصوص آہنگ میں تالیاں بجاتا ہے؛ ابتدا کی مدھم تھاپ رفتہ رفتہ تیز ہوتی جاتی ہے اور اختتامی مصرعوں کے ساتھ ایسی گونج میں بدل جاتی ہے جیسے چمنِ سرسیّد کی فضا محبت، عقیدت اور نسبتِ علی گڑھ کی صدا سے لرز اٹھی ہو۔ مگر اسی ولولے کے فوراً بعد قومی ترانے کی پہلی سطر کے ساتھ ہزاروں افراد کا مجمع مکمل وقار، نظم وضبط اور خاموش احترام میں ڈھل جاتا ہے۔ یوں ترانۂ علی گڑھ کی جذباتی سرشاری اور قومی ترانے کی باوقار فضا مل کر اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہیں کہ علی گڑھ سے محبت اور وطن سے وفاداری ایک دوسرے کی ضد نہیں، بلکہ ایک ہی جذبۂ وابستگی کی دو حسین صورتیں ہیں۔

شام ڈھلتے ہی عیدِ علیگ کی ایک نہایت دل آویز روایت، اجتماعی عشائیہ جسے سرسیّد ڈنر کہا جاتا ہے، اپنے پورے جوبن کے ساتھ زندہ ہو اٹھتی ہے۔ ماضی میں یہ عظیم الشان عشائیہ کھلے میدان میں منعقد ہوتا تھا، جہاں ہزاروں طلبہ، اساتذہ، ملازمین، سابق طلبہ اور مہمان ایک ہی دسترخوان پر جمع ہوتے اور نظم، احترام اور اپنائیت کی بے مثال فضا قائم ہوتی۔ اس روایت کی ایک دل نشیں ادا یہ تھی کہ کھانا دسترخوان پر سج جانے کے باوجود کوئی شخص مہمانِ خصوصی کے ''بسم اللہ'' کہنے سے پہلے نوالہ نہیں لیتا؛ اعلان ہوتے ہی ہزاروں ہاتھ بیک وقت حرکت میں آتے اور اجتماعی ضیافت اپنے عروج کو پہنچ جاتی۔ دوست کی پلیٹ سے بے تکلفی سے پسندیدہ مٹھائی یا سالن اٹھا لینا بھی یہاں بدتہذیبی نہیں بلکہ خلوص اور بے تکلف محبت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ وقت کے ساتھ طلبہ کی تعداد بڑھی تو اس روایت کی ہیئت بدل گئی اور اب مختلف اقامتی ہال اپنے اپنے احاطوں میں یہ عشائیے منعقد کرتے ہیں، جہاں روشنیاں، روایتی ملبوسات، پرتپاک ملاقاتیں، اساتذہ سے بے تکلفی اور سینئر و جونیئر طلبہ کی رفاقت علیگڑھ کی تہذیبی فضا کو زندہ کر دیتی ہے۔ یوں سرسیّد ڈنر محض ایک دعوت نہیں بلکہ محبت، اخوت، مہمان نوازی، احترام اور علیگڑھ کی مشترکہ تہذیب کا ایسا زندہ استعارہ ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتا رہتا ہے۔ یہی عیدِ علیگ کی اصل روح ہے کہ یہ سرسیّد کی قائم کردہ دانش گاہ کو صرف علم کا مرکز نہیں بلکہ کردار، رواداری، تحقیق، تہذیب اور قومی خدمت کی ایک زندہ روایت کے طور پر ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔

جب تک جامع مسجد میں تلاوتِ قرآن، مزارِ سرسیّد پر گل پوشی، چمنِ سرسیّد میں ترانۂ علی گڑھ کی گونج، رائیڈنگ کلب کی شاہانہ روایت اور ہالوں کے اجتماعی عشائیے قائم رہیں گے، عیدِ علیگ محض ایک جشن نہیں بلکہ علی گڑھ کی زندہ تہذیب، ایک گراں قدر امانت اور سرسیّد کے مشن کی وہ روشن روایت رہے گی جو ہر نسل کی رہنمائی کرتی رہے گی۔ ●●

سرسیّد احمد خاں: مصلحِ قوم، مردِ مجاھد اور معمارِ علم

سہیل کاکوروی

سرسیّد احمد خاں برصغیر کی ان نابغۂ روزگار شخصیات میں شامل ہیں جنہوں نے اپنی فکری بصیرت، علمی جدوجہد اور اصلاحی مساعی سے ایک عہد کی ذہنی وسماجی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کیا۔ وہ مصلحِ قوم بھی تھے، مردِ مجاہد بھی، علم کے شیدائی بھی اور اردو نثر کے ایسے معمار بھی جنہوں نے ادب کو محض اظہارِ خیال نہیں بلکہ تعمیرِ معاشرہ کا مؤثر وسیلہ بنایا۔

انیسویں صدی کا ہندوستان سیاسی، سماجی اور تہذیبی تغیرات سے گزر رہا تھا۔ 1857ء کے بعد مسلمانوں کی تعلیمی و معاشرتی صورتِ حال تشویش ناک ہو گئی تھی۔ ایسے نازک دور میں سرسیّد نے مایوسی کے بجائے امید، جمود کے مقابلے میں حرکت اور بے عملی کے بجائے جدوجہد کا راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے قوم کو جدید علوم کے حصول، سائنسی طرزِ فکر اور بدلتے ہوئے حالات کے ادراک کی دعوت دی۔ ان کا پختہ یقین تھا کہ علم ہی وہ قوت ہے جو قوموں کو زوال سے نکال کر ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے۔

سرسیّد کی تعلیمی تحریک کا نقطۂ عروج محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کا قیام تھا، جو بعد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی صورت میں ایک عظیم علمی ادارہ بنا۔ ان کے نزدیک تعلیم محض حصولِ معاش کا ذریعہ نہیں، بلکہ فکری بیداری، کردار سازی اور اجتماعی ترقی کی بنیاد تھی۔ انہوں نے مسلمانوں کو یہ احساس دلایا کہ بدلتے زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوئے بغیر ترقی کی منزل حاصل نہیں کی جا سکتی ان کے پیش نظر یہ حدیث پاک تھی کہ علم حاصل کرو ماں کی گود سے آغوش قبر تک علی گڑھ تحریک اسی فکر کی عملی تعبیر تھی، جس نے برصغیر میں تعلیم اور سماجی اصلاح کے نئے امکانات پیدا کیے۔

سرسیّد کی عظمت کا ایک اہم حوالہ ان کی نثر نگاری ہے۔ انہوں نے اردو نثر کو تصنع، غیر ضروری تکلف اور ثقیل عبارت آرائی سے نکال کر سادگی، روانی، استدلال اور مقصدیت سے آشنا کیا۔ ان کے اسلوب میں فکر کی پختگی، بیان کی بے ساختگی اور اصلاح کا جذبہ یکجا نظر آتا ہے۔ وہ لفظوں کی آرائش سے زیادہ خیال کی وضاحت اور دلیل کی قوت پر اعتماد کرتے تھے۔

مرزا غالب کے خطوط نے اردو نثر کو جس بے تکلفی، زندہ دلی اور فطری مکالماتی انداز سے روشناس کرایا، سرسیّد نے اسی ادبی فضا کو علمی و اصلاحی مقاصد کے لیے وسعت دی۔ اگر غالب کے خطوط میں روزمرہ زندگی کی بے ساختگی اور شخصیت کی دل نشیں جھلک نمایاں ہے تو سرسیّد کی نثر میں یہی سادگی اور برجستگی فکری استدلال اور سماجی شعور سے ہم آہنگ ہو کر سامنے آتی ہے۔ اس اعتبار سے سرسیّد کی نثر کو غالب کے خطوط سے پیدا ہونے والی نثری روایت کی توسیع کہنا بے جا نہ ہوگا تاہم سرسیّد نے اسے اپنی انفرادی فکر اور اصلاحی مشن سے ایک نئی معنویت عطا کی وہ جانتے تھے کہ ان کو اپنی بات خواص تک بھی پہنچانا ہے اور عوام تک بھی رسالہ تہذیب الاخلاق سرسیّد کی اسی فکری و ادبی جدوجہد کا اہم مظہر ہے۔ اس کے ذریعے انہوں نے معاشرتی رویّوں، اخلاقی اقدار، تعلیمی پسماندگی اور فکری جمود پر بامقصد مکالمے کی بنیاد رکھی۔ ان کا مقصد محض تنقید نہیں، بلکہ ذہنوں کو بیدار کرنا اور معاشرے کو خود احتسابی کی طرف مائل کرنا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ انسان روایت کا احترام کرتے ہوئے عقل ودلیل سے کام لے اور علم کی روشنی میں اپنی رائے قائم کرے۔

سرسیّد کی راہ آسان نہیں تھی۔ ان کے خیالات سے اختلاف کیا گیا، ان پر تنقید ہوئی، لیکن انہوں نے اپنے مقصد سے منہ نہیں موڑا۔ ان کی جدوجہد اس حقیقت کی گواہ ہے کہ اصلاحِ معاشرہ کے لیے جرأتِ اظہار، استقلال اور مستقبل پر یقین ضروری ہیں۔ انہوں نے مخالفتوں کے باوجود تعلیمی بیداری کا چراغ روشن رکھا اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک نئی فکری سمت متعین کی۔

آج سرسیّد کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کے پیغامِ علم، تحقیق، استدلال اور سماجی ذمہ داری کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ ان کی شخصیت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ قوموں کی ترقی محض ماضی کے کارناموں پر فخر کرنے سے نہیں، بلکہ حال کی ضرورتوں کو سمجھنے اور مستقبل کی تیاری کرنے سے ممکن ہوتی ہے۔

سرسیّد احمد خاں کی زندگی اور خدمات تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔ وہ ایک ایسے مصلح تھے جنہوں نے فکر کو عمل سے، ادب کو زندگی سے اور تعلیم کو قومی بیداری سے وابستہ کیا۔ ان کا کارنامہ صرف ایک تعلیمی ادارے کا قیام نہیں، بلکہ ایک ایسی ذہنی تحریک کی آبیاری ہے جس کا بنیادی پیغام آج بھی اتنا ہی اہم ہے علم اختیار کرو، عقل سے کام لو اور قوم کے مستقبل کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرو جس درس گاہ کی انہوں نے بنیاد رکھی اس سے ملک مختلف شعبوں میں ماہرین سے معمور ہو گیا اور بیرون ملک بھی سرسیّد کا نام روشن کرنے والے کل بھی رہے اور آج بھی ہیں اور مستقبل میں بھی رہیں گے سرسیّد کی خلوص نیتی ان کے جزبوں کی صداقت نے جریدہ عالم میں ان کا نام روشن اور حامل دوام ہے۔

نذر سرسیّد (نظم)

سر سیّد کے نام یوم سر سیّد پر
الم علم لیے پرچم اخلاص لئے
وہ جو نکلا تو فضاؤں نے جلائے تھے دیے
عزم سر سیّد اعلی کے اجالے ہیں رواں
یہی دایم یہی قائم یہی سرمایہ جاں
سامنے اس کے بہت خطرہ نادیدہ رہے
دور ہی اس سے رہے اس سے الجھ ہی نہ سکے
اس کی نظروں میں نہ ہندو تھا نہ مسلم تھا کوئی
اس نے بس پیروء جذبہ یکجہتی کی
باب لافانی میں لکھے ہوئے ہیں حسن عمل
شان تحریر ہے تیری قلم نور ازل
زاویے عقل کو کرتا تھا فراہم وہ بیے
یہ نہ ہوگا کہ جو جاری ہے وہ پیغام رکے
جو بھی فرسودہ تھا اسکو نہیں رکھا باقی
نئے افکار تھے اس کے تو نئی بزم سجی
آج کے کیا ہیں تقاضے یہی سمجھایا تھا
انقلاب علم کی دنیا میں وہ لے آیا تھ
چاہنے والوں نے سیّد پہ لکھا خوب لکھا
فہم و دانش سے سجا جزبوں سے منسوب ہوا
اے سہیل اس نے محبت کا جو سنسار رچا
اس پہ دلوالے ہوئے جاتے ہیں ہر آن فدا

ممبئی: کرلا۔ٹرومبے ریلوے لائن کے کنارے 3,762 جھوپڑوں کو خالی کرنیکے نوٹس، مکینوں کو 30 دن کی مہلت

بمبئی ہائی کورٹ کے حکم کے بعد سینٹرل ریلوے کی کارروائی؛ متاثرہ خاندانوں کو چھ ماہ تک ماہانہ 2,000 روپے کی عبوری مالی امداد اور اہل خاندانوں کی بازآبادکاری پر غور کرنے کی ہدایت

ممبئی: ممبئی میں کرلا۔ٹرومبے ریلوے لائن کے کنارے واقع تقریباً 3,762 غیر مجاز جھوپڑوں کے مکینوں کو مکانات خالی کرنے کے لیے نئے نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں۔ بمبئی ہائی کورٹ کے حالیہ حکم کے بعد سینٹرل ریلوے نے ان تعمیرات کو ہٹانے کی کارروائی آگے بڑھانے کی تیاری کی ہے۔ مکینوں کو مکانات خالی کرنے کے لیے 30 دن کی مہلت دی جائے گی۔ ریلوے حکام کے مطابق، ان جھوپڑوں کی وجہ سے ریلوے کی زمین پر تجاوزات کے علاوہ حفاظتی خدشات بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ اس زمین کی ضرورت ممبئی میں ریلوے بنیادی ڈھانچے کی توسیع کے لیے بھی ہے۔

ہائی کورٹ نے نئے نوٹس جاری کرنے کی ہدایت دی

7 اکتوبر کو بمبئی ہائی کورٹ نے کرلا ایسٹ کے راجیو گاندھی نگر میں ریلوے کی زمین پر واقع جھوپڑوں کے معاملے میں سات مکینوں کی درخواست پر سماعت کی۔ عدالت نے درخواست خارج کرتے ہوئے ریلوے حکام کو متعلقہ مکینوں کو نئے نوٹس دینے کی ہدایت دی۔ ان مکینوں کو اس سے قبل 2022 میں پبلک پریمسز (غیر مجاز قابضین کی بے دخلی) قانون کے تحت نوٹس دیے گئے تھے۔ عدالت نے واضح کیا کہ ریلوے کی حفاظتی حدود میں واقع غیر مجاز تعمیرات کو ہٹانے کی کارروائی قانون کے مطابق کی جا سکتی ہے۔ عدالت کے مطابق، ریلوے لائن کے قریب اس طرح کی تعمیرات ریلوے کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے کے ساتھ وہاں رہنے والے افراد کی زندگیوں کے لیے بھی خطرہ بن سکتی ہیں۔

ریلوے لائن کے قریب رہنے والوں کی سلامتی پر تشویش

کرلا۔ٹرومبے ریلوے لائن بنیادی طور پر مال بردار ٹرینوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس راستے سے تیل، کیمیکل اور دیگر صنعتی سامان کی نقل و حمل کی جاتی ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق، پٹریوں اور اوور ہیڈ بجلی کی تاروں کے قریب واقع جھوپڑوں سے آگ لگنے اور دیگر حادثات کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ ریلوے کی تقریباً 9,000 مربع میٹر زمین پر ان تعمیرات کا قبضہ بتایا گیا ہے۔ حکام کو اس زمین کی ضرورت چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس (CSMT) سے کرلا کے درمیان پانچویں اور چھٹی ریلوے لائنیں بچھانے کے منصوبے کے لیے بھی ہے۔ اس منصوبے کا مقصد ممبئی کے مضافاتی ریل نظام کی گنجائش بڑھانا ہے۔

متاثرہ خاندانوں کو مالی امداد دینے کی ہدایت

عدالت نے بے دخلی کی اجازت دینے کے ساتھ متاثرہ خاندانوں کے لیے کچھ اقدامات کی ہدایت بھی دی ہے۔ عبوری مالی امداد: ہر منہدم کیے جانے والے ڈھانچے کے لیے چھ ماہ تک ماہانہ 2,000 روپے کی امداد دی جائے گی۔ خاندانوں کی تفصیلات: ممبئی کے مضافاتی ضلع کلکٹر کو کارروائی سے قبل متاثرہ خاندانوں کی شناخت اور ان کی تفصیلات درج کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کلکٹر اور جھوپڑپٹی بازآبادکاری اتھارٹی (SRA) کو اہل خاندانوں کے لیے پردھان منتری آواس یوجنا سمیت متعلقہ سرکاری اسکیموں کے تحت رہائش کے امکانات تلاش کرنے کو کہا گیا ہے۔ اہل خاندانوں کی رہائش کے امکانات پر چھ ماہ کے اندر غور کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ تاہم، عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ بے دخل کیے جانے والے مکین اسی مقام پر متبادل رہائش فراہم کرنے کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔

متاثرہ مکینوں کے سامنے بے دخلی کا چیلنج

ریلوے کی زمین پر طویل عرصے سے آباد خاندانوں کے لیے اس کارروائی سے رہائش کا مسئلہ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ دوسری جانب ریلوے حکام کا موقف ہے کہ حفاظتی خطرات کو کم کرنے اور ضروری بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو آگے بڑھانے کے لیے زمین خالی کرانا ضروری ہے۔ اب آئندہ کارروائی کا انحصار نوٹس جاری ہونے، مقررہ مہلت مکمل ہونے اور متعلقہ حکام کی جانب سے قانونی و بازآبادکاری کے اقدامات پر ہوگا۔

اے ایف سی ایشین کپ سعودی عرب 2027 کی تیاریاں مقررہ شیڈول کے مطابق جاری

مقامی آرگنائزنگ کمیٹی کی تصدیق، ٹورنامنٹ 7 جنوری سے 5 فروری 2027 تک منعقد ہوگا؛ اسٹیڈیمز، سہولتوں اور انتظامی امور پر کام جاری

اللجنة المحلية المنظمة
لكأس آسيا 2027 السعودية
AFC Asian Cup Saudi Arabia 2027
Local Organising Committee

ریاض: سعودی عرب میں ہونے والے اے ایف سی ایشین کپ سعودی عرب 2027 کے لیے تیاریاں مقررہ شیڈول کے مطابق جاری ہیں۔ ٹورنامنٹ کی مقامی آرگنائزنگ کمیٹی (LOC) نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایشین فٹبال کنفیڈریشن (AFC) اور دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ قریبی تال میل کے ذریعے انتظامی اور عملی تیاریوں کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ ایشیا کے اس اہم فٹبال ٹورنامنٹ کا انعقاد 7 جنوری سے 5 فروری 2027 تک ہوگا۔ منتظمین کے مطابق، ایونٹ کو کامیاب بنانے کے لیے تمام اہم شعبوں میں کام منظور شدہ منصوبے کے تحت جاری ہے۔

اسٹیڈیمز اور بنیادی سہولتوں پر توجہ

مقامی آرگنائزنگ کمیٹی کے مطابق، ٹورنامنٹ کے انعقاد سے متعلق مختلف انتظامی اور عملی شعبوں میں پیش رفت ہو رہی ہے۔ ان میں میچوں کے مقامات، ضروری سہولتوں اور معاون خدمات کی تیاری شامل ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ ان تیاریوں کا مقصد شریک ٹیموں، شائقین اور میڈیا کے نمائندوں کو عالمی معیار کا تجربہ فراہم کرنا ہے، تاکہ ایشیا بھر سے آنے والے افراد کے لیے ٹورنامنٹ بہترین انداز میں منعقد کیا جا سکے۔

ایشیا کو فٹبال کے ذریعے جوڑنے کا عزم

منتظمین نے کہا کہ ایشین کپ محض ایک فٹبال مقابلہ نہیں بلکہ براعظم کے مختلف ممالک کو کھیل کے ذریعے قریب لانے کا اہم موقع بھی ہے۔ اس لیے ٹورنامنٹ کے انتظامات میں کھلاڑیوں، شائقین اور میڈیا کی ضروریات کو مدنظر رکھا جا رہا ہے۔ مقامی آرگنائزنگ کمیٹی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ تمام ضروری وسائل کی دستیابی یقینی بنائی جائے گی، تاکہ ٹورنامنٹ سعودی عرب کے میزبانی کے معیار اور عزائم کی عکاسی کر سکے۔

حالات پر مسلسل نظر

کمیٹی کے مطابق، تیاریوں کو مقررہ رفتار سے آگے بڑھانے کے ساتھ ٹورنامنٹ سے متعلق اہم پیش رفت اور حالات پر بھی مسلسل نظر رکھی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے متعلقہ اداروں کے ساتھ رابطہ برقرار رکھا جائے گا، تاکہ ایونٹ کے کامیاب انعقاد کے لیے ضروری حالات اور انتظامات یقینی بنائے جا سکیں۔ اے ایف سی ایشین کپ سعودی عرب 2027 کا انعقاد 7 جنوری سے 5 فروری 2027 تک ہوگا، جبکہ منتظمین نے تمام تیاریوں کو طے شدہ منصوبے کے مطابق مکمل کرنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔

مہاراشٹر میں اسکول داخلے کے قوانین تبدیل، نرسری سے پہلی جماعت تک عمر کی نئی حد مقرر

ریاستی حکومت کا نیا فیصلہ تعلیمی سال 28-2027 سے مرحلہ وار نافذ ہوگا؛ پہلی جماعت میں داخلے کیلئے 31-2030 سے چھ سال عمر لازمی ہوگی

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے ریاست میں نرسری سے پہلی جماعت تک اسکولوں میں داخلے کے لیے بچوں کی کم از کم عمر کے نئے اصول مقرر کیے ہیں۔ ریاست کے محکمۂ اسکولی تعلیم نے اس سلسلے میں حکومتی قرارداد (GR) جاری کر دی ہے۔ نئے قواعد کا نفاذ تعلیمی سال 28-2027 سے مرحلہ وار شروع ہوگا۔ اس فیصلے کے تحت نرسری میں داخلے کے لیے بچے کی عمر کم از کم تین سال، جونیئر کے جی کے لیے چار سال، سینئر کے جی کے لیے پانچ سال اور پہلی جماعت میں داخلے کے لیے چھ سال مقرر کی گئی ہے۔ عمر کا تعین ہر سال 30 جون کی تاریخ کے مطابق کیا جائے گا۔

اب تک ریاست کے مختلف تعلیمی بورڈز، بشمول مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ، سی بی ایس ای، آئی سی ایس ای اور آئی بی سے منسلک اسکولوں میں داخلے کے لیے عمر کی حد اور عمر کے تعین کی تاریخ میں فرق پایا جاتا تھا۔ قبل ازیں، پری پرائمری جماعتوں میں داخلے کے لیے بھی عمر سے متعلق یکساں اصول موجود نہیں تھے۔ حکومت نے قومی تعلیمی پالیسی 2020 (NEP 2020) کے مطابق داخلے کے ضوابط میں یکسانیت لانے کے لیے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ بچے مناسب عمر میں اسکولی تعلیم کے ابتدائی مراحل میں داخل ہوں اور مختلف تعلیمی بورڈز کے درمیان عمر کے معیار سے متعلق الجھن ختم ہو۔ حکومتی فیصلے کے مطابق، تعلیمی سال 27-2026 میں نرسری سے پہلی جماعت تک پہلے سے زیر تعلیم بچوں پر نئے عمر کے اصول لاگو نہیں ہوں گے۔ اسی طرح، کسی تسلیم شدہ اسکول سے پچھلی جماعت کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے والے باقاعدہ طلبہ کو اگلی جماعت میں داخلے کے وقت نئے عمر کے معیار سے استثنا حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ، اسکول کے سربراہ کو نرسری سے پہلی جماعت تک داخلے کے لیے مقررہ کم از کم یا زیادہ سے زیادہ عمر میں 15 دن تک کی رعایت دینے کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے داخلے کی منصوبہ بندی کرتے وقت متعلقہ تعلیمی سال اور 30 جون کی مقررہ تاریخ کو مدنظر رکھیں۔ چونکہ نئے قواعد مرحلہ وار نافذ کیے جائیں گے، اس لیے ہر جماعت کے لیے متعلقہ سال کی عمر کی شرط الگ ہوگی۔

کس جماعت میں داخلے کے لیے کتنی عمر ضروری ہوگی؟

ریاستی حکومت کی جانب سے مقرر کردہ نئے اصولوں کے مطابق عمر کی حد درج ذیل تعلیمی سالوں سے نافذ ہوگی:

جماعت	داخلے کے لیے کم از کم عمر	نفاذ کا تعلیمی سال
نرسری/ بال واٹیکا 1	3 سال	2027-28
جونیئر کے جی/ بال واٹیکا 2	4 سال	2028-29
سینئر کے جی/ بال واٹیکا 3	5 سال	2029-30
پہلی جماعت	6 سال	2030-31

ان قواعد کے مطابق، بچے کو متعلقہ سال کی 30 جون تک مقررہ عمر مکمل کرنی ہوگی۔

ممبئی: آزاد میدان میں سی جے پی کا ترنگا احتجاج پھیکا، 50 سے بھی کم افراد کی شرکت

قیادت کی غیر موجودگی اور تشہیر کی کمی پر مظاہرین نے اٹھائے سوالات، چیف الیکشن کمشنر کے استعفیٰ کا مطالبہ

ممبئی: ممبئی کے آزاد میدان میں جمعہ کو کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کی جانب سے منعقدہ 'لہراؤ ترنگا' احتجاج انتہائی کم حاضری کے باعث پھیکا پڑ گیا۔ پولیس سے اجازت ملنے کے باوجود احتجاج میں 50 سے بھی کم افراد شریک ہوئے۔ مظاہرین نے پروگرام کے انتظامات، مناسب تشہیر کی کمی اور پارٹی کی اہم قیادت کی عدم موجودگی پر سوالات اٹھائے۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق، احتجاج کے لیے صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک اجازت دی گئی تھی، تاہم ابتدائی چار گھنٹوں کے دوران میدان میں سی جے پی کے کارکنوں اور دیگر تنظیموں کے رضا کاروں کی موجودگی ہی نمایاں رہی۔ دوپہر تقریباً 3 بجے مظاہرین جمع ہونا شروع ہوئے، لیکن ان کی تعداد رضا کاروں سے بھی زیادہ نہیں ہو سکی۔ شام 5 بجے تک احتجاج ختم ہو گیا اور شرکاء منتشر ہو گئے۔

قیادت کی غیر موجودگی پر ناراضگی: احتجاج میں شریک افراد نے الزام لگایا کہ سی جے پی کی جانب سے پروگرام کے بارے میں بروقت معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ مظاہرین کے مطابق، احتجاج کے مقصد اور آئندہ لائحہ عمل کے بارے میں بھی واضح رہنمائی موجود نہیں تھی۔ پارٹی کی اہم قیادت اور ممبئی کوآرڈینیٹر پرنو آہیر کی غیر موجودگی کو بھی کم حاضری کی ایک ممکنہ وجہ قرار دیا گیا۔ ممبئی کے رہائشی آیش ناگرے جانے کہا کہ دہلی میں پولیس کی جانب سے مظاہرین کو حراست میں لیے جانے کے واقعات کے باعث لوگوں میں خوف پیدا ہوا ہوگا، جس کی وجہ سے احتجاج میں شرکت کم رہی۔ تاہم، انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ جمہوریت ہمیشہ آزمائشوں کا مقابلہ کرے گی۔ احتجاج میں شریک طالبات رائسا اور پرمودیتا نے کہا کہ وہ دہلی میں حراست میں لیے گئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے یہاں پہنچی ہیں۔

چیف الیکشن کمشنر کے استعفیٰ کا مطالبہ: احتجاج کے دوران سمیا کورے، عامر قاضی اور سماجی کارکن انجلی دامنیا سمیت دیگر افراد نے مختصر تقاریر کیں۔ مقررین نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ اور دہلی پولیس کی کارروائیوں کے لیے جواب دہی کا مطالبہ کیا۔ ایک وکیل آنندی فرنانڈیز نے کہا کہ احتجاج کے لیے اجازت ملنے کے باوجود سی جے پی کے سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر مناسب معلومات دستیاب نہیں تھیں۔ ان کے مطابق، رابطہ کاری اور انتظامات کی کمی کے باعث لوگوں کو احتجاج میں شرکت کرنے میں دشواری پیش آئی۔

500 پولیس اہلکار تعینات: احتجاج کے پیش نظر آزاد میدان اور چھترپتی شیواجی مہاراج میٹرو اسٹیشن کے اطراف تقریباً 500 پولیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے تاکہ امن و امان برقرار رکھا جا سکے۔ پولیس کے مطابق، احتجاج پُرامن رہا اور کسی قسم کی ناخوشگوار صورت حال پیدا نہیں ہوئی۔ قومی ترانے کے بعد شام 5 بجے مظاہرہ ختم ہو گیا۔

مالیگاؤں عدالت کا اہم فیصلہ

چار سالہ بچی کی عصمت دری اور قتل کے مجرم کو سزائے موت

مالیگاؤں: مہاراشٹر کے ضلع ناسک میں واقع مالیگاؤں کی عدالت نے چار سالہ بچی کے ساتھ جنسی زیادتی اور قتل کے معاملے میں قصوروار قرار دیے گئے وجے کھیرنار کو سزائے موت سنائی ہے۔ عدالت نے اس جرم کو 'نایاب ترین جرائم' کے زمرے میں شمار کرتے ہوئے سخت سزا سنائی۔ یہ واقعہ نومبر 2025 میں مالیگاؤں تعلقہ کے ڈونگرالے گاؤں میں پیش آیا تھا۔

کیا تھا پورا معاملہ؟: استغاثہ کے مطابق، 16 نومبر 2025 کو بچی اپنے گھر کے قریب کھیلتے ہوئے لاپتہ ہو گئی تھی۔ بعد میں اس کی لاش ایک موبائل ٹاور کے قریب نالے سے برآمد ہوئی۔ تفتیش کاروں نے الزام لگایا تھا کہ اس وقت 24 سالہ وجے کھیرنار نے بچی کو چاکلیٹ کا لالچ دے کر اپنے ساتھ لے جانے کے بعد اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی اور اسے قتل کر دیا۔ ملزم کو واقعے کے دن ہی گرفتار کر لیا گیا تھا۔

24 گواہوں کے بیانات اور سائنسی شواہد: خصوصی سرکاری وکیل اُجول نکم کے مطابق، مقدمے کی سماعت کے دوران استغاثہ نے 24 گواہوں کے بیانات قلم بند کرائے۔ مقدمے میں ڈی این اے ٹیسٹ کے نتائج اور دیگر حالات و شواہد پر بھی انحصار کیا گیا۔ اس معاملے میں کوئی براہِ راست عینی شاہد یا سی سی ٹی وی فوٹیج موجود نہیں تھی، تاہم استغاثہ نے حالات و واقعات سے متعلق شواہد کی بنیاد پر عدالت میں اپنا موقف پیش کیا۔ عدالت نے استغاثہ کے دلائل اور دستیاب شواہد کا جائزہ لینے کے بعد ملزم کو قصوروار قرار دیا اور جمعہ، 16 اکتوبر کو سزائے موت سنائی۔

225 صفحات پر مشتمل فیصلہ: خصوصی سرکاری وکیل اُجول نکم نے بتایا کہ عدالت کا فیصلہ 225 صفحات پر مشتمل ہے۔ ان کے مطابق، عدالت نے جرم کی سنگینی اور ملزم کے خلاف پیش کیے گئے حالات پر مبنی شواہد کو سزا کا تعین کرتے وقت اہمیت دی۔ انہوں نے کہا کہ ملزم کی غربت اور ناخواندگی کو سزا میں رعایت دینے کی بنیاد نہیں مانا گیا۔

سزائے موت پر ہائی کورٹ کی توثیق ضروری

: قانونی ضابطوں کے مطابق، سزائے موت پر عمل درآمد سے پہلے بمبئی ہائی کورٹ کی توثیق ضروری ہے۔ اس لیے عدالت کی جانب سے سنائی گئی سزا کے بعد بھی قانونی کارروائی کا مرحلہ باقی ہے۔ واضح رہے کہ سزائے موت سنائے جانے کے باوجود اس پر عمل درآمد ہائی کورٹ کی توثیق اور متعلقہ قانونی کارروائی مکمل ہونے سے مشروط ہے۔

ممبئی: ایک کروڑ روپے کی رشوت کے معاملے میں SFIO کے ڈپٹی ڈائریکٹر سمیت تین گرفتار

ممبئی: مرکزی تفتیشی بیورو (CBI) نے مبینہ طور پر ایک کروڑ روپے کی رشوت طلب کرنے کے معاملے میں سیریس فراڈ انویسٹی گیشن آفس (SFIO) کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور دو دیگر افراد کو گرفتار کیا ہے۔ یہ معاملہ دیوان ہاؤسنگ فنانس کارپوریشن لمیٹڈ (DHFL) سے متعلق مالی بے ضابطگیوں کی تحقیقات سے منسلک ہے۔ گرفتار افسر کی شناخت ہریش کمار تنور کے طور پر کی گئی ہے، جو 2017 بیچ کے انڈین ریونیو سروس (IRS) افسر ہیں اور چینئی میں SFIO کے ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے پر تعینات تھے۔ دیگر گرفتار افراد میں دہلی کے وکیل بھارت شرما اور ان کے رشتہ دار آریان شرما شامل ہیں۔ سی بی آئی کے مطابق، شکایت کنندہ نے الزام لگایا تھا کہ DHFL معاملے کی تحقیقات میں راحت فراہم کرنے کے عوض اس سے ایک کروڑ روپے کی رشوت طلب کی گئی۔ شکایت کے مطابق، مبینہ طور پر گرفتاری اور قانونی کارروائی کا خوف دلا کر رقم کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ سی بی آئی نے شکایت موصول ہونے کے بعد آزاد گواہوں کی موجودگی میں الزامات کی تصدیق کی اور مقدمہ درج کیا۔ تفتیشی ایجنسی کے مطابق، مبینہ رشوت کی پہلی قسط کے طور پر 20 لاکھ روپے بھارت شرما کو دینے کے لیے کہا گیا تھا، جو یہ رقم ہریش کمار تنور کی جانب سے وصول کرنے والے تھے۔ سی بی آئی نے مبینہ رشوت کی وصولی کے لیے جال بچھایا۔ ایجنسی کے مطابق، 13 اکتوبر کو بھارت شرما کے شکایت کنندہ سے 20 لاکھ روپے وصول کرنے کے بعد کارروائی کرتے ہوئے تینوں ملزمین کو گرفتار کر لیا گیا۔ تفتیشی ایجنسی نے SFIO افسر اور وکیل کے ٹھکانوں پر تلاشی بھی لی۔ حکام کے مطابق، اس دوران معاملے سے متعلق مشتبہ اور قابلِ تفتیش مواد برآمد ہوا ہے۔ سی بی آئی اب یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ آیا اس معاملے میں دیگر سرکاری افسران یا نجی افراد بھی ملوث ہیں۔ DHFL کمپنی اور اس سے وابستہ مالی لین دین 2018 سے مختلف تفتیشی ایجنسیوں کی جانچ کے دائرے میں رہے ہیں۔ کمپنی کے خلاف مبینہ مالی بے ضابطگیوں اور قرض کی رقم کے غلط استعمال کے الزامات کی تحقیقات سی بی آئی اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) سمیت مختلف ایجنسیاں کرتی رہی ہیں۔ SFIO بھی کمپنی سے متعلق مالی معاملات کی تحقیقات کر رہا تھا اور ہریش کمار تنور اس کیس کے تفتیشی افسر بتائے گئے ہیں۔ موجودہ معاملے میں الزام ہے کہ اسی تحقیقات میں شکایت کنندہ کو مبینہ طور پر فائدہ پہنچانے کے بدلے رشوت مانگی گئی۔

ممبئی میں نوراتری کے لیے تین دن رات 12 بجے تک لاؤڈ اسپیکر بجانے کی اجازت

17 سے 19 اکتوبر تک صبح 6 بجے سے نصف شب تک صوتی آلات کے استعمال میں رعایت؛ شور کی مقررہ حد کی پابندی لازمی

ممبئی: ممبئی میں نوراتری کے تہوار کے پیش نظر انتظامیہ نے لاؤڈ اسپیکر اور صوتی آلات کے استعمال میں خصوصی رعایت دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے تحت 17، 18 اور 19 اکتوبر کو صبح 6 بجے سے رات 12 بجے تک لاؤڈ اسپیکر بجانے کی اجازت ہوگی۔ اس فیصلے سے نوراتری کے دوران گربا، ڈانڈیا اور دیگر مذہبی و ثقافتی پروگرام منعقد کرنے والی تنظیموں کو راحت ملے گی۔ دی ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق، ممبئی کے مضافاتی ضلع کے کلکٹر نے ہفتہ، 17 اکتوبر کو بھی نصف شب تک لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دے دی ہے۔ اس سے قبل نوراتری کے آٹھویں اور نویں دن، یعنی 18 اور 19 اکتوبر کے لیے یہ رعایت دی گئی تھی۔ مختلف تنظیموں کی درخواستوں اور ہفتے کے آخر میں تقریبات کے پیش نظر اس رعایت کو ایک دن مزید بڑھایا گیا ہے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے بھی اس فیصلے کی منظوری دی ہے۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے استعمال میں وقت کی رعایت ملنے کے باوجود صوتی آلودگی سے متعلق ضابطوں پر عمل کرنا لازمی ہوگا۔ رہائشی علاقوں میں شور کی مقررہ حد 55 ڈیسی بل، تجارتی علاقوں میں 65 ڈیسی بل اور خاموشی والے علاقوں میں 50 ڈیسی بل ہے۔ منتظمین کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مقررہ حدود کی خلاف ورزی نہ کریں اور تقریبات کے دوران شور کی سطح کو قابو میں رکھیں۔ نوراتری کے دوران ممبئی اور مضافاتی علاقوں میں مختلف مقامات پر گربا، ڈانڈیا اور مذہبی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان تقریبات میں بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت کے پیش نظر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے لیے خصوصی اجازت دی گئی ہے۔ تاہم، انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ یہ رعایت صرف مقررہ تین دنوں کے لیے ہے۔ دیگر دنوں میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے لیے معمول کے ضابطوں پر عمل کرنا ہوگا۔

مہاراشٹر کے ہنگولی میں پھر زلزلے کا جھٹکا

12 ماہ میں 17 ویں بار زمین لرزی

ہنگولی: مہاراشٹر کے ہنگولی ضلع میں جمعرات کی علی الصبح زلزلے کا ہلکا جھٹکا محسوس کیا گیا۔ ریکٹر اسکیل پر زلزلے کی شدت 2.9 درج کی گئی۔ گزشتہ 12 ماہ کے دوران علاقے میں یہ 17 واں زلزلہ ہے، جس کے بعد بار بار زمین لرزنے کے اسباب جاننے کے لیے سائنسی تحقیق کی تیاری کی جا رہی ہے۔ نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی (این سی ایس) کے مطابق، زلزلہ 15 اکتوبر کی صبح 4 بج کر 58 منٹ پر آیا۔ اس کی گہرائی زمین سے تقریباً 5 کلومیٹر نیچے ریکارڈ کی گئی۔ زلزلے کا مرکز ہنگولی ضلع میں واقع تھا۔ علاقے میں بار بار آنے والے زلزلوں نے مقامی باشندوں میں تشویش پیدا کر دی ہے۔ اگرچہ تازہ زلزلے کی شدت کم تھی، تاہم مختصر وقفوں سے زمین لرزنے کے واقعات نے ماہرین کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، جنوری میں ماہرین ارضیات کی جانب سے خصوصی سائنسی تحقیق کیے جانے کا منصوبہ ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے علاقے میں مسلسل زلزلوں کی وجوہات اور مستقبل میں ممکنہ خطرات کا جائزہ لیا جائے گا۔ ماہرین کے مطابق، کم شدت کے زلزلے عموماً بڑے پیمانے پر تباہی کا سبب نہیں بنتے، لیکن کسی علاقے میں بار بار زلزلے آنے کی صورت میں ان کی وجوہات کا سائنسی مطالعہ اہم ہو جاتا ہے۔ ہنگولی میں حالیہ زلزلے کے نتیجے میں کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع دستیاب رپورٹ میں نہیں دی گئی ہے۔ حکام اور ماہرین کی آئندہ تحقیق سے علاقے میں زلزلوں کی سرگرمی کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملنے کی توقع ہے۔

پان مسالہ اشتہار معاملہ: شاہ رخ خان، اجے دیوگن اور ٹائیگر شروف نے FDA کے نوٹس کا جواب دے دیا

وِمل الائچی کے اشتہار کے ذریعے ممنوعہ پان مسالہ کی بالواسطہ تشہیر کا الزام؛ کمشنر تکا رام منڈھے نے کہا، ''مناسب وقت آنے پر تفصیل سے بات کروں گا''

ممبئی: مہاراشٹر کے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FDA) کی جانب سے بالی ووڈ اداکاروں شاہ رخ خان، اجے دیوگن اور ٹائیگر شروف کو وِمل الائچی کے اشتہار کے سلسلے میں جاری کردہ نوٹس پر اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ تینوں اداکاروں نے محکمہ کے نوٹس کا تحریری جواب جمع کرا دیا ہے۔ مہاراشٹر FDA کے کمشنر تکا رام منڈھے نے اس معاملے پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ تینوں اداکاروں کے جوابات موصول ہو چکے ہیں اور مناسب وقت آنے پر وہ اس بارے میں تفصیل سے بات کریں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اشتہارات میں کام کرنے والے مشہور شخصیات کی بھی قانونی ذمہ داری ہوتی ہے۔

وِمل الائچی کے اشتہار پر اعتراض کیوں؟

FDA نے اگست 2026 میں شاہ رخ خان، اجے دیوگن اور ٹائیگر شروف کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیے تھے۔ محکمہ کا الزام ہے کہ وِمل الائچی کے نام سے دکھائے جانے والے اشتہار کے ذریعے دراصل وِمل پان مسالہ کی بالواسطہ تشہیر کی جا رہی ہے۔ مہاراشٹر میں پان مسالہ پر پابندی عائد ہے۔ FDA کا موقف ہے کہ الائچی کے اشتہار میں استعمال ہونے والا برانڈ نام، اشتہار کی پیش کش اور دیگر عناصر صارفین کے ذہن میں وِمل پان مسالہ سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ اسی لیے محکمہ اس تشہیر کو بالواسطہ یا متبادل تشہیر کے طور پر جانچ رہا ہے۔

اداکاروں سے کن دستاویزات کا مطالبہ کیا گیا؟

FDA نے تینوں اداکاروں سے ان کے اشتہاری معاہدوں، معاوضے، تشہیری مہم کی تفصیلات اور اشتہار میں کام کرنے سے پہلے کی گئی جانچ پڑتال سے متعلق دستاویزات طلب کی تھیں۔ محکمہ نے انہیں اشتہاری مہم میں مزید حصہ نہ لینے اور اپنے سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے متعلقہ تشہیری مواد ہٹانے کی ہدایت بھی دی تھی۔ FDA نے اس کارروائی میں فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کی دفعہ 24 کا حوالہ دیا ہے، جو گمراہ کن غذائی اشتہارات سے متعلق ہے۔ دفعہ 53 کے تحت گمراہ کن اشتہار کی تشہیر میں ملوث افراد پر 10 لاکھ روپے تک جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس معاملے میں اداکاروں کے خلاف حتمی کارروائی کا فیصلہ ابھی سامنے نہیں آیا ہے۔

دو اداکاروں نے سماعت کی درخواست بھی دی

FDA کمشنر تکا رام منڈھے کے مطابق، تینوں اداکاروں کی جانب سے تحریری جوابات موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو اداکاروں نے اپنا موقف پیش کرنے کے لیے ذاتی سماعت کی درخواست دی تھی۔ یہ سماعتیں بھی مکمل ہو چکی ہیں۔ منڈھے نے کہا کہ محکمہ اب اس معاملے میں آئندہ کارروائی کر رہا ہے۔ تاہم، انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ تینوں اداکاروں کے جوابات پر FDA کا حتمی فیصلہ کب تک آئے گا۔

اشتہارات میں مشہور شخصیات کی ذمہ داری پر زور

تکا رام منڈھے نے اس معاملے میں اس بات پر زور دیا ہے کہ کسی برانڈ کی تشہیر کرنے والی مشہور شخصیات اپنی ذمہ داری سے مکمل طور پر الگ نہیں ہو سکتیں۔ اشتہار میں کسی مصنوعات کی تشہیر کرتے وقت انہیں اس کے قانونی پہلوؤں اور تشہیری دعوؤں کے بارے میں مناسب احتیاط برتنی چاہیے۔ FDA کی یہ کارروائی مہاراشٹر میں ممنوعہ گٹکھا اور پان مسالہ مصنوعات کی فروخت اور ان کی بالواسطہ تشہیر کے خلاف جاری مہم کا حصہ ہے۔ فی الحال تینوں اداکاروں کے خلاف معاملے کی جانچ جاری ہے۔ FDA کی جانب سے حتمی فیصلہ سامنے آنے کے بعد ہی واضح ہوگا کہ ان کے خلاف مزید قانونی کارروائی کی جائے گی یا نہیں۔

الہان عمر اور ان کے خاندان کی امریکہ ہجرت کی دستاویزات کی تحقیقات کی تفصیلات

واشنگٹن: تین باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ امریکی وفاقی حکام نے رواں ہفتے کے اوائل میں ڈیموکریٹک رکنِ کانگریس الہان عمر کے گھر پر چھاپا مارا، جو ان کی امیگریشن دستاویزات سے متعلق وسیع تر تحقیقات کا حصہ تھا۔

تحقیقات میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ آیا صومالیہ میں پیدا ہونے والی الہان عمر یا ان کے اہلِ خانہ نے 1990 کی دہائی کے وسط میں امریکا میں پناہ گزینوں کی حیثیت سے داخلے یا شہریت کے حصول کے دوران غلط معلومات فراہم کی تھیں۔ الہان 2019 سے ریاست منیسوٹا کے ایک انتخابی حلقے کی نمائندگی کر رہی ہیں۔ ایک ذریعے کے مطابق پیر کو علی الصبح تلاشی کے لیے جاری خفیہ وارنٹ میں سازش، امیگریشن دستاویزات میں جھوٹے بیانات اور امیگریشن سے متعلق دھوکا دہی کو ممکنہ جرائم قرار دیا گیا تھا۔ ذرائع نے جاری تحقیقات کے باعث شناخت ظاہر نہیں کی۔

تحقیقات سے واقف ایک ذریعے نے روئٹرز کو بتایا کہ ممکنہ مقصد الہان عمر کی امریکی شہریت منسوخ کرانا اور انہیں ملک بدر کرنا ہوسکتا ہے۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور وزیرِ ہوم لینڈ سکیورٹی ایسے خیالات پیش کرچکے ہیں۔

الہان کے خلاف کارروائی نے خدشات کو دوبارہ جنم دیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ قانون نافذ کرنے والے وفاقی اداروں کو سیاسی مخالفین کے خلاف استعمال کرسکتی ہے۔ الہان طویل عرصے سے ٹرمپ کے ذاتی اور متعصّبانہ حملوں کا نشانہ ہیں۔ یہ کارروائی وسط مدتی انتخابات سے تین ہفتے قبل ہوئی ہے، جن میں وہ اپنی نشست برقرار رکھنے کی امیدوار ہیں۔

الہان عمر نے کسی بھی خلاف ورزی کی تردید کرتے ہوئے چھاپے کو "سیاسی دھمکانے" کی کارروائی قرار دیا۔ محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی نے سوالات محکمہ انصاف کو بھیج دیے، جس کے ترجمان نے تحقیقات پر تبصرے سے انکار کیا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ امریکی شہریت قانونی اور منصفانہ طریقے سے حاصل ہونی چاہیے اور انتظامیہ شہریت منسوخ کرنے کے حق میں شواہد رکھنے والے معاملات کی تحقیقات کرے گی۔ الہان کے ترجمان نے تا حال کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ امیگریشن کے سابق عہدیداروں کے مطابق، شہریت منسوخ کرنے کی تحقیقات تاریخی طور پر شاذ و نادر ہوتی ہیں اور ان میں تلاشی کے وارنٹ کا استعمال انتہائی غیر معمولی ہے، کیونکہ متعلقہ ریکارڈ عموماً حکومت کے پاس پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ یہ واضح نہیں کہ استغاثہ نے چھاپے کی منظوری دینے والے وفاقی جج کے سامنے کون سے شواہد پیش کیے۔ رائٹرز سمیت 14 خبر رساں اداروں کے اتحاد نے جمعرات کو تلاشی سے متعلق ریکارڈ کو خفیہ رکھنے کا حکم ختم کرنے کی درخواست کی۔ وُ ّالہان عمر 12 سال کی تھیں جب ان کا خاندان 1995 میں صومالیہ کی خانہ جنگی سے فرار ہو کر، کینیا کے پناہ گزین کیمپ میں کئی سال گزارنے کے بعد، امریکا پہنچا۔ انہوں نے 2000 میں امریکی شہریت حاصل کی۔ ان کا پس منظر ان کے سیاسی عروج میں اہم رہا، لیکن وہ دائیں بازو کے مخالفین کی مسلسل تنقید کا نشانہ بھی بنیں۔ ٹرمپ ان کے نسلی پس منظر، اسلامی مذہب اور منیسوٹا کی صومالی برادری کو بارہا نشانہ بناتے رہے ہیں۔ امریکی شہریت رکھنے والا کوئی بھی شخص اس سے محروم ہوسکتا ہے، اگر جج قرار دے کہ شہریت غیر قانونی طور پر یا اہم حقائق چھپا کر یا جان بوجھ کر غلط بیانی کے ذریعے حاصل کی گئی تھی۔

چنئی کی مسجد میں توڑ پھوڑ، 30 سالہ شخص گرفتار

قرآنِ مجید سمیت دیگر اشیاء کو نقصان پہنچانے کا الزام، پولیس نے مذہبی تنظیم کے ملوث ہونے کی تردید کی

چنئی، (ایجنسی) تمل ناڈو کے دارالحکومت چنئی میں واقع ایک مسجد میں مبینہ طور پر گھس کر توڑ پھوڑ کرنے کے الزام میں پولیس نے 30 سالہ شخص کو گرفتار کیا ہے۔ واقعہ کوڈمباکم کے قریب وڈاپالنی علاقے میں پیش آیا، جہاں ملزم نے مسجد کے اندر موجود مختلف اشیاء کو نقصان پہنچایا۔ پولیس کے مطابق واقعے میں کسی مذہبی تنظیم کے ملوث ہونے کے شواہد نہیں ملے ہیں۔

مسجد کے دروازے اور دیگر اشیاء کو نقصان: میڈیا رپورٹس کے مطابق ملزم کی شناخت ڈی سَرونن کے طور پر ہوئی ہے، جو تمل ناڈو کے ضلع پدوکوٹائی کا رہنے والا ہے۔ الزام ہے کہ بدھ کی صبح تقریباً پانچ بجے وہ کائیدِ ملت المسجد الحمیدیہ و مدرسہ میں داخل ہوا اور وہاں توڑ پھوڑ شروع کردی۔ ملزم پر مسجد کے شیشے، کرسیاں، میز، پنکھے، سی سی ٹی وی کیمرے اور وائی فائی آلات کو نقصان پہنچانے کا الزام ہے۔ بعض رپورٹس میں قرآنِ مجید کے ایک نسخے کو پھاڑنے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

پولیس نے حراست میں لیا: واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد وڈاپالنی پولیس موقع پر پہنچی اور ملزم کو قابو میں کیا۔ اس دوران اس کے ہاتھ میں چوٹ آنے کی اطلاع بھی ہے، جس کے بعد اسے علاج کے لیے سرکاری رائے پیٹہ اسپتال منتقل کیا گیا۔ پولیس نے واقعے کی شکایت موصول ہونے کے بعد کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کرلیا اور معاملے کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔

ملزم کے علاج سے متعلق بھی تحقیقات: پولیس کی ابتدائی تحقیقات کے مطابق ملزم کا مبینہ طور پر گزشتہ کچھ عرصے سے ذہنی صحت سے متعلق علاج جاری تھا۔ پولیس اس بات کی بھی جانچ کر رہی ہے کہ آیا واقعے کے وقت وہ شراب یا کسی دوسرے نشہ آور مادے کے زیرِ اثر تھا یا نہیں۔

حکام نے ابتدائی تفتیش کی بنیاد پر کسی مذہبی تنظیم کے ملوث ہونے کی تردید کی ہے۔ واقعے کے اصل محرکات کا تعین تفتیش مکمل ہونے کے بعد ہی ہوسکے گا۔

کانگریس صدر کھڑگے نے وزیر اعظم کو لکھا خط

حد بندی بل پر آل پارٹی میٹنگ کا مطالبہ

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کے صدر ملک ارجن کھڑگے نے جمعہ کو وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھا، ایک بار پھر ان پر زور دیا کہ وہ نئی حد بندی کی تجاویز کو حتمی شکل دینے اور انہیں پارلیمنٹ میں غور کے لیے پیش کرنے سے پہلے ایک آل پارٹی میٹنگ بلائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں کو اپنے درمیان اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ تجاویز پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے مناسب وقت دیا جانا چاہیے اور حکومت کو ایک بار پھر پارلیمنٹ کے ذریعے دور رس اثرات کے ساتھ آئینی ترمیمی بل کی منظوری پر مجبور کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف کھڑگے نے وزیر اعظم کو لکھے اپنے خط میں نوٹ کیا کہ 13 اگست کو پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کو ملتوی ہوئے 64 دن ہوچکے ہیں، لیکن پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کو ابھی تک ملتوی نہیں کیا گیا ہے۔

کانگریس صدر نے کہا کہ انہوں نے ابتدائی طور پر 11 اپریل 2026 کو وزیر اعظم کو خط لکھا تھا، جس میں حد بندی سے متعلق کسی بھی آئینی ترمیمی بل کو پیش کرنے سے پہلے آل پارٹی میٹنگ کی درخواست کی گئی تھی، لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد حکومت نے بلوں کو 14 اپریل کی شام دیر گئے پبلک کیا اور 16 اپریل کو پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلایا۔ کھڑگے نے دعویٰ کیا کہ حد بندی سے متعلق آئینی ترمیمی بل 17 اپریل کو لوک سبھا میں مطلوبہ دو تہائی اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہا اور حکومت کو "فیصلہ کن مارجن" سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ کانگریس صدر نے کہا کہ اس کے بعد انہوں نے 16 جولائی اور 27 اگست کو وزیر اعظم کو خط لکھ کر آل پارٹی میٹنگ کا مطالبہ دہرایا۔ کھڑگے نے کہا کہ اب حکومت سے یہ ان کی چوتھی درخواست ہے کہ وہ اپنی نئی تجاویز کو حتمی شکل دینے سے پہلے تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ تفصیلی بات چیت کرے۔ انہوں نے خط میں کہا، "تمام سیاسی جماعتوں کو اپنی سطح پر، آپس میں اور دیگر تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ سوچ بچار کے لیے کافی وقت دیا جانا چاہیے۔" کانگریس صدر نے حکومت پر اس مسئلہ سے متعلق آئینی ترمیمی بل کو پارلیمنٹ میں پاس کرنے میں پہلے ہی جلدی کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ حکومت کو دوبارہ اس طرح کے اقدام کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں پچھلی کوشش ناکام رہی اور حکومت کو اس بار وسیع سیاسی اتفاق رائے کے بعد ہی آگے بڑھنا چاہیے۔

رواں ماہ طلب کیا جاسکتا ہے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس

نئی دہلی: (ایجنسی) پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس رواں ماہ کے آخر میں بلایا جاسکتا ہے۔ حکومت اس اجلاس میں حد بندی اور خواتین کے ریزرویشن سے متعلق آئینی ترمیمی بل پیش کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق حکومت کو یقین ہے کہ لوک سبھا میں ان بلوں کو منظور کرانے کے لیے اس کے پاس مطلوبہ تعداد موجود ہے۔ یہ سب ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب اپوزیشن ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرِ ثانی یعنی ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج تیز کر رہی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مودی حکومت کو امید ہے کہ وہ ڈی ایم کے اور کچھ چھوٹی اپوزیشن پارٹیوں کے ساتھ بات چیت کر حد بندی اور خواتین کے ریزرویشن سے متعلق آئینی ترمیم کے بل کو پاس کرا لے گی۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ حکومت لوک سبھا میں اپنی عددی طاقت کو لے کر پُر اعتماد ہے۔ اسی اعتماد کے ساتھ وہ خصوصی اجلاس بلا کر مجوزہ قانون کو آگے بڑھانا چاہتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ اپوزیشن پارٹیوں سے رابطہ کر کے حمایت حاصل کرنے کی کوشش بھی کر رہی ہے۔

'دشمن کو ایک بار معاف کرو، دوست کو دو بار، غدار کو کبھی نہیں'

'رجیم چینج' کے بیان پر مرکزی وزیر کرن رجیجو کا حملہ

نئی دہلی: (ایجنسی) مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کرن رجیجو نے 'رجیم چینج' یعنی حکومت کی تبدیلی کی وکالت کرنے والوں کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے ہندوستانی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ غداروں کو کبھی معاف نہ کریں۔ ان کا یہ بیان سینئر وکیل پرشانت بھوشن کے حکومت بدلنے سے متعلق بیان پر شروع ہونے والے سیاسی تنازع کے درمیان سامنے آیا ہے۔ کرن رجیجو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں لکھا، "پیارے محب وطن ہندوستانیو، یاد رکھیں، اپنے دشمنوں کو ایک بار معاف کرو، دوستوں کو دو بار، لیکن غداروں کو کبھی نہیں۔" مرکزی وزیر کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب انہوں نے پرشانت بھوشن کی پریس کانفرنس کی ایک ویڈیو شیئر کی۔ اس ویڈیو میں سینئر وکیل نے کھلے عام 'رجیم چینج' کے مطالبے کو تسلیم کیا تھا۔ پریس کانفرنس کے دوران بھوشن نے کہا تھا، "ہاں، ہم رجیم چینج چاہتے ہیں۔" اس سے پہلے کرن رجیجو نے پرشانت بھوشن کے 2011 کے کشمیر سے متعلق بیان کی ویڈیو بھی شیئر کی تھی۔ اس ویڈیو میں بھوشن کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا تھا، "اگر کشمیری لوگ الگ ہونا چاہتے ہیں تو انہیں الگ ہونے دو۔"

ایک اور پوسٹ میں رجیجو نے اس سیاسی لڑائی کو سخت الفاظ میں بیان کرتے ہوئے آئین کی حمایت کرنے والوں اور انتشار پھیلانے والوں کے درمیان فرق بتایا۔ انہوں نے 'ایکس' پر لکھا تھا، "لڑائی کی لکیر کھنچ چکی ہے۔ یہ ذہنی نکسل بمقابلہ محب وطن ہندوستانی ہے۔"

اس پورے معاملے نے 'رجیم چینج' کے مطالبے کے معنی اور اس کے اثرات پر سیاسی بحث چھیڑ دی ہے۔ حکمراں پارٹی کے لیڈروں نے اپوزیشن اور مظاہرے کے منتظمین پر حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کا الزام لگایا ہے۔ اس سے پہلے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بھی اس معاملے پر اپوزیشن کو گھیرتے ہوئے تنقید کی تھی۔ لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ 'رجیم چینج' کی اصطلاح کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ مظاہرین کا مقصد انتشار پھیلا کر اقتدار پر قبضہ کرنا ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ اپوزیشن کی لڑائی نہ تو الیکشن کمیشن کے لیے ہے اور نہ ہی چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے لیے، بلکہ اس کا واحد مقصد بدنظمی پیدا کر کے اقتدار حاصل کرنا ہے۔

الیکشن کمیشن کا

ایس ایس آر مہم شروع کرنے کا اعلان

نئی دہلی: (ایجنسی) ملک میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظرِ ثانی (ایس آئی آر) کو لے کر جاری سیاسی کشمکش کے درمیان الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ایک بڑا فیصلہ کیا ہے۔ کمیشن نے اتر پردیش، بہار، مغربی بنگال اور راجستھان سمیت 17 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی مختصر نظرِ ثانی (ایس ایس آر) مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ 15 اکتوبر 2026 کو جاری ہدایات کے مطابق، یکم جنوری 2027 کو اہلیت کی تاریخ مانتے ہوئے ووٹر لسٹوں کو مکمل طور پر اپ ڈیٹ کیا جائے گا۔ اس مہم کا بنیادی مقصد نئے اہل ووٹروں کے نام شامل کرنا، پرانی غلطیوں کو درست کرنا اور فرضی یا ایک سے زیادہ اندراجات کو فہرست سے ہٹانا ہے۔ الیکشن کمیشن کے طے کردہ شیڈول کے مطابق، پولنگ بوتھوں کی معقول تنظیم نو اور ازسرنو تشکیل کا کام 2 نومبر 2026 تک مکمل کرلیا جائے گا۔ اس کے بعد 12 نومبر کو ڈرافٹ ووٹر لسٹ کی اشاعت ہوگی۔ شہری 12 نومبر سے 11 دسمبر 2026 تک اپنے دعوے اور اعتراضات درج کرا سکیں گے۔ ان دعووں اور اعتراضات کا تصفیہ 28 دسمبر تک کیا جائے گا۔ اس کے بعد کمیشن 4 جنوری 2027 کو حتمی ووٹر لسٹ جاری کرے گا۔ الیکشن کمیشن کی خاص توجہ ان نوجوانوں پر ہے جو پہلی بار ووٹ ڈالنے کے اہل ہو رہے ہیں۔ یکم جنوری کے علاوہ اپریل، جولائی اور اکتوبر 2027 میں 18 سال کی عمر مکمل کرنے والے نوجوان بھی پیشگی درخواست دے سکیں گے۔ ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے کے لیے فارم 6، نام حذف کرانے یا اعتراض درج کرنے کے لیے فارم 7، جبکہ تفصیلات میں ترمیم یا پتے میں تبدیلی کے لیے فارم 8 استعمال کیا جائے گا۔ کمیشن نے واضح کیا ہے کہ آدھار کارڈ فراہم کرنا رضاکارانہ ہے۔ آدھار نہ ہونے کی بنیاد پر کسی بھی درخواست کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔

ایرانی حقوق تسلیم ہونے تک آبنائے ہرمز بند رہے گی: ایرانی آرمی چیف کا اعلان

تہران: (ایجنسی) ایران کے آرمی چیف میجر جنرل امیر حاتمی نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز اس وقت تک بند رہے گی جب تک ایرانی عوام کے حقوق کا احترام نہیں کیا جاتا، مخالف فریق نے ایران کی صلاحیتوں کا غلط اندازہ لگایا اور اسے کمزور سمجھنے کی غلطی کی۔ ایرانی خبر رساں ادارے ارنا کے مطابق میجر جنرل امیر حاتمی نے جمعرات کو تہران کی امام علی ملٹری یونیورسٹی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مخالف فریق کی غلط حکمت عملی اور ایران کی طاقت کے بارے میں غلط اندازے جنگ شروع ہونے کی بنیادی وجوہات میں شامل تھے۔ ایرانی آرمی چیف کے مطابق مخالف فریق کا خیال تھا کہ ایران کمزور پوزیشن میں ہے تاہم اس نے ایرانی مسلح افواج کی صلاحیتوں کو نظر انداز کیا۔ امیر حاتمی نے دعویٰ کیا کہ ایرانی فوج اور پاسداران انقلاب نے جنگ کے ابتدائی گھنٹوں ہی سے بھرپور جواب دیا اور مخالف فریق کے خلاف سیکڑوں حملے کیے۔ ان کا بیان آبنائے ہرمز کی اہمیت کے تناظر میں سامنے آیا ہے، جو عالمی سطح پر تیل اور گیس کی ترسیل کا ایک اہم سمندری راستہ ہے۔ ایرانی آرمی چیف کے اس اعلان سے خطے میں بحری آمد و رفت اور عالمی توانائی کی فراہمی سے متعلق خدشات مزید بڑھ سکتے ہیں۔

دہلی فسادات: آٹو ڈرائیور کے قتل کیس میں 7 ملزمان بری، دفعہ 188 کے تحت قصوروار قرار

نئی دہلی: (ایجنسی) شمال مشرقی دہلی میں 2020 کے فسادات کے دوران آٹو ڈرائیور ببو کے قتل کے معاملے میں کڑکڑڈوما عدالت نے جمعہ کو سات ملزمان کو ثبوتوں کی کمی کی بنیاد پر قتل کے الزامات سے بری کر دیا۔ تاہم، عدالت نے انہیں امتناعی احکامات کی خلاف ورزی کے معاملے میں قصوروار قرار دیا ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج پروین سنگھ کی عدالت نے قتل کے الزامات سے بری کیے گئے ملزمان میں کلدیپ سنگھ، ہرجیت سنگھ عرف پپی، راہل عرف اجے، سچن رستوگی، بھرت بھوشن عرف لکی، سندیپ عرف سنجیو اور دھرمیندر شامل ہیں۔ عدالت نے کہا کہ دہلی پولیس یہ ثابت کرنے میں ناکام رہی کہ ان ساتوں ملزمان نے کھجوری چوک پر فسادات کے دوران ببو پر جان لیوا حملے میں حصہ لیا تھا۔ اس حملے میں زخمی ہونے والے ببو کی 27 فروری 2020 کو موت ہوگئی تھی۔ طویل قانونی کارروائی اور سماعت کے بعد عدالت نے ملزمان کو قتل کے الزامات سے بری کر دیا، لیکن امتناعی احکامات کی خلاف ورزی کے معاملے میں تعزیراتِ ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 188 کے تحت انہیں قصوروار قرار دیا۔ اس دفعہ کا تعلق سرکاری ملازم کی جانب سے جاری کردہ قانونی حکم کی خلاف ورزی سے ہے۔ متوفی ببو کے بھائی کی شکایت پر درج ایف آئی آر کے مطابق، آٹو ڈرائیور ببو کہیں جا رہا تھا کہ کھجوری گول چکر کے قریب اس کی گاڑی رک گئی۔ اسی دوران اس پر حملہ کیا گیا۔ ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ 2020 کے فسادات کے دوران ببو کو چوٹیں آئیں، جس کے بعد اسے اسپتال لے جایا گیا۔ بعد میں اس کی حالت کے پیش نظر اسے گرو تیغ بہادر (جی ٹی بی) اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں 27 فروری 2020 کو اس کی موت ہوگئی۔ اس معاملے میں ملزمان کے خلاف تعزیراتِ ہند کے تحت فساد برپا کرنے، غیر قانونی اجتماع اور قتل سمیت مختلف الزامات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ عدالت نے شواہد کا جائزہ لینے اور طویل سماعت کے بعد قتل کے الزامات ثابت نہ ہونے پر ساتوں ملزمان کو ان الزامات سے بری کر دیا، تاہم دفعہ 188 کے تحت انہیں قصوروار ٹھہرایا۔

دہلی میں ترنگا مارچ سے پہلے دِپکے اور نیہا بورا حراست میں

دہلی پولیس کی کارروائی، پابندیوں کے باوجود کناٹ پلیس اور منڈی ہاؤس میں مظاہرے، الیکشن کمشنر کے استعفے کا مطالبہ دہرایا

نئی دہلی: (ایجنسی) کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے 'لہرادو ترنگا' مارچ سے قبل دہلی پولیس نے بانی ابھیجیت دِپکے کو جھنڈے والان میں اس مقام سے حراست میں لے لیا جہاں وہ قیام پذیر ہیں۔ پولیس نے نوٹس میں کناٹ پلیس میں مارچ سے منع کیا تھا۔ دِپکے مارچ کے لیے نکلے تو اہلکاروں نے انہیں گاڑی میں بٹھا لیا۔ انہوں نے پولیس سے پوچھا کہ انہیں کیوں روکا جا رہا ہے۔ کچھ دیر بعد آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (آئسا) کی صدر نیہا بورا کو بھی منڈی ہاؤس کے قریب حراست میں لے لیا گیا۔ وہ مظاہرین کو وہیں جمع ہونے کی اپیل کر چکی تھیں۔ بورا نے کہا کہ جنتر منتر احتجاج کی علامت ہے اور اب پورا وسطی دہلی احتجاج کا مقام بن گیا ہے۔

سی جے پی نے کناٹ پلیس کے سینٹرل پارک میں شام پانچ بجے مارچ کا اعلان کیا تھا۔ پولیس نے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا کی دفعہ 163 کے تحت اجتماع کی اجازت نہیں دی۔ نئی دہلی میونسپل کونسل نے پارک کو جمعہ اور ہفتے کو انتظامی وجوہات کی بنا پر بند رکھا۔ پولیس نے ٹریفک میں خلل، بھگدڑ اور ہنگامی خدمات متاثر ہونے کے خدشات ظاہر کیے، مگر متبادل مقام پر چند افراد کو پرچم لہرانے اور قومی ترانہ پڑھنے کی پیشکش کی۔ کناٹ پلیس میں چھ ہزار سے زائد پولیس اہلکار اور مرکزی مسلح پولیس فورس کی 220 کمپنیاں تعینات تھیں۔

پابندیوں اور رہنماؤں کی حراست کے باوجود شام کو کناٹ پلیس اور منڈی ہاؤس میں پرچم بردار مظاہرے ہوئے۔ لوگوں نے 'جے ہند' اور 'لہرادو ترنگا' کے نعرے لگائے، جبکہ بعض نے قومی ترانہ پڑھا۔ پولیس کی جانب سے منتشر کرنے کی کوشش پر معمولی دھکم پیل ہوئی؛ مظاہرین مقامات پر بکھرے اور دوبارہ جمع ہوئے۔ سی جے پی نے دِپکے کی حراست کو حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے مزید احتجاج کی تنبیہ کی۔ عام آدمی پارٹی کے دہلی صدر سوربھ بھاردواج نے مارچ کی حمایت اور وسطی دہلی میں ترنگا لہرانے کا اعلان کیا۔

یہ مہم چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے اور انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظرِ ثانی (ایس آئی آر) واپس لینے کے مطالبے کے گرد چل رہی ہے۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ نظرِ ثانی میں کروڑوں ووٹروں کے نام خارج ہوئے؛ الیکشن کمیشن اور حکومت کا کہنا ہے کہ کارروائی دہری اور نااہل اندراجات ختم کرنے کے لیے ہے۔ مارچ کا پس منظر سی جے پی رہنماؤں سورو داس اور آشوتوش رانکا کی حراست بھی ہے، جنہیں 13 اکتوبر کو جنتر منتر میں داخل ہونے پر حراست میں لے کر 5 روزہ عدالتی تحویل میں بھیجا گیا تھا۔

بچوں کے سوشل میڈیا استعمال پر پابندی کا مطالبہ

سپریم کورٹ کا مرکز سے جواب طلب

نئی دہلی: (ایجنسی) بچوں کے سوشل میڈیا استعمال پر عمر کی بنیاد پر پابندی اور آن لائن تحفظ کے لیے جامع ضابطہ بنانے کی درخواست پر سپریم کورٹ نے جمعہ کو مرکزی حکومت اور قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال (این سی پی سی آر) کو نوٹس جاری کیا۔ عدالت نے متعلقہ فریقوں سے جواب طلب کرتے ہوئے معاملے کی اگلی سماعت 7 دسمبر کے لیے مقرر کی۔ یہ عرضی اندور کے ایمرلڈ ہائٹس انٹرنیشنل اسکول اور اس کے ڈائریکٹر اکیڈمکس سدھارتھ سنگھ گرنار نے دائر کی ہے۔ بنچ نے معاملے پر نوٹس لیا۔ درخواست گزاروں نے عدالت سے کہا ہے کہ مرکز بچوں کے لیے سوشل میڈیا کے استعمال پر قابلِ نفاذ قومی پالیسی بنائے، جس میں عمروں کے مطابق رسائی اور پلیٹ فارموں کی ذمہ داریاں واضح ہوں۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ بچوں کو ایسے آن لائن ماحول سے محفوظ رکھنا جو ان کی صحت، وقار اور نشوونما کو نقصان پہنچا سکتا ہے، حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ یہ بوجھ صرف والدین کی نگرانی یا ٹیکنالوجی کمپنیوں کے رضاکارانہ حفاظتی اقدامات پر نہیں چھوڑا جاسکتا۔ اگر جامع نظام نافذ نہ ہو تو ایک مقررہ عمر سے کم بچوں کے سوشل میڈیا استعمال پر پابندی بھی زیرِ غور آنی چاہیے۔ درخواست میں عمر کی تصدیق، عمر کے مطابق مواد، والدین کی تصدیق شدہ رضامندی اور بچوں کے ذاتی و رویہ جاتی ڈیٹا کا تحفظ تجویز کیا گیا ہے۔ اس میں ایسے پلیٹ فارم ڈیزائن پر بھی تشویش ہے جو بچوں کو مسلسل نوٹیفکیشن اور خودکار تجاویز کے ذریعے زیادہ دیر آن لائن رکھتے ہیں۔ درخواست گزاروں کے مطابق ان اثرات کا علم والدین یا اساتذہ کو کئی بار دیر سے ہوتا ہے۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ سوشل میڈیا کا بے قابو استعمال بچوں میں افسردگی، بے چینی، گھبراہٹ، جذباتی دباؤ اور خود اعتمادی میں کمی سے جڑ سکتا ہے۔ سائبر بُلنگ، نامناسب مواد، آن لائن استحصال، نیند اور جسمانی سرگرمی میں خلل بھی خدشات میں شامل ہیں۔

راہل گاندھی کی پاٹھ شالا، یوتھ کارکنوں سے کہا، ایف آئی آر سے نہ ڈریں، لمبی لڑائی کیلئے تیار رہیں

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کی اعلیٰ قیادت نے دہلی میں واقع اندرا بھون میں یوتھ کانگریس، این ایس یو آئی اور سیوادل کے کارکنوں کے ساتھ ایک میٹنگ کی۔ اس دوران راہل گاندھی نے کارکنوں کو طویل جدوجہد کے لیے پوری طرح تیار رہنے کا پیغام دیا۔ اس میٹنگ میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، تنظیم کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال اور جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا شامل ہوئے۔ انہوں نے زمینی سطح پر جدوجہد کرنے والے کارکنوں سے خصوصی گفتگو کی۔ راہل گاندھی نے پولیس کارروائی، لاٹھی چارج اور جیل کی سزا کا سامنا کرنے والے کارکنوں کے حوصلے کی تعریف کی۔ انہوں نے یقین دلایا کہ پوری پارٹی مضبوطی کے ساتھ ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا، "مجھے دیکھو، آپ کو ڈرنا نہیں ہے اور ایف آئی آر سے گھبرانا بھی نہیں ہے۔"

میٹنگ میں یہ پیغام بھی دیا گیا کہ احتجاجی مظاہروں کے ذریعے نوجوانوں کے آئینی حقوق سے متعلق مسائل مسلسل اٹھائے جاتے رہیں گے۔ وزیر اعظم کی رہائش گاہ کے باہر حال ہی میں ہونے والے دھرنے کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا، "میں نے ایک سال پہلے آپ سے کہا تھا کہ جلد ہی مودی شاہ کی رہائش گاہ کے باہر مظاہرے ہوں گے۔ دیکھیے، اب دہلی میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اس لیے ہمیں 'ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے' کی مہم جاری رکھنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس کی حکومت ہوتی تو وزیر اعظم خود باہر آکر مظاہرہ کرنے والے لوگوں اور ارکین پارلیمنٹ سے ملاقات کرتے۔

> ☜ میٹنگ میں یہ پیغام بھی دیا گیا کہ احتجاجی مظاہروں کے ذریعے نوجوانوں کے آئینی حقوق سے متعلق مسائل مسلسل اٹھائے جاتے رہیں گے۔

میٹنگ کے دوران راہل گاندھی مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو لے کر بھی جارحانہ انداز میں نظر آئے۔ انہوں نے کہا کہ امت شاہ ملک کی نوجوان نسل اور مستقبل کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ راہل گاندھی نے کارکنوں کو 'ببر شیر' قرار دیا۔ انہوں نے این ایس یو آئی کارکنوں کی پٹی بندھی انگلیوں کے ذریعے کیے گئے علامتی احتجاج اور یوتھ کانگریس کے 'گھوسٹ پروٹیسٹ' جیسے منفرد طریقوں کی بھی بھرپور تعریف کی۔ میٹنگ کے دوران انہوں نے کارکنوں سے یہ بھی پوچھا کہ بسوں کی نقل و حرکت اور حراست کے دوران کن کن طریقوں کا استعمال کیا گیا تھا۔ وہیں، پرینکا گاندھی نے جیل جانے والے کارکنوں کی خیریت دریافت کی اور پوچھا، "جیل کی ہوا کیسی تھی؟"

میٹنگ میں گزشتہ دو ہفتوں سے احتجاجی مظاہروں میں سب سے آگے رہنے والے کئی کارکنوں کو ان کے نام سے پکارا گیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ یوتھ کانگریس کے صدر ادے بھانو چب، جن کے خلاف دو درجن سے زیادہ ایف آئی آر درج ہیں، نے کہا کہ یہ ایف آئی آر ان کے لیے کسی تمغے سے کم نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ پوری طرح تیار ہیں اور کسی بھی وقت ذمہ داری سنبھالنے کے لیے تیار ہیں۔

راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ مودی حکومت کے پاس اب صرف 8 سے 9 ماہ باقی ہیں اور یہ حکومت اس سے آگے نہیں چل پائے گی۔ یہ میٹنگ ایسے وقت میں ہوئی ہے جب ایک دن پہلے ہی راہل گاندھی نے انڈیا اتحاد کے رہنماؤں اور سول سوسائٹی کے ارکان کے ساتھ چائے پر ملاقات کی تھی۔ راہل گاندھی کی اس پاٹھ شالا جیسی گفتگو کا پیغام بالکل واضح تھا: محاذ پر ڈٹے رہیں، احتجاج کے نئے طریقے اپنائیں، جدوجہد کے لیے تیار رہیں اور اس طویل لڑائی میں اپنی پوری طاقت جھونک دیں۔

کانگریس کی مظاہروں کے ذریعہ عدم استحکام پیدا کرنے کی کوشش: راجناتھ

لکھنؤ: (یواین آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جمعہ کو کانگریس پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ پارٹی چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے خلاف مظاہروں کے ذریعے ملک میں عدم استحکام پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور خصوصی نظر ثانی کے معاملے پر۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا احتجاج صرف الیکشن کمیشن یا ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کے خلاف نہیں بلکہ اس کا مقصد جمہوری نظام کو کمزور کرنا اور حکومت کو اقتدار سے ہٹانا ہے۔ لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس میں راج ناتھ سنگھ نے الزام لگایا کہ کانگریس پارٹی حکومت کی تبدیلی کے حصول کیلئے تشدد کا سہارا لینے کے 'بنگلہ دیش ماڈل' کو اپنانا چاہتی ہے۔ کانگریس کی تحریک چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار یا ایس آئی آر کے خلاف نہیں ہے، بلکہ جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کی کوشش ہے۔ وزیر دفاع نے یہ بھی الزام لگایا کہ کانگریس پارٹی اقتدار میں رہتے ہوئے الیکشن کمیشن کو اپنے زیر اثر استعمال کر رہی ہے۔ سال 1993 کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی نے الیکشن کمیشن میں راتوں رات تبدیلیاں کی ہیں۔ اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر نے صدر کو خط لکھ کر نوین چاولہ کو ہٹانے کی سفارش کی تھی۔ اس کے باوجود، چاؤلہ کو بعد میں کانگریس حکومت کے دور میں چیف الیکشن کمشنر کے عہدے پر فائز کیا گیا۔ راجناتھ سنگھ نے کہا کہ 1993 سے پہلے ووٹر کی شناخت کے لیے ووٹر شناختی کارڈ کا نظام نہیں تھا۔ ان کے مطابق ووٹر شناختی کارڈ لاگو ہونے کے بعد کانگریس اپنے طور پر مرکز میں حکومت بنانے میں ناکام رہی۔ انہوں نے کانگریس پر انتخابی اداروں میں سیاسی مداخلت کا الزام لگانے کیلئے ان مثالوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آج وہی پارٹی الیکشن کمیشن کی آزادی پر سوال اٹھا رہی ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ کانگریس کی موجودہ اپوزیشن اسپیشل انٹینسیو ریویو (SIR) اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف دکھائی دیتی ہے، لیکن اس کے پیچھے ایک وسیع تر سیاسی مقصد ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس آزادانہ طور پر کام کرنے والے آئینی اداروں کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں اپوزیشن کو حکومتی پالیسیوں کی مخالفت کا حق حاصل ہے لیکن کسی کو تشدد کا سہارا لینے کا حق نہیں ہے۔ راجناتھ سنگھ نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کو بھی نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی کو سمجھنا چاہئے کہ جمہوریت کسی کو تشدد کا حق نہیں دیتی۔ وزیر دفاع نے راہول گاندھی کی سیاست کو "خرابی کی سیاست" قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ کانگریس پارٹی مسلسل مسائل کو سیاسی تنازعات میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتی ہے جس سے جمہوری اداروں کے کام کاج پر اثر پڑتا ہے۔ تاہم، کانگریس پارٹی نے مسلسل SIR اور الیکشن کمیشن کی مخالفت کو جمہوری حقوق اور انتخابی عمل میں شفافیت کا معاملہ قرار دیا ہے۔ راج ناتھ سنگھ کے الزامات پر کانگریس پارٹی کا ردعمل اس سیاسی تنازعہ کو مزید واضح کرسکتا ہے۔

لکھنؤ: بی جے پی، بی ایس پی، آر ایل ڈی و دیگر پارٹیوں کے لیڈران اکھلیش یادو کی موجودگی میں سماجوادی پارٹی میں شامل ہوئے۔

سماج وادی پارٹی کیلئے یہ صرف آغاز ہے: اکھلیش

راجپال سینی سمیت کئی لیڈر سپا میں ہوئے شامل، بی جے پی کو دھچکا

لکھنؤ/ شاملی: (پی این ایس) راجدھانی میں سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں قومی صدر اکھلیش یادو کی موجودگی میں مغربی اتر پردیش کے کئی لیڈر سماج وادی پارٹی میں شامل ہوئے۔ ان رہنماؤں میں بھارتیہ جنتا پارٹی، راشٹریہ لوک دل، آزاد سماج پارٹی، اور بی ایس پی کے رہنما شامل تھے۔ مغربی اتر پردیش کے مختلف علاقوں بشمول مظفر نگر اور شاملی کے لیڈروں کا پارٹی میں خیر مقدم کیا گیا۔ ایس پی ایم پی ہریندر ملک اور کئی دوسرے لیڈران موجود تھے۔ ممبر شپ پروگرام کے بعد اکھلیش یادو نے پریس کانفرنس کی اور ریاستی حکومت اور الیکشن کمیشن پر کئی سنگین الزامات لگائے۔ سماج وادی پارٹی میں شامل ہونے والوں میں بی جے پی کی ریاستی ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن اور شاملی کے رہائشی ہر بیر ملک، آزاد سماج پارٹی چھوڑنے والے پون سینی، نشاد پارٹی سے شیبند راجاریہ، اور راشٹریہ لوک دل سے سنجیو پردھان، راجندر ملک، وجیندر ملک، شبھم ملک، اور راجندر سنگھ شامل ہیں۔ سیوان سینی بھی سماج وادی پارٹی میں شامل ہو گئے۔ تقریب کے دوران، راجپال سینی نے اکھلیش یادو اور اسٹیج پر موجود لوگوں کو سرخ پگڑی کے ساتھ احترام کے نشان کے طور پر پیش کیا۔ ایس پی ایم پی ہریندر ملک نے کہا کہ پی ڈی اے برادری کے نوجوان نوکریوں کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں اور کسان پریشان ہیں۔ ایسے میں لوگ اکھلیش یادو کی طرف امید سے دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کا عزم 2027 کے اسمبلی انتخابات میں مغربی اتر پردیش میں زیادہ سے زیادہ سیٹیں جیتنا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر سماج وادی پارٹی حکومت بناتی ہے تو گنے کے کسانوں کو 24 گھنٹے کے اندر ادائیگی کر دی جائے گی۔ قومی صدر اکھلیش یادو نے پارٹی میں شامل ہونے والے تمام لیڈروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے لیے یہ صرف شروعات ہے، اور مستقبل میں اور بھی بہت سے لیڈر شامل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا، جتنا زیادہ ہم آپس میں محبت اور ہمدردی کو فروغ دیں گے، اتنا ہی پیار کا رشتہ بڑھے گا اور PDA خاندان اتنا ہی مضبوط ہوگا۔ اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ کئی دیگر پارٹیاں بھی سماج وادی پارٹی میں شامل ہونے کے لیے بات چیت کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار وہ اپنا حساب کر لیں تو ان پر غور کیا جائے گا۔ پریس کانفرنس میں اکھلیش یادو نے ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کو لے کر الیکشن کمیشن سے سوال کیا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی نے ووٹر لسٹ میں ڈپلیکیٹ ناموں کی نشاندہی کرنے کے لیے تندہی سے کام کیا ہے۔ اکھلیش یادو کے مطابق، معلومات سامنے آئی ہیں کہ وکاس یادو کے نام پر ان کے گاؤں میں چار مقامات پر، دوسرے گاؤں میں چار مقامات پر اور دیگر مقامات پر بھی ووٹ درج کیے گئے ہیں۔ انہوں نے چیف الیکٹورل آفیسر کی جانب سے اس معاملے کو معمولی غلطی قرار دیتے ہوئے برخاست کرنے پر بھی اعتراض کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب الیکشن کمیشن کے کام کاج پر سوالات اٹھائے جاتے ہیں تو بی جے پی لیڈر جانچ سے بچ جاتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ووٹر لسٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں میں بعض کمپنیوں کے کردار پر سوال اٹھایا جا رہا ہے، حالانکہ انہوں نے اس حوالے سے کوئی عوامی ثبوت پیش نہیں کیا۔ اکھلیش یادو نے ریاست کی امن و امان کی صورتحال پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ عوام بدعنوانی، انکاؤنٹر اور بلڈوزر آپریشن کے نام پر مبینہ مظالم سے پریشان ہیں۔ انہوں نے پریاگ راج میں ایک وکیل کے قتل اور لکھنؤ کے ایک پولیس اسٹیشن کے قریب قتل کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت سے جواب کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے شاملی اور مظفر نگر میں مظالم کے واقعات کا بھی الزام لگایا اور کہا کہ قصورواروں کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

زمین تنازعہ میں قاتلانہ حملہ اور غنڈہ ٹیکس وصولنے والے دو ملزم گرفتار

بریلی: (پی این ایس) ریاست کے بریلی ضلع کے بھوجی پورہ تھانے کی پولیس نے زمین کے تنازعہ، جان لیوا حملے اور 10 لاکھ روپے کے غنڈہ ٹیکس مانگنے والے دو بدنام زمانہ مجرموں کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ 15 اکتوبر 2026 کو متاثرہ عمران خان ولد محبوب خان (ساکن روہلی ٹولہ، بارہ دری تھانہ، بریلی) کی شکایت پر درج کیے گئے ایک مقدمے کے بعد، پولیس ٹیم مسلسل ملزم کی تلاش کر رہی تھی۔ ایک مخبر کی اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے، پولیس ٹیم نے 16 اکتوبر 2026 کی صبح تقریباً 3:50 بجے بھوڈا انڈر پاس کے قریب ایک بند چائے کے اسٹال سے دونوں ملزمان کو گرفتار کیا۔ پولیس کو دی گئی شکایت میں متاثرہ عمران خان نے بتایا کہ ملزم نے اس کی زمین پر تعمیراتی کام کو زبردستی روکا، 10 لاکھ روپے پھروتی کا مطالبہ کیا اور مزاحمت کرنے پر اسے قتل کرنے کے ارادے سے لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے حملہ کیا۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے، پولیس نے مقدمہ نمبر 842/2026، نو نامزد اور نامعلوم افراد کے خلاف سیکشن 3(5)، 191(2)، 191(3)، 109(1)، 115(2)، 308(4)، 324(4)، 351(3) اور آئی پی ڈی (3) کے تحت درج کیا ہے۔ پولیس کے ذریعہ گرفتار کیے گئے ملزمان کی شناخت اشتیاق عرف پراڈا (ولد منور خان) اور نسیم رضا (ولد احمد رضا) کے طور پر کی گئی ہے، دونوں گاؤں سید پور چنی لال، تھانہ بھوجی پورہ، ضلع بریلی کے رہنے والے ہیں۔ سخت پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے متاثرہ عمران خان کے ساتھ دیرینہ زمینی تنازعہ کا اعتراف کیا اور اسی دشمنی کی بنا پر اس پر حملہ کیا۔ ملزم کی نشاندہی پر پولیس نے جرم میں استعمال ہونے والی دو لاٹھیاں بھی برآمد کر لیں۔ گرفتار ملزم اشتیاق عرف پراڈا کی مجرمانہ تاریخ بھی طویل ہے۔ اس کے خلاف بھوجی پورہ پولیس اسٹیشن میں حملہ اور دھمکانے کے کئی مقدمات (ایف آئی آر نمبر 251/22، 417/22، اور 444/26) پہلے ہی درج ہیں۔ اس کامیاب گرفتاری کو انجام دینے والی پولیس ٹیم میں سب انسپکٹر پون کمار، سب انسپکٹر رنجیت سنگھ، سب انسپکٹر اجے سنگھ، ہیڈ کانسٹیبل محمد ادریش، ہیڈ کانسٹیبل سندیپ، اور ریکروٹ کانسٹیبل راکیش شامل تھے۔ پولیس نے قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد دونوں ملزمان کو عدالت میں پیش کیا۔

سائبر کرائم سے نمٹنے میں کارگر ثابت ہوگی نئی عمارت: ڈی جی

گورکھپور: (پی این ایس) سائبر کرائم پر قابو پانے اور متاثرین کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے گورکھپور پولیس نے ایک نئی انتظامی بلڈنگ حاصل کی ہے۔ چرگاواں میں 4.88 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی اس عمارت کا جمعہ کو اے ڈی جی رام کمار نے افتتاح کیا۔ اے ڈی جی نے نئی عمارت کا معائنہ کیا اور وہاں دستیاب تمام سہولیات کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر ڈی آئی جی رینج ایس چناپا، ایس ایس پی ڈاکٹر کستوبھ، ایس پی نارتھ راجیش گناوت، ایس پی کرائم ایودھیا پرساد سنگھ، ایس پی سٹی نمیش پاٹل، سی او کینٹ ارون کمار، ایس سی او گورکھ ناتھ روی سنگھ، انسپکٹر انچل پانڈے اور دیگر پولیس افسران موجود تھے۔ افتتاح کے بعد اے ڈی جی نے کہا کہ چارگاوان میں نئی بلڈنگ سائبر کرائمز سے نمٹنے کے لیے اہم ثابت ہوگی۔ اب تک پولیس لائن میں سائبر تھانے کی مستقل عمارت نہیں تھی۔ محدود جگہ اور وسائل کی وجہ سے پولیس افسران کو اپنے کام میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ نئی انتظامی عمارت میں منتقل ہونے سے سائبر کرائم کی شکایات کی سماعت، ان کی تحقیقات اور متعلقہ مقدمات پر عمل درآمد میں آسانی ہوگی۔ بدھ کو نئی عمارت میں کام کا آغاز ہوا۔ شکایات سننے کے ساتھ ساتھ مقدمات کی بھی چھان بین کی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے 19 اپریل 2025 کو چارگوان میں نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ تعمیر مکمل ہونے کے بعد، وزیر اعلیٰ نے 14 جون 2026 کو اس کا افتتاح کیا۔ اے ڈی جی زون رام کمار نے رسمی پوجا اور افتتاحی تقاریب انجام دیں۔ سائبر پولیس اسٹیشن میں اس وقت چار انسپکٹرز، سات سب انسپکٹرز اور خواتین پولیس اہلکاروں سمیت 14 کانسٹیبل ہیں۔ یہ ٹیم سائبر کرائم کی شکایات کی چھان بین کرتی ہے، شواہد اکٹھا کرتی ہے۔

ایلن مسک کے کہنے پر خراب کیا جا رہا ہے ملک کا ماحول: برج بھوشن

اناؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے سینئر بی جے پی لیڈر اور سابق ایم پی برج بھوشن شرن سنگھ نے ملک بھر میں چل رہے مختلف احتجاج اور تحریکوں کو لے کر ایک بڑا اور چونکا دینے والا بیان دیا ہے۔ اناؤ میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے براہ راست الزام لگایا کہ ملک میں یہ سارا ماحول امریکی تاجر ایلون مسک کے کہنے پر بنایا جا رہا ہے اور ہندوستان کے خلاف ایک بڑی بین الاقوامی سازش رچی جا رہی ہے۔ بی جے پی لیڈر نے کہا کہ ہمارے ملک کا موازنہ پاکستان اور بنگلہ دیش جیسے ممالک سے کیا جا رہا ہے اور یہ ملک کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ سپریم کورٹ کو دھمکانے کے مقصد سے مارچ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ انہوں نے طنز کیا کہ غیر ملکی طاقتیں جو صرف اپنی شرائط پر ہندوستان میں کاروبار کرنا چاہتی ہیں بالواسطہ طور پر ایسی تحریکوں کو ہوا دے رہی ہیں۔ دوسری طرف وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بھی دہلی کے احتجاج کو لے کر کانگریس اور اس کی اتحادی جماعتوں پر سخت حملہ کیا ہے۔ لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن کا بنیادی مقصد ملک میں انتشار پھیلانا اور حکومت کا تختہ الٹنا ہے، جیسا کہ بنگلہ دیش کے واقعات ہیں۔ راجناتھ سنگھ نے کہا کہ نوجوانوں کو تعمیری کاموں اور قوم سازی کے لیے استعمال کرنے کے بجائے کچھ سیاسی جماعتیں اپنے سیاسی مفادات کو آگے بڑھانے اور تنازعات پیدا کرنے کے لیے انہیں پیادوں کے طور پر استعمال کر رہی ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ جمہوریت میں احتجاج کا حق سب کو ہے لیکن آج چیف جسٹس کے ترنگا مارچ کے خلاف احتجاج کا حق کسی کو نہیں ہے۔

مسکان سزائے موت کے خلاف کرے گی ہائی کورٹ میں اپیل، طلب کی قانونی مدد

میرٹھ: (پی این ایس) میرٹھ کے بدنام زمانہ بلیو ڈرم کیس (سوربھ قتل کیس) کی اہم ملزمہ مسکان، جسے عدالت نے موت کی سزا سنائی ہے، نے ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کی تیاری شروع کر دی ہے۔ بدھ کو عدالت کی جانب سے سزا سنائے جانے کے بعد، مسکان نے اپنی 11 ماہ کی بیٹی رادھا کو پکڑ کر روتے ہوئے پوری رات جیل میں گزاری۔ جمعرات کی صبح اٹھنے اور ناشتہ کرنے کے بعد مسکان نے جیل کے سینئر سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ویریش راج شرما سے ملاقات کی اور ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کا طریقہ دریافت کیا۔ اس نے پورے قانونی عمل کے بارے میں معلومات طلب کیں اور قانونی مدد کی درخواست کی۔ قواعد کے مطابق سزا کے خلاف ایک ماہ کے اندر اپیل لازمی ہے۔ جیل انتظامیہ جمعہ کو عدالت کو خط بھیجے گی جس میں سزا کے حکم کی مصدقہ نقل کی درخواست کی جائے گی۔ اس سنسنی خیز انکشاف کے بعد مسکان کے اہل خانہ نے خود کو اس سے مکمل طور پر دور کر لیا ہے اور واضح طور پر کہا ہے کہ مسکان کو اس کے گھناؤنے جرم کی مناسب سزا مل چکی ہے۔ دوسری جانب مقتول سوربھ کے اہل خانہ نے سخت موقف اپناتے ہوئے کہا ہے کہ وہ مجرموں کو نہیں بخشیں گے اور انصاف کے لیے سپریم کورٹ تک ان کا پیچھا کریں گے۔ عدالت نے ساحل اور مسکان کے جرم کو نایاب ترین جرائم میں شمار کرتے ہوئے سزائے موت کو مکمل طور پر درست قرار دیا۔ عدالت نے تسلیم کیا کہ مسکان نے اپنے شوہر سوربھ کی محبت اور اعتماد کو بے دردی سے کچل دیا۔ سوربھ راجپوت کو سفاکانہ موت کا نشانہ بنایا گیا جو خاندانی رشتوں کی بدصورتی کو ظاہر کرتا ہے۔

لکھنؤ: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مرحوم پرنسپل ڈاکٹر مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کے مکارم نگر واقع رہائش پر جا کر مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔

جمہوریت میں اقتدار کا راستہ مینڈیٹ سے نکلتا ہے، انارکی سے نہیں: یوگی

لکھنؤ: (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمہوریت، مینڈیٹ اور سیاسی عدم استحکام کو لے کر سوشل میڈیا پوسٹ میں اپوزیشن کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری نظام میں اقتدار کا راستہ عوام کے مینڈیٹ سے ہوتا ہے، انارکی سے نہیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنی پوسٹ میں بنگلہ دیش کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں حکومت کی تبدیلی کا خواب دیکھنے والی کچھ طاقتیں نوجوانوں کو انارکی کے اوزار سونپنے کے بجائے قوم کی تعمیر کی مشعل کو سونپنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے ایسی کوششوں کو ملک کے جمہوری ڈھانچے کے لیے نامناسب قرار دیا۔ وزیر اعلیٰ نے لکھا کہ انتخابی اصلاحات، انصاف اور جمہوریت کا نعرہ لگا کر ملک میں عدم استحکام کے بیج بونے والوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہندوستان کی جمہوریت ایک بہت بڑا برگد کا درخت ہے، جو عوامی اعتماد کی جڑوں پر مضبوطی سے کھڑا ہے۔ کوئی بھی سازش اس جمہوری نظام کو آسانی سے متزلزل نہیں کر سکتی۔ انہوں نے نوجوانوں کے کردار پر بھی زور دیتے ہوئے کہا کہ ملک کی نوجوان طاقت کا مقصد ہندوستان کے مستقبل کو تشکیل دینا ہے نہ کہ کسی کی طاقت کی بھوک کو مٹانا۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے مزید کہا کہ عوام نے سیاست کے ان "سرابوں" کو پہچان لیا ہے اور انہیں اقتدار سے دور رکھا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کچھ لوگ اب ملک کو افراتفری میں ڈال کر اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ ملک ایسی سیاسی سازشوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گا۔ قابل ذکر ہے کہ یوگی آدتیہ ناتھ کا یہ تبصرہ ایسے وقت میں آیا ہے جب ہندوستان میں جمہوریت، انتخابی اصلاحات، نوجوانوں کے سیاسی کردار اور اپوزیشن کی حکمت عملی کو لے کر سیاسی بحث جاری ہے۔

آکسیجن سلنڈروں سے لدی پک اپ ڈیوائیڈر سے ٹکرائی

ڈرائیور اور کنڈکٹر کی موت، مسافر زخمی

لکھنؤ: اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں جمعہ کی شام ایک خوفناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ نگوہاں علاقہ میں شیخ پورہ ٹول پلازہ کے قریب آکسیجن سلنڈروں سے لدی ایک پک اپ ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں ڈرائیور اور کنڈکٹر ہلاک ہو گئے جبکہ پک اپ میں سوار تیسرا مسافر زخمی ہو گیا جسے ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ پک اپ کے اگلے حصے کو شدید نقصان پہنچا۔ ڈرائیور اور دو دیگر افراد کیبن میں پھنس گئے۔ حادثے کے بعد آکسیجن سلنڈر سڑک پر بکھر گئے جس سے ٹریفک میں خلل پڑا۔ شیخ پورہ ٹول پلازہ کے قریب حادثہ، دو افراد کیبن میں پھنس گئے: پولیس کے مطابق نگوہاں پولیس کو جمعہ کی شام ساڑھے چار بجے کے قریب حادثے کی اطلاع ملی۔ بتایا گیا ہے کہ شیخ پورہ ٹول پلازہ کے قریب آکسیجن سلنڈروں سے لدا پک اپ ٹرک ڈیوائیڈر سے ٹکرا گیا۔ اطلاع ملتے ہی نگوہاں تھانہ صدر پولیس ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ ٹکر سے پک اپ کا اگلا حصہ تباہ ہو گیا۔ اس سے ڈرائیور اور کیبن میں موجود ایک اور شخص پھنس گیا۔ پولیس نے مقامی لوگوں کی مدد سے انہیں بچا لیا۔ اس کے بعد زخمیوں کو موہن لال گنج کمیونٹی ہیلتھ سینٹر (CHC) لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے دوران علاج ڈرائیور اور کنڈیکٹر کو مردہ قرار دے دیا۔ حادثے میں زخمی ہونے والا تیسرا شخص زیر علاج ہے۔ آکسیجن سلنڈر سڑک پر بکھرے، پولیس نے ٹریفک بحال کرایا: حادثے کے دوران پک اپ میں رکھا آکسیجن سلنڈر سڑک پر بکھر گیا جس سے جائے وقوعہ پر افراتفری مچ گئی۔ پولیس اور مقامی لوگوں نے مل کر سلنڈروں کو سڑک سے ہٹا کر محفوظ جگہ پر محفوظ کیا۔ جس کے بعد رکاوٹ ہٹا کر ٹریفک بحال کر دی گئی۔ پولیس کے مطابق حادثے میں جاں بحق اور زخمی ہونے والوں کی شناخت کے لیے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پولیس فی الحال معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

ایکو وین درخت سے ٹکرائی، ایک ہی کنبہ کے 5 افراد کی موت، 3 زخمی

بلند شہر: اتر پردیش کے بلند شہر میں ایک المناک سڑک حادثے میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں تین مرد، ایک خاتون اور ایک معصوم بچہ شامل ہے۔ حادثے میں تین دیگر زخمی ہو گئے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مرنے والوں میں کئی ایک ہی کنبہ کے افراد ہیں۔ ایکو وین کاس گنج ضلع کے سدھ پورہ سے بیلون جا رہی تھی۔ نارورا تھانہ علاقے کے رتن پور گاؤں کے قریب جب وین کنٹرول کھو بیٹھی تو سڑک کنارے درخت سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ پانچ افراد کی موقع پر موت: اطلاعات کے مطابق ایکو وین میں ایک ہی کنبہ کے آٹھ افراد سفر کر رہے تھے۔ وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے۔ راستے میں رتن پور گاؤں کے قریب گاڑی اچانک کنٹرول کھو بیٹھی اور سڑک کنارے درخت سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ پانچ افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ حادثے سے افراتفری مچ گئی۔ حادثے میں تین دیگر زخمی ہو گئے۔ پولیس اور ریسکیو ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچی، زخمیوں کو ہائر سینٹر بھیجا: حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور امدادی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹروں نے ان کی حالت تشویشناک ہونے کے باعث انہیں بہتر علاج کے لیے اعلیٰ مرکز ریفر کر دیا۔ پولیس نے متوفی کی نعش قبضہ میں لے کر مزید قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ حادثے کی وجہ کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ فی الحال، زخمیوں کا علاج جاری ہے، اور پولیس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

احتجاج کی کوریج کیلئے پریس کونسل کی سخت ہدایات جاری

پولیس کی حساس سرگرمیوں کی براہ راست نشریات سے بچنے اور صحافیوں کو غیر جانبدار رہنے کا دیا مشورہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): حالیہ احتجاجی مظاہروں کے دوران ایک دوسرے کے رویے پر صحافیوں اور پولیس کے درمیان الزامات اور جوابی الزامات کے پیش نظر پریس کونسل آف انڈیا (پی سی آئی) نے احتجاج اور دھرنوں کی رپورٹنگ کے سلسلے میں صحافیوں کیلئے رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔کونسل نے کہا ہے کہ صحافی، مظاہروں کے دوران پولیس کی ایسی تعیناتی، حساس سرگرمیوں اور محفوظ نکلنے کے راستوں کی معلومات کا براہ راست نشریات یا اشاعت نہ کریں، جس سے سلامتی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے ۔اس کے علاوہ صحافیوں کو غیر جانبدار رہنے، پولیس کے قانونی احکامات کی تعمیل کرنے اور اپنی حفاظت کا خیال رکھنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔کونسل کی بدھ کے روز ہونے والی میٹنگ میں ان رہنما خطوط کو منظور کیا گیا۔ ان کا مقصد احتجاجی مظاہروں کی محفوظ، درست اور ذمہ دارانہ رپورٹنگ کو یقینی بنانا ہے۔رہنما خطوط کے مطابق صحافیوں کو اپنے میڈیا ادارے کا ویلڈ شناختی کارڈ یا پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی) یا انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز ڈائریکٹوریٹ کا شناختی کارڈ رکھنا چاہئے ۔ رپورٹنگ کے دوران شناختی کارڈ واضح طور پر دکھائی دینا چاہئے۔صحافیوں کو احتجاج میں شامل ہونے ، کسی فریق کی حمایت کرنے ، اکسانے یا مظاہرین اور پولیس کے کام میں رکاوٹ ڈالنے سے گریز کرنا چاہئے۔کونسل نے صحافیوں کو پولیس اور مظاہرین کے درمیان کشیدگی بڑھنے پر محفوظ فاصلہ بنائے رکھنے کا مشورہ دیا ہے۔بھیڑ میں احتیاط سے چلنے، اردگرد کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے اور کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نکلنے کے راستوں کی پہلے سے شناخت کرنے کو کہا گیا ہے۔آنسو گیس یا دھوئیں کی صورت میں محفوظ راستوں سے متاثرہ علاقے سے باہر نکلنے کا مشورہ بھی دیا گیا ہے۔صحافیوں کو فرسٹ ایڈ کا سامان، ضروری دوائیں، پینے کا پانی، ہلکا کھانا، ٹارچ اور آنکھوں کی حفاظت کے لیے چشمہ ساتھ رکھنے کو کہا گیا ہے۔خطرے کے تخمینے کے مطابق سر اور جسم کی حفاظت کے وسائل بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔البتہ حفاظتی آلات کے بھروسے غیر ضروری خطرہ مول لینے سے بچنے کی وارننگ دی گئی ہے۔آنسو گیس کے گولے، تیز روشنی والے آلات یا دھوئیں کے بم کو چھونے ،اٹھانے یا ہٹانے کی کوشش نہ کرنے کو بھی کہا گیا ہے ۔کونسل نے میڈیا اداروں کو رپورٹنگ کے دوران صحافیوں سے مسلسل رابطہ بنائے رکھنے کا مشورہ دیا ہے۔آزادانہ طور پر کام کرنے والے صحافیوں کو بھی اپنے کسی قابل اعتماد ایڈیٹر یا فرد کو اپنی جگہ، کام کے منصوبے اور واپس لوٹنے کے ممکنہ وقت کی جانکاری دینی چاہئے ۔ پہلے سے طے شدہ احتجاج کیلئے میڈیا اداروں کو متعلقہ پولیس حکام کیساتھ تال میل بٹھانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔رپورٹنگ کے معیار پر زور دیتے ہوئے کونسل نے کہا ہے کہ صحافی حقائق، الزامات، خیالات اور غیر مصدقہ دعووں کے درمیان واضح فرق رکھیں۔ جہاں ممکن ہو، معلومات کی کئی ذرائع سے تصدیق کریں۔

مظاہرین، منتظمین، پولیس اور سرکاری حکام کے بیانات کی یکساں جانچ کی جانی چاہئے ۔نابالغوں، کمزور حالت میں موجود افراد، زخمیوں اور بحران میں پھنسے عام شہریوں کی شناخت یا تصاویر شائع کرتے وقت ان کی پرائیویسی اور سلامتی کا خیال رکھنے کو بھی کہا گیا ہے۔کونسل نے واضح کیا ہے کہ پولیس کی سرگرمیوں کی رپورٹنگ پر مکمل پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔ پابندی صرف ایسی لائیو نشریات یا اشاعت سے بچنے کے لیے ہے، جس سے سکیورٹی یا پولیس کی کارروائی متاثر ہوسکتی ہے ۔ رہنما خطوط میں صحافیوں کو خصوصی تصاویر لینے یا براہ راست نشریات کا دباؤ ہونے پر بھی سلامتی کو ترجیح دینے اور صحافت کے اصولوں کے مطابق غیر جانبدار اور درست رپورٹنگ کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔کونسل نے ان رہنما خطوط کو چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے ۔ ان میں شناخت اور پیشہ ورانہ رویہ، بھیڑ میں محفوظ پوزیشن، اردگرد کے خطرے کی شناخت اور باہر نکلنے کا منصوبہ، حفاظتی آلات اور ابتدائی طبی امداد، تال میل اور رابطہ، نیز اخلاقی اور ذمہ دارانہ رپورٹنگ شامل ہیں۔

مہاراشٹر کے نئے مذہبی تبدیلی قانون کو سپریم کورٹ میں چیلنج

اے پی سی آر کا عدالت سے آئینی جانچ کا مطالبہ، مذہبی آزادی اور مساوات کے بنیادی حقوق سے متعلق اٹھائے سنگین سوالات

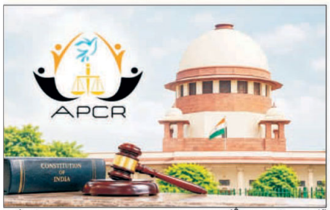

نئی دہلی، (صحافت بیورو):ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) نے مہاراشٹر کے نئے مذہبی تبدیلی قانون، مہاراشٹر فریڈم آف ریلیجن ایکٹ، 2026 کی آئینی حیثیت اور قانونی جواز کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ آف انڈیا میں مفادِ عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) داخل کی ہے۔تنظیم نے قانون کی بعض دفعات پر سخت اعتراض کرتے ہوئے ان کی آئینی جانچ اور بنیادی حقوق کے تناظر میں عدالتی جائزے کا مطالبہ کیا ہے۔اے پی سی آر کی جانب سے جاری پریس ریلیز کے مطابق، ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس بنام ریاستِ مہاراشٹر کے عنوان سے یہ عرضی 14 اکتوبر کو اے پی سی آر مہاراشٹر کے سکریٹری شاکر شیخ کے توسط سے دائر کی گئی، جسے ڈائری نمبر 64972/2026 الاٹ کیا گیا ہے۔مہاراشٹر فریڈم آف ریلیجن ایکٹ، 2026 کو صدارتی منظوری کے بعد 30 جولائی 2026 کو مہاراشٹر حکومت کے گزٹ میں شائع کیا گیا تھا۔اس قانون میں مذہبی تبدیلی کو منضبط کرنے، اس کے لیے مختلف طریقہ کار اور شرائط مقرر کرنے کے ساتھ خلاف ورزی کی صورت میں تعزیری کارروائی کی دفعات بھی شامل ہیں۔اے پی سی آر کا کہنا ہے کہ قانون کی بعض دفعات آئین میں دی گئی آزادیٔ ضمیر، مذہب اختیار کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کی آزادی، شخصی آزادی، حقِ رازداری، قانون کے سامنے مساوات اور قوانین کے یکساں تحفظ جیسے بنیادی حقوق کے حوالے سے اہم آئینی سوالات پیدا کرتی ہیں۔تنظیم نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی ہے کہ ان دفعات کے ذریعے کسی فرد کی ذاتی خودمختاری اور اپنی آزاد مرضی سے مذہب تبدیل کرنے کے حق پر ریاستی مداخلت اور پابندیوں کی آئینی حدود کہاں تک ہیں۔

اے پی سی آر کے مطابق، مذہب اور ضمیر سے متعلق انفرادی آزادی بنیادی حقوق کا اہم حصہ ہے، اس لیے ایسے قانون کا عدالتی جائزہ ضروری ہے جس کی دفعات شہریوں کے بنیادی حقوق اور معاشرے کے ایک وسیع طبقے کو متاثر کرسکتی ہیں۔اے پی سی آر نے سپریم کورٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ متنازع دفعات کی آئینی حیثیت کا جائزہ لے اور قانون کے مطابق مناسب اعلانات، ہدایات اور دیگر ضروری ریلیف فراہم کرے۔

اس میں قابلِ سماعت اور قانونی طور پر قابلِ قبول ہونے کی صورت میں متنازع دفعات پر عبوری تحفظ یا حکمِ امتناع جاری کرنے کی درخواست بھی شامل ہے۔اے پی سی آر انسانی حقوق، شہری آزادیوں، آزادیٔ ضمیر، قانون کے سامنے مساوات اور بلاامتیاز قانون کی حکمرانی کے تحفظ کیلئے کام کرنے والی تنظیم ہے۔تنظیم نے کہا ہے کہ اس عرضی کا مقصد چیلنج کیے گئے قانون کو آئین میں ہر شخص کو حاصل ضمانتوں کی کسوٹی پر پرکھوانا اور بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے عدالتی مداخلت حاصل کرنا ہے۔

دہلی پولیس اور مرکزی مسلح فورسیز پر مظاہرین کے استحصال کا الزام

واقعات کی گہرائی سے جانچ اور قصواروں کو سزا دینے اور جوابدہی نچلی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک طے کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو) مارکسی کمیونسٹ پارٹی (سی پی ایم) کے جنرل سکریٹری ایم اے بیبی نے دہلی پولیس اور مرکزی مسلح پولیس فورسز پر طالب علم اور نوجوان مظاہرین کو جسمانی اور ذہنی اذیت دینے کا الزام لگایا ہے۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی قیادت والی وزارت داخلہ کے تحت پولیس اہلکار بے خوف ہوکر یہ کارروائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے ان واقعات کی گہرائی سے جانچ کرنے اور قصواروں کو سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یہ جوابدہی نچلی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک طے کی جانی چاہئے ۔'ایکس' پر مسٹر بیبی نے کہا کہ پولیس ان نوجوان مظاہرین کا جسمانی اور ذہنی استحصال کر رہی ہے، جو جمہوریت کے دفاع کے لیے اپنی جان جوکھم میں ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے 12 اکتوبر کو سی پی ایم کی جانب سے منعقدہ ایک پریس کانفرنس کا حوالہ دیا، جس میں راجدھانی میں مظاہروں کے دوران پولیس بربریت کا شکار ہونے والوں نے اپنی آپ بیتی سنائی تھی۔مسٹر بیبی نے پریس کانفرنس میں موجود مسٹر فیڈل رائس کے معاملے کی طرف خاص توجہ مبذول کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹروں نے ان کے کان کی سرجری کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔انہوں نے اس معاملے کو مظاہرین پر ہونے والی پولیس کارروائی کے سنگین نتائج کی ایک مثال کے طور پر اجاگر کیا۔سی پی ایم کے جنرل سکریٹری نے یہ بھی الزام لگایا کہ پولیس اہلکار تشدد کے واقعات کو ریکارڈ کرنے والے لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں، جن میں موقع پر موجود عام شہری بھی شامل ہیں۔ انہوں نے پولیس کارروائی کی ویڈیو ریکارڈ کرنے کے الزام میں سیکریڈ ہارٹ کیتھیڈرل چرچ کے پادری فادر بیجوز یویئر کو حراست میں لیے جانے کا ذکر کیا اور سکیورٹی فورسز کے رویے کی دستاویز بندی کرنے والے افراد کے ساتھ ہو رہے سلوک پر تشویش کا اظہار کیا۔مسٹر بیبی نے یہ بھی الزام لگایا کہ میڈیا سے بات کر رہے پارٹی کے راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ جان برٹاس کو گھسیٹ کر پولیس بس میں ڈالا گیا اور گاڑی کے اندر ان کے ساتھ مار پیٹ کی گئی۔اس الزام نے دہلی میں مظاہروں کے دوران سیاسی نمائندوں، مظاہرین اور کوریج کرنے والوں کے ساتھ پولیس کے رویے پر اپوزیشن کی تشویش کو مزید بڑھا دیا ہے۔ان واقعات کو محض انفرادی پولیس اہلکاروں کی چھوٹی موٹی کارروائی ماننے سے انکار کرتے ہوئے مسٹر بیبی نے کہا کہ مجموعی حالات کو دیکھتے ہوئے کمانڈ کے ڈھانچے اور ہر سطح کے افسران کی جوابدہی کی جانچ ہونی چاہئے ۔انہوں نے کہا کہ ایک پوری حکم کی زنجیر کام کر رہی ہے، جس کی وجہ سے پولیس اہلکار بے خوف ہو کر یہ من مانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ قانون کی حکمرانی کے تحت معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ ہونی چاہئے ۔ قومی راجدھانی میں قانون کی حکمرانی کے نفاذ پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے پوچھا کہ لیکن کیا آج دہلی میں قانون کی حکمرانی نافذ ہے ؟ان کا یہ بیان دہلی میں مظاہروں سے نمٹنے کے طریقے پر جاری سیاسی تنازع کے درمیان آیا ہے، جس میں اپوزیشن جماعتیں پولیس کے رویے اور مظاہرین کے ساتھ برتاؤ پر سوال اٹھا رہی ہیں۔سی پی ایم نے مسٹر فیڈل رائس کو آئی چوٹوں، فادر بیجوز یویئر کو حراست میں لیے جانے اور ایم پی برٹاس کے ساتھ مار پیٹ کے معاملے کی جانچ کر کے اس میں ملوث تمام افراد کی جوابدہی طے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

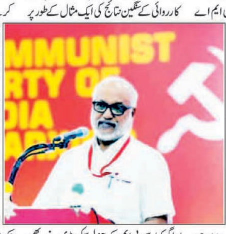

سی ایم شری اسکول میں 1,400 طالبات کو سائیکلیں تقسیم

ہندوستانی ثقافت میں بیٹیوں کو طاقت، علم، رحم دلی اور خوشحالی کی علامت مانا گیا ہے: وزیر اعلیٰ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعہ کے روز شاردیہ نوراتری کے موقع پر شالیمار باغ میں واقع 'سی ایم شری اسکول' میں کنیا پوجا کی اور مختلف سرکاری اسکولوں کی نویں جماعت میں زیر تعلیم تقریباً 1,400 طالبات میں سائیکلیں تقسیم کیں۔اس موقع پر محترمہ گپتا نے کہا کہ کنیا پوجا صرف ایک مذہبی روایت نہیں ہے، بلکہ یہ بیٹیوں کے احترام، مساوات اور ان کی اہمیت کو تسلیم کرنے کا پیغام ہے ۔ انہوں نے طالبات کے روشن مستقبل، خوشحالی اور کامیابی کی دعا بھی کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت میں بیٹیوں کو طاقت، علم، رحم دلی اور خوشحالی کی علامت مانا گیا ہے ۔ کنیا پوجا کا جذبہ تبھی بامعنی ہوگا جب بیٹیوں کو احترام کے ساتھ تعلیم، تحفظ، خود اعتمادی اور آگے بڑھنے کے مساوی مواقع ملیں گے۔انہوں نے مزید کہا کہ بیٹیاں خاندان کا فخر ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرے اور قوم کے مستقبل کا سنگ بنیاد بھی ہیں۔ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے ، خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنے اور انہیں خود کفیل بنانے کیلئے خاندان، اسکول اور معاشرے کو مل کر کوششیں کرنی چاہئیں

وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ دہلی حکومت کی 'ودیا واہنی یوجنا' کے تحت اب تک 28,000 سائیکلیں تقسیم کی جا چکی ہیں۔ حکومت کا ہدف اس اسکیم کے تحت کل 1.50 لاکھ سائیکلیں تقسیم کرنے کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سائیکل ملنے سے طالبات کو اسکول آنے جانے میں سہولت ہوگی اور آمدو رفت سے متعلق مشکلات کم ہوں گی۔ اس سے انہیں اپنی تعلیم باقاعدگی سے جاری رکھنے اور تعلیمی اہداف حاصل کرنے میں حوصلہ افزائی ملے گی۔ نویں جماعت طالبات کے تعلیمی سفر کا ایک اہم مرحلہ ہے، اس لیے اس سطح پر ان کا اعتماد بڑھانا اور تعلیم کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ضروری ہے ۔انہوں نے بیٹیوں کی تعلیم کو ترجیح دینے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ والدین کو اسکول میں ان کی باقاعدہ حاضری کو یقینی بنانا چاہئے ۔ وہیں اساتذہ اور اسکول کے سربراہان کی ذمہ داری صرف تعلیم دینے تک محدود نہیں ہے ، بلکہ طالبات میں خود اعتمادی، قیادت کی صلاحیت اور اچھے اخلاق کو فروغ دینا بھی ہے۔انہوں نے کہا کہ بیٹیوں کو بااختیار بنانا صرف حکومت یا اسکولوں کی ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ خاندان اور معاشرے کے ہر فرد کو اس میں اپنا تعاون دینا چاہئے تاکہ کوئی بھی بیٹی تعلیم سے محروم نہ رہے اور اسے اپنی صلاحیتوں کے مطابق آگے بڑھنے کا موقع مل سکے۔

امریکہ کے لوگ دہلی میں انتشار پھیلا رہے ہیں: شری کانت شرما

نئی دہلی، (صحافت بیورو): ہماچل پردیش کے انچارج، سابق وزیر اور بی جے پی ایم ایل اے شری کانت شرما نے راجدھانی میں جاری سیاسی بحران اور اپوزیشن کے احتجاج کو لے کر کانگریس اور عام آدمی پارٹی (اے اے پی) پر الزام لگایا کہ اپوزیشن غیر ملکی طاقتوں اور جعلی اعداد و شمار کی آڑ میں ملک کی راجدھانی میں انتشار پھیلانے کی سازش کر رہی ہے ۔ اپوزیشن کے مظاہروں کو نشانہ بناتے ہوئے مسٹر شرما نے کہا کہ آج امریکہ سے درآمد کیے گئے کچھ لوگ افراتفری، فسادات اور آتش زنی کی کوشش کرنے کے لیے دہلی آ رہے ہیں۔ ان کا مقصد پولیس کو مشتعل کرنا ہے تاکہ جب پولس انتظامیہ اپنے دفاع میں کارروائی کرے تو وہ 'شکار کا کارڈ' کھیل سکیں۔ الیکٹورل رول پیور یفیکیشن (ایس آئی آر) کے عمل کے بارے میں اپوزیشن کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کا جواب دیتے ہوئے سابق وزیر شری کانت شرما نے کہا کہ 130 ملین ووٹوں کے پیچھے کی حقیقت بالکل مختلف ہے۔ دس کروڑ نام مردہ افراد کے طور پر درج کیے گئے ، شہری جو نقل مکانی کر گئے تھے ، یا دھوکہ دہی والے ڈبل ووٹر تھے، جب کہ تین کروڑ ووٹ دراصل اروند کیجریوال اور راہل گاندھی کے حامیوں کے تھے جو 'لاپتہ' یا 'دراندازی' ہیں، جو قومی سلامتی کے لیے ایک اہم خطرہ ہیں۔

عدل وانصاف کے بغیر معاشرے میں امن قائم نہیں ہوسکتا: مولانا لقمان ربانی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): مسجد طارق الثاقب کے امام وخطیب مولانا لقمان ربانی نے خطبہ جمعہ میں عدل و انصاف کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک مضبوط، پرامن اور خوشحال معاشرے کی بنیاد عدل و انصاف پر قائم ہوتی ہے۔جس معاشرے میں انصاف کو اہمیت دی جاتی ہے، وہاں لوگوں کے حقوق محفوظ رہتے ہیں، ظلم و زیادتی کا خاتمہ ہوتا ہے اور باہمی اعتماد و اخوت کو فروغ ملتا ہے۔مولانا لقمان ربانی نے مزید کہا کہ اسلام نے عدل و انصاف کا ایسا جامع تصور پیش کیا ہے جس میں امیر و غریب، طاقتور و کمزور، حاکم و محکوم سب کے لیے یکساں اصول مقرر کیے گئے ہیں۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ کسی شخص کے ساتھ اس کی دولت، عہدے، خاندان یا ذاتی تعلقات کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہ کیا جائے، بلکہ ہر معاملے میں حق اور سچائی کو مقدم رکھا جائے۔مولانا نے مزید کہا کہ آج ہمارے معاشرے کو جن مسائل کا سامنا ہے، ان میں ناانصافی، حق تلفی، رشوت، اقربا پروری اور کمزوروں کے حقوق کو نظرانداز کرنا بھی شامل ہے۔ جب کسی غریب کو انصاف حاصل کرنے میں دشواری پیش آئے، کسی مزدور کو اس کی محنت کا پورا معاوضہ نہ ملے، کسی یتیم کا حق دبایا جائے یا کسی بے گناہ کے ساتھ زیادتی ہو تو یہ معاشرے کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ ایک صالح معاشرے کی تعمیر اسی وقت ممکن ہے جب ہر فرد دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کو اپنی ذمہ داری سمجھے۔ مولانا لقمان ربانی نے مزید کہا کہ عدل و انصاف کا تقاضا صرف عدالتوں اور حکومتی اداروں تک محدود نہیں، بلکہ گھر، خاندان، کاروبار، تعلیمی اداروں اور روزمرہ زندگی میں بھی اس پر عمل ضروری ہے۔ والدین اپنی اولاد کے درمیان انصاف کریں، تاجر خرید و فروخت میں دیانت داری اختیار کریں، اساتذہ طلبہ کے ساتھ مساوی سلوک کریں اور ذمہ دار افراد اپنے اختیارات کو ذاتی مفادات کے بجائے عوام کی بھلائی کے لیے استعمال کریں۔

انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں تاریخی 'مسالمہ فاطمیہ' کا انعقاد آج

نئی دہلی، (صحافت بیورو): تہذیب و ادب کی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے 'بزم انوارِ سخن، موانہ، میرٹھ' کے زیراہتمام 17 اکتوبر 2026 کو شام 6.30 بجے انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، لودھی روڈ میں ایک عظیم الشان اور تاریخ ساز 'مسالمہ فاطمیہ' کا انعقاد حسب روایت کیا جا رہا ہے ۔ یہ تقریب طرحی مسالمہ کی تاریخ کے سب سے اہم، باوقار اور بڑے معیاری مسالموں میں سے ایک شمار کی جاتی ہے، جو اپنی شاندار ادبی روایت، مہذب ماحول اور بلند معیار کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس باوقار نشست میں نہ صرف تہذیب و شائستگی اور لباس و آداب کا خاص خیال رکھا جاتا ہے بلکہ یہاں آنے والے انتہائی سنجیدہ سامعین اور علم و ادب سے وابستہ شخصیات کی جانب سے مسالمہ کی معنوی و تاریخی اہمیت پر شاندار اور فکر انگیز گفتگو بھی ہوتی ہے ۔ سید انجم زیدی کے مرحوم والدین کے ایصالِ ثواب اور ان کی یاد میں منعقد ہونے والے اس تاریخی مسالمہ کی صدارت مولانا سید عروج الحسن میثم کریں گے جبکہ نظامت کے فرائض پروفیسر ناشر نقوی اور مولانا عابس کاظم جرولی انجام دیں گے ۔ پروگرام میں علامہ فرخ اعجاز حیدر آبادی کلیدی خطبہ دیں گے۔ اس موقع پر قمر احمد (آئی پی ایس)، ڈاکٹر نسیم زیدی (آئی اے ایس) اور سید ناصر علی (آئی آر ایس) بطور مہمانِ خصوصی شرکت کرینگے۔

ہر دور میں سرسید کو یاد کیا جائے گا: پروفیسر شہپر رسول

شعبۂ اردو میں سی سی ایس یونیورسٹی میں "سرسید علمی بصیرت اور ادبی شعور" موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ: سرسید عالم باعمل ہیں جو وقت اور قوم کے نبض شناس تھے۔انہوں نے جو بھی نسخہ لکھا وہ نہایت کارآمد ثابت ہوا۔ سرسید پر قدرت بھی مہربان تھی۔ دوست احباب بھی اچھے ملے اور اولاد بھی اچھی ملی۔ سرسید کے احباب نے ان کے مشن کو آگے بڑھانے کا کام کیا۔ یہ الفاظ تھے معروف محقق و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم کے جو آیوسا اور شعبۂ اردو کے زیر اہتمام منعقد "سرسید علمی بصیرت اور ادبی شعور" موضوع پر اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرسید کو دورِ حاضر میں سمجھنے کے لیے دو پہلو ہیں۔ ایک ان کا جذبۂ اصلاح اور دوسرا ان کا تعلیمی مشن۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز فقیہا نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری اور بین الاقوامی شہرت یافتہ محقق و ناقد ڈاکٹر تقی عابدی نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور پروفیسر شہپر رسول]سابق صدر شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ[نے شرکت کی۔ مہمانانِ اعزازی کے بطور پروفیسر محمد طاہر]صدر شعبۂ اردو، شبلی نیشنل پی جی کالج، اعظم گڑھ[، ڈاکٹر عبد الحفیظ]اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو سدھارتھ یونیورسٹی، کپل وستو، سدھارتھ نگر[اور معروف صحافی و دانشور عاطف حنیف نے آن لائن شرکت فرمائی۔ اس دوران ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین بھی پروگرام سے جڑی رہیں۔ مقالہ نگار کے بطور سیدہ مریم الٰہی اور شاکر مطلوب]ریسرچ اسکالر، شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی[نے شرکت فرمائی۔ نظامت کے فرائض شعبے کی استاد ڈاکٹر شاداب علیم نے انجام دیے۔

اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ ہمیں سرسید کے تعلیمی مشن کو آگے بڑھانا ہوگا۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ تعلیمی ادارے قائم کرنا ہوں گے اور دیگر زبانوں میں جو سرسید پر کام ہوئے ہیں ان پر بھی تحقیق کرنی ہوگی۔

ڈاکٹر عبدالحفیظ نے کہا کہ یہ موضوع بہت اہم ہے۔ کم وقت میں اس کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ کسی بھی قوم کی ترقی کے لیے سب سے زیادہ اہم ہے سیاسی طاقت، تعلیم یا فکری بیداری۔ سرسید نے اپنی قوم کو ماضی کی عظمت یاد نہیں دلائی بلکہ اسے مستقبل کا راستہ بھی دکھایا۔

معروف صحافی و دانشور عاطف حنیف نے کہا کہ علی گڑھ تحریک کے دو بنیادی پہلو ہیں۔ ایک تعلیم کا فروغ۔ دوسرے سماجی کام۔ مذہبی بیداری پر بھی سرسید نے کام کیا۔ سرسید کے کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تعلیم نسواں پر کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ ان کے بعد ان سے متاثرین نے شیخ عبداللہ جیسے افراد نے خواتین کے لیے بہت کام کیا۔ سرسید کو محض علی گڑھ تحریک سے جوڑ کر نہیں دیکھا جاسکتا۔ ان کی شخصیت بہت بلند تھی۔

پروفیسر محمد طاہر نے کہا کہ سرسید احمد خاں کے بہت سے پہلو ہیں۔ ہمیں پھر سے سرسید کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ان کے مشن کو سمجھیں اور اس کو آگے بڑھانے کا کام کریں۔ بستیوں میں جا جا کر سرسید کا تعارف کرایا گیا۔ آج شبلی کالج خود اسی کا نتیجہ ہے۔

پروفیسر شہپر رسول نے کہا کہ ہر دور میں سرسید کو یاد کیا جاتا رہے گا کیونکہ سرسید کے علمی، نظری، فکری اور اخلاقی فکر کا جواز ہمیشہ رہے گا۔۔ یہ حقیقت ہے کہ بغیر تعلیم کے کوئی بھی قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ سرسید کے پیغام کو ہم گھر گھر تک پہنچائیں۔

ڈاکٹر تقی عابدی نے کہا کہ جب سرسید سے پوچھا گیا کہ خواتین کی تعلیم کے بارے میں کیا رائے ہے تو سرسید نے جواب دیا کہ پہلے مرد تو پڑھ لیں۔ غالب سرسید سے مستفید نہیں ہوئے بلکہ سر سید کو سید بنانے کا کام غالب نے کیا۔ اس کے لیے آپ "آئین اکبری" مثنوی پڑھیں۔ لیکن آج کا ہمارا بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا ہم سرسید کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اس موقع پر "سرسید کی ادبی خدمات" اور "سماجی بیداری میں رسالہ تہذیب الاخلاق کا حصہ اور عصری تقاضے" پر شعبۂ اردو کے ریسرچ اسکالر سیدہ مریم الٰہی اور شاکر مطلوب نے اپنے تحقیقی مقالے پیش کیے۔

وائس چانسلر اور رجسٹرار کی جامعہ کے تمام شعبہ جات اور مراکز کے سبجیکٹ ایسوسی ایشن کے منتخب عہدیداروں سے ملاقات

اٹھائے گئے خدشات کے حل کو قلیل مدتی اور طویل مدتی زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور ان پر اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا: پروفیسر مظہر آصف

نئی دہلی، (صحافت): جمہوری اور شراکتی طرزِ حکمران کو یقینی بنانے کی جانب ایک اہم اور پیشگی اقدام کے طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مظہر آصف اور رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات اور مراکز کے 'سبجیکٹ ایسوسی ایشنز' کے منتخب عہدیداران یعنی نائب صدر، جنرل سکریٹری اور جوائنٹ سکریٹری کے ساتھ طویل اور تفصیلی مکالمہ کیا۔ جاری ریلیز کے مطابق 'سبجیکٹ ایسوسی ایشن' جو ہر شعبے اور مرکز کا ایک لازمی اور اہم جزو ہے، ہر سال تشکیل دی جاتی ہے ۔ اسکے عہدیداران کا انتخاب جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طے شدہ ضوابط اور طریقہ کار کے مطابق عمل میں لایا جاتا ہے ۔ یوں، یہ سبجیکٹ ایسوسی ایشنز ایک انتہائی جمہوری نظام کی بنیاد رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ایسوسی ایشنز کا یہ نظام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مختلف کورسز میں زیر تعلیم ہر طالب علم کو نمائندگی حاصل ہو، جس کا ذرائع وہ انتخابات ہیں جو ہر سال متعلقہ شعبہ جات اور مراکز کی جانب سے منعقد کیے جاتے ہیں۔ 6 گھنٹے سے زائد دورانیے پر مشتمل اس اجلاس کا مقصد طلبہ کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا تھا جہاں وہ بلا جھجھک اپنے خدشات کا اظہار کرسکیں، تخلیقی حل تجویز کرسکیں، تعمیری خیالات کا تبادلہ کرسکیں اور یونیورسٹی کی ترقی کیلئے باہمی تعاون پر مبنی لائحہ عمل تیار کرسکیں۔ اجلاس کی نظامت ڈین، اسٹوڈنٹس ویلفیئر (طلبہ بہبود) پروفیسر نیلوفر افضل نے کی۔ انھوں نے عہدیداران کا خیر مقدم کیا اور انھیں اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی اور کہا کہ وہ اسے یونیورسٹی کی قیادت کیساتھ براہِ راست بات چیت کرنے کے ایک موقع کے طور پر دیکھیں۔ پروفیسر رضوی نے 'تعلیمی میلہ' کے دوران منعقدہ علمی اور ادبی سرگرمیوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے 'سبجیکٹ ایسوسی ایشن' کی افادیت کو بھی اجاگر کیا جو ایک منتخب باڈی کے طور پر طلبہ کے مفادات اور مسائل کو حکام تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ پروفیسر مظہر آصف نے مختلف شعبہ جات اور مراکز کے تمام نمائندوں کیساتھ انفرادی طور پر گفتگو کی۔ اجلاس میں تمام شعبہ جات، مراکز اور فیکلٹیز کے طلبہ رہنماؤں نے شرکت کی اور تمام نمائندوں کو اپنے خیالات کے اظہار کیلئے مناسب وقت دیا گیا۔ طلبہ کی جانب سے صنعت اور تعلیمی اداروں کے درمیان روابط بڑھانے ، روزگار کے مواقع کیلئے بہتر اقدامات کرنے اور طلبہ کے تبادلے کے پروگراموں (اسٹوڈنٹ ایکسچینج پروگرامز) کو باقاعدہ ادارہ جاتی شکل دینے کے حوالے سے تخلیقی اور دانشمندانہ تجاویز پیش کی گئیں۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے تمام شکایات، تجاویز اور مطالبات کو پوری توجہ اور ہمدردانہ سمجھ بوجھ کیساتھ سنا اور انکے سامنے پیش کیے گئے تمام مسائل کا نوٹس لیا۔ پروفیسر مظہر آصف نے مسائل کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اٹھائے گئے خدشات کے حل کو قلیل مدتی اور طویل مدتی زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور ان پر اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ پروفیسر آصف نے بتایا کہ قلیل مدتی مسائل کو فوری طور پر حل کر دیا جائے گا جب کہ وہ مسائل جن کیلئے طویل مدتی منصوبہ بندی درکار ہے، انہیں فنڈ کی دستیابی کے ساتھ حل کیا جائے گا۔ انھوں نے شرکا کو اس بات سے بھی واقف کرایا کہ مختلف اہم امور جیسے 'سویم' کورسز، انڈین نالج سسٹم، نئی تعلیمی پالیسی دو ہزار بیس کا نفاذ، اور انٹرپرینورشپ کے لیے خصوصی افسران (نوڈل آفیسرز) مقرر کیے گئے ہیں، جو ان تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے تندہی سے کام کر رہے ہیں۔

پروفیسر آصف نے مزید کہا کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کا نظم و نسق احسن طریقے سے چلانا انتظامیہ اور طلبہ دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے، اور ادارے کی ہمہ جہت ترقی کیلئے فریقین کی شمولیت ضروری ہے۔ انھوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اس ترقی میں بامعنی کردار ادا کریں۔ اس اجلاس میں فیکلٹیز کے ڈین، شعبہ جات کے سربراہان، مراکز کے ڈائریکٹرز، ہاسٹلز کے پرووسٹس اور یونیورسٹی کے دیگر اہم عہدیداران شریک ہوئے ، جنھوں نے طلبہ سے براہِ راست بات چیت کی اور ان کے سوالات کے جوابات دیے۔

غزہ میں فاقہ کشی کے باعث 466 اموات، غذائی قلت نے لوگوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال دیا

غزہ میں غذائی بحران کے نتائج مسلسل سنگین ہوتے جا رہے ہیں، جہاں غذائی قلت کی شرح میں مسلسل اضافے اور بچوں، حاملہ خواتین اور بزرگوں کو درپیش طبی خطرات میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسے وقت میں وزارت صحت نے غذائی قلت کے ہولناک اور تباہ کن سطح تک پہنچنے سے خبردار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ سنہ 2024ء سے اب تک فاقہ کشی اور غذائی قلت کے نتیجے میں 466 اموات درج کی جا چکی ہیں، جن میں 157 بچے شامل ہیں۔

غزہ میں وزارت صحت نے 16 اکتوبر کو منائے جانے والے عالمی یوم غذا کے موقع پر جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ میں غذائی بحران بنیادی ضروریات کی قلت کی حدوں کو پار کر کے شہریوں کی زندگیوں کے لیے براہ راست خطرہ بن چکا ہے، کیونکہ جنگ اور محاصرے کے طبی و انسانی اثرات کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ متاثرہ طبقوں کے لیے غذا اور علاج کی فراہمی شدید زوال کا شکار ہے۔ وزارت کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق، 14 لاکھ سے زائد فلسطینی یعنی کی کل آبادی کا تقریباً 67 فیصد حصہ شدید ترین غذائی غیر یقینی کی صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں، جبکہ آنے والے عرصے میں اس بحران کے مزید خوفناک اثرات جاری رہنے سے خبردار کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اگست سنہ 2025ء میں القدس گورنری اور غزہ گورنری میں باضابطہ طور پر قحط کا اعلان کیا گیا تھا۔

بچے اس تباہ کن المیے کے مرکز میں

طبی اعداد و شمار بچوں پر اس غذائی بحران کے ہولناک اثرات کی سنگینی کو بے نقاب کرتے ہیں جہاں وزارت صحت نے سنہ 2024ء سے اگست سنہ 2026ء تک پانچ سال سے کم عمر کے بچوں میں شدید غذائی قلت کے 001,158 کیسز ریکارڈ کیے ہیں، جن میں سے 716,28 کیسز انتہائی تشویشناک اور خطرناک حد تک پہنچ چکے ہیں۔

اس المیے کے دائرے میں مزید وسعت کا خوف بڑھتا جا رہا ہے، کیونکہ تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ اپریل سنہ 2027ء تک تقریباً 200,74 بچوں کو شدید غذائی قلت کے علاج کی اشد ضرورت ہوگی، جو صحت کے نظام کو، بالخصوص طبی وسائل اور ساز و سامان کی شدید قلت کے دوران، مزید سخت چیلنجز کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔

غذائی قلت کے خطرات صرف وزن میں کمی یا جسمانی کمزوری تک محدود نہیں ہیں، بلکہ یہ بچوں کی نشوونما اور طبی ارتقا کو شدید متاثر کرتے ہیں، نیز ان مہلک بیماریوں اور پیچیدگیوں کے امکانات کو بڑھاتے ہیں جو ان کی زندگیوں کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں، خاص طور پر ان کی عمر کے ابتدائی مراحل میں۔ صحیح صورتحال کی ابتری کے ایک اور واضح اشارے کے طور پر، اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پانچ سال سے کم عمر بچوں کی شرح اموات سنہ 2022ء میں فی ہزار زندہ پیدائش 6.13 اموات سے بڑھ کر سنہ 2025ء میں 4.33 اموات تک پہنچ چکی ہے، جبکہ بچوں میں قد کا چھوٹا رہ جانا (سٹنٹنگ) کی شرح 2.12 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جو غذائی بحران کے دور رس تباہ کن اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔

بزرگ اور حاملہ خواتین بھاری قیمت چکا رہے ہیں

فاقہ کشی کے اثرات صرف بچوں تک محدود نہیں رہے، بلکہ انہوں نے بزرگوں کو بھی سخت متاثر کیا ہے جو دائمی امراض، باقاعدہ غذا اور طبی نگہداشت کی ضرورت کے باعث دگنے خطرات کا سامنا کر رہے ہیں۔ وزارت کے اعداد و شمار کے مطابق بزرگوں میں فاقہ کشی اور غذائی قلت کے نتیجے میں 189 اموات درج کی گئیں جو کل اعلان کردہ اموات کا تقریباً 5.40 فیصد بنتی ہیں۔

یہ اعداد و شمار انتہائی کمزور طبقوں کو درپیش خطرات کے حجم کو نمایاں کرتے ہیں، خصوصاً مناسب اور متنوع غذا کے حصول میں درپیش شدید دشواری اور اس کے ساتھ بیماریاں اور طبی پیچیدگیوں سے نمٹنے کی صلاحیت میں زوال کے پیش نظر۔

جہاں تک حاملہ خواتین کا تعلق ہے، انہیں بھی شدید اور ہولناک اثرات کا سامنا ہے؛ سنہ 2026ء کے دوران ان میں خون کی کمی (انیمیا) کی شرح بڑھ کر 61 فیصد ہو گئی ہے، جبکہ جنگ سے پہلے یہ شرح تقریباً 41 فیصد تھی۔ اسی طرح جاری سال کے پہلے چھ ماہ کے دوران حمل ضائع ہونے کے تقریباً چار ہزار کیسز ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ جیسا کہ طبی رپورٹ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ، ہر تین میں سے ایک حاملہ خاتون کو انتہائی خطرناک حمل کے زمرے میں رکھا گیا ہے، جو غذا اور طبی نگہداشت کی قلت کے دوران خواتین کی برداشت کردہ طبی سختیوں کو نمایاں کرتا ہے اور ماؤں، جنین اور نومولود بچوں کی سلامتی کے حوالے سے شدید تشویش پیدا کرتا ہے۔

کھانا فراہم کرنے سے کہیں بڑا بحران

یہ تمام اشاریے بتاتے ہیں کہ غزہ میں غذائی بحران اب محض بنیادی اشیاء کی قلت تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ پے در پے آنے والے طبی نتائج سے جڑ چکا ہے جن میں شدید سوء تغذیہ، اموات کی شرح میں اضافہ، بچوں کی نشوونما میں رکاوٹیں، اور حوامل و بزرگوں کو درپیش خطرات شامل ہیں۔

اس صورتحال کی سنگینی میں اس وقت مزید اضافہ ہو جاتا ہے جب طبی غذا، غذائی سپلیمنٹس اور ادویات کی فراہمی کی اشد ضرورت ہو، ساتھ ہی امداد کی باقاعدہ رسائی کی ضمانت دینا ناگزیر ہو تاکہ متاثرہ کیسز کا علاج کیا جا سکے اور اس بحران کو مزید آبادی تک پھیلنے سے روکا جا سکے۔

اس تناظر میں وزارت صحت نے عالمی برادری اور اقوام متحدہ سے فوری اقدامات کرنے کی اپیل کی ہے تاکہ غزہ میں غذا، علاج معالجے کے لیے غذائی سپلیمنٹس اور ادویات کی محفوظ، پائیدار اور بلاتعطل آمد کو یقینی بنایا جا سکے، جس میں بچوں، حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین اور بزرگوں کو اولین ترجیح دی جائے۔ اس کے علاوہ، وزارت نے غزہ میں مقامی غذائی پیداوار کی حمایت اور اسے دوبارہ بحال کرنے کی اہمیت پر زور دیا، نیز اس بات کا اعادہ کیا کہ غذا کا حق ایک بنیادی اور اصیل انسانی حق ہے جسے جنگ کے ادوار میں بھی سلب نہیں کیا جا سکتا۔

اموات کے اعداد و شمار اور غذائی قلت کے بڑھتے ہوئے کیسز کے درمیان غزہ میں غذائی بحران محض ایک عارضی ہنگامی حالت سے کہیں زیادہ بھیانک نظر آتا ہے؛ کیونکہ یہ ایسے طبی و انسانی نقوش چھوڑ رہا ہے جو سالوں تک قائم رہ سکتے ہیں، جس سے مناسب غذا، علاج اور صحت کی نگہداشت کی فراہمی شہریوں کی زندگیوں کی حفاظت اور اس تباہی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ایک فوری اور ناگزیر ضرورت بن جاتی ہے۔

رام اللہ کے شمال میں گاڑی سے کچلنے کی کارروائی میں یہودی آباد کار زخمی

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے کے وسطی شہر رام اللہ کے شمال میں واقع عطارہ عسکری چیک پوسٹ پر گاڑی سے کچلنے کی کارروائی کے نتیجے میں ایک یہودی آباد کار زخمی ہو گیا، جبکہ گاڑی کا ڈرائیور موقع سے باحفاظت نکلنے میں کامیاب ہو گیا، جس کے فوری بعد قابض اسرائیلی فورسز نے الرٹ جاری کرتے ہوئے علاقے میں تلاشی کی کارروائیاں شروع کر دیں۔

میڈیا ذرائع نے بتایا کہ قابض فورسز نے چیک پوسٹ کے اردگرد اور اس کی طرف جانے والے راستوں پر سخت عسکری اقدامات نافذ کر دیے ہیں، اضافی عسکری نفری روانہ کر دی ہے اور گاڑی کے ڈرائیور کی تلاش کے لیے بڑے پیمانے پر تلاشی کی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ اس واقعے کے فوراً بعد قابض فورسز نے رام اللہ کے داخلی راستوں اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں اپنے اقدامات مزید سخت کر دیے، اور خطے میں متعدد راستوں اور چیک پوسٹوں کو بند کر دیا، جس کے باعث عام شہریوں کی آمد و رفت اور نقل و حرکت میں شدید مشکلات پیش آئیں۔ یہ واقعہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں قابض فورسز اور یہودی آباد کاروں کے مظالم کا مقابلہ کرنے، مزاحمتی کارروائیوں اور جھڑپوں کی شدت میں اضافے کے عین مطابق سامنے آیا ہے۔ مرکز معلومات فلسطین 'معطی' کے اعداد و شمار کے مطابق، گذشتہ 48 گھنٹوں کے دوران مغربی کنارے میں 21 مزاحمتی کارروائیاں دیکھی گئی ہیں، جن میں قابض فورسز کی صفوں میں ایک اہلکار کا زخمی ہونا، یہودی آباد کاروں کے حملوں کو روکنے کی چھ کارروائیاں، 14 مقامات پر شدید جھڑپیں اور پتھراؤ، نیز ایک مظاہرہ شامل ہے۔

یحییٰ السنوار نے قابض دشمن سے معرکہ آرائی کے نئے باب کا آغاز کیا: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اپنے سیاسی بیورو کے سابق صدر یحییٰ السنوار کی شہادت کی دوسری سالگرہ پر انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے جو 16 اکتوبر سنہ 2024ء کو غزہ کے جنوبی شہر رفح میں قابض اسرائیلی فورسز کے ساتھ مسلح معرکہ آرائی کے دوران شہادت کے درجے پر فائز ہوئے تھے۔ حماس نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ ان کا سفر قابض دشمن کے خلاف معرکہ آرائی کے ایک نئے باب سے وابستہ رہا ہے۔

حماس نے ایک مختصر بیان میں کہا کہ السنوار رفح میں قابض فورسز کے ساتھ سرفروشانہ معرکے کے دوران شہید ہوئے، جو ایک ایسا منظر تھا جس نے آخری لمحات تک ان کی شجاعانہ معرکہ آرائی اور ثابت قدمی کو نمایاں کیا۔ حماس کے مطابق السنوار کا نام قابض دشمن سے مقابلے کے ایک نئے باب کے ساتھ جڑ چکا ہے، جس کے اثرات غزہ پر جاری جنگ کی ہولناکیوں اور آزادی، خودمختاری و غاصبانہ تسلط کے خاتمے کے لیے فلسطینیوں کے بڑھتے ہوئے مطالبات کے درمیان فلسطینی اور علاقائی منظر نامے پر آج بھی پوری طرح نمایاں ہیں۔ السنوار کا شمار حماس کے ممتاز ترین رہنماؤں میں ہوتا ہے، جنہوں نے سنہ 2017ء میں غزہ میں تحریک کی قیادت سنبھالی، جس کے بعد اگست سنہ 2024ء میں ایرانی دارالحکومت تہران میں شہید کیے جانے والے اسماعیل ھنیہ کی جگہ انہیں تحریک کے سیاسی بیورو کا صدر منتخب کیا گیا۔ السنوار کا نام حماس کے سات اکتوبر سنہ 2023ء کے آپریشن 'طوفان الاقصیٰ' اور اس کے بعد غزہ پر مسلط کی جانے والی وسیع ترصیہونی جنگ سے گہرا وابستہ رہا ہے۔ السنوار جنگ کے دوران صیہونی اہداف کی فہرست میں سب سے اوپر رہنے کے کئی ماہ بعد رفح کے تل السلطان محلے میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی شہادت کے بعد قابض فورسز کے جاری کردہ مناظر سے ظاہر ہوا کہ وہ عسکری جیکٹ پہنے، ہاتھ میں سلاح، بارود اور دستی بم لیے معرکے کے عین میدان میں موجود تھے۔ السنوار سنہ 1962ء میں خان یونس پناہ گزین کیمپ میں پیدا ہوئے اور اپنی یونیورسٹی کی تعلیم کے دور سے ہی حماس کی تنظیمی سرگرمیوں میں نمایاں رہے۔

یحییٰ السنوار شہید.. خان یونس کیمپ سے حماس کی قیادت اور رفح کے آخری معرکے تک

غزہ: شمالی غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع شہر رفح میں 17 اکتوبر سنہ 2024ء کو قابض اسرائیلی فوج کے ہاتھوں شہادت نوش کرنے والے یحییٰ السنوار کی سوانح حیات ان تبدیلیوں سے جدا نہیں تھی جن سے دہائیوں کے دوران قضیے فلسطین گزرا ہے۔ وہ خان یونس کے پناہ گزین کیمپ سے نکلے اور قابض اسرائیل کے عقوبت خانوں میں دو دہائیوں سے زائد کا عرصہ گزارا۔ اس کے بعد اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کی صفِ اول کی قیادت میں شامل ہوئے اور اس کے ممتاز ترین سیاسی و عسکری چہروں میں سے ایک بن جائیں، پھر اس تصادم کی تاریخ کے ایک انتہائی اہم اور فیصلہ کن مرحلے میں پارٹی کے سیاسی بیورو کی صدارت سنبھالیں۔

ان کی شہادت کی دوسری سالگرہ کی آمد کے ساتھ ہی ان کی زندگی کے مختلف اہم موڑ ایک بار پھر منظرِ عام پر آ رہے ہیں، جو اپنے اندر فلسطینی اسیران کے تجربے، حماس کے ارتقا، اور قابض دشمن کے ساتھ تصادم کی نوعیت سے متعلق گہرے معانی لیے ہوئے ہیں، جو سات اکتوبر سنہ 2023ء کے آپریشن کے بعد چھڑنے والی جنگ اور غزہ میں ہونے والی وسیع تباہی اور بھاری جانی نقصان پر منتج ہوئی۔

المجدل سے خان یونس کیمپ تک

السنوار 19 اکتوبر سنہ 1962ء کو خان یونس پناہ گزین کیمپ میں ایک ایسے خاندان کے ہاں پیدا ہوئے جسے سنہ 1948ء کی جلاوطنی کے دوران المجدل شہر سے جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ کیمپ کے ماحول میں جہاں زندگی کی تمام تر تفصیلات آوارہ وطنی، محرومی اور واپسی کے انتظار کے تجربے سے جڑی تھیں، انہوں نے پرورش پائی اور تعلیم حاصل کی، اس سے پہلے کہ وہ غزہ کی اسلامک یونیورسٹی میں داخلہ لیں جہاں سے انہوں نے عربی زبان میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔

السنوار نے اپنے یونیورسٹی کی تعلیم کے برسوں کے دوران طلبہ اور تنظیمی سرگرمیوں میں نمایاں مقام حاصل کیا اور طلبہ کونسل اور اسلامک بلاک میں قیادت کے عہدوں پر فائز رہے۔ یہ مرحلہ ان کی سیاسی اور تحریکی سرگرمیوں میں شمولیت کا نقطہ آغاز بنا، ایسے وقت میں جب مقبوضہ فلسطینی علاقے ان تبدیلیوں کے شاہد تھے جو پہلی انتفاضہ اور سنہ 1987ء میں تحریک حماس کے قیام سے پہلے رونما ہوئی تھیں۔

قضیہ فلسطین کے تعاملی انسائیکلوپیڈیا میں شائع ان کی سوانح حیات سے اشارہ ملتا ہے کہ انہیں پہلی بار سنہ 1982ء میں گرفتار کیا گیا تھا۔ پھر انہوں نے اسلامی تحریک سے وابستہ سکیورٹی اداروں کے قیام میں حصہ لیا، جن میں سنہ 1986ء میں قائم ہونے والا 'مجد' سکیورٹی ونگ شامل تھا، جو قابض دشمن کے ساتھ تعاون کا الزام کا شکار افراد کا تعاقب کرنے سے مربوط تھا۔ اس راستے نے حماس کے تنظیمی اور سکیورٹی ڈھانچے کے اندر ان کے مقام کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

سلاخوں کے پیچھے 23 سال

سنہ 1988ء میں قابض حکمرانوں نے السنوار کو دوبارہ گرفتار کر لیا، ایک عسکری عدالت نے تحریک کی سکیورٹی اور عسکری سرگرمیوں میں ان کے کردار کی بنیاد پر انہیں چار بار عمر قید کی سزا سنائی۔ انہوں نے قابض اسرائیلی عقوبت خانوں میں تقریباً 23 سال گزارے، جس کے دوران وہ متعدد جیلوں میں منتقل ہوتے رہے اور تنہائی و خاندانی ملاقاتوں سے محرومی کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔

لیکن قید کے یہ سال صرف عوامی زندگی سے غائب رہنے کا دورانیے نہیں تھے۔ السنوار نے حماس کے اسیران کی تنظیمی باڈی میں قیادت کے عہدے سنبھالے، مطالبات کی تحاریک اور بھوک ہڑتالوں میں حصہ لیا، عبری زبان سیکھی اور اسرائیلی سیاسی و سکیورٹی کتابوں کا مطالعہ کیا، ساتھ ہی ساتھ تحریر اور ادب میں بھی دلچسپی لی۔

ان کے ممتاز ترین کاموں میں 'الشوک والقرنفل' (کانٹے اور لونگ) نامی ناول شامل ہے، جس میں انہوں نے سنہ 1967ء کی نکسہ کے بعد فلسطینی تجربے اور آنے والی تبدیلیوں کو ایک ایسے ناول نگاری کے انداز میں پیش کیا جو فلسطینی معاشرے کے حقائق اور یادداشت پر مبنی ہے۔

گیارہ اکتوبر سنہ 2011ء کو، انہیں اسیران کے تبادلے کے اس تاریخی معاہدے کے تحت رہا کیا گیا جسے 'وفاء الاحرار' (آزاد لوگوں کی وفاداری) کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کے تحت قابض اسرائیل نے اپنے فوجی گیلاد شالیت کی رہائی کے بدلے 027,1 فلسطینی اسیران کو رہا کیا تھا۔ اس معاہدے نے ان کی زندگی میں ایک نیا موڑ پیدا کیا، کیونکہ وہ اپنے تنظیمی تجربے اور تحریک کے اندر موجود تعلقات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حماس کی قیادت کے اندر اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لیے قطاع غزہ واپس آئے۔

غزہ کی قیادت سے حماس کی صدارت تک

رہائی کے بعد، السنوار نے قیادت کے زمرے میں تیزی سے پیش رفت کی؛ وہ سنہ 2012ء میں غزہ میں تحریک کی قیادت کے رکن منتخب ہوئے، پھر اس کے سیاسی بیورو کے رکن بنے، اس سے پہلے کہ وہ اسماعیل ھنیہ کی جگہ سنہ 2017ء میں قطاع میں سیاسی بیورو کے صدر بنے، اور سنہ 2021ء میں وہ دوبارہ اس عہدے پر منتخب ہوئے۔

اس مرحلے کے دوران السنوار نے سیاسی، سکیورٹی اور عسکری امور کے انتظام کو یکجا کیا اور پٹی میں ہونے والے معرکوں میں ان کا نام نمایاں رہا، بالخصوص سنہ 2021ء کا معرکہ 'سیف القدس'، جو مسجد اقصیٰ اور القدس کے گرد کشیدگی کے تناظر میں چھڑا اور متعدد فلسطینی محاذوں تک پھیل گیا۔

اسی طرح ان کا نام مارچ سنہ 2018ء میں غزہ کے مشرقی حصے میں ملحقہ باڑ کے قریب شروع ہونے والے 'مارچ آف ریٹرن' (عظیم الشان واپسی مارچ) سے بھی جڑا رہا، جس میں حقِ بازآبادکاری اور محاصرے کے خاتمے کا مطالبہ کرنے کے لیے وسیع عوامی شرکت دیکھی گئی۔

سیاسی سطح پر السنوار ان شخصیات میں سے تھے جنہوں نے فلسطینی تقسیم کو حل کرنے کی کوششوں میں حصہ لیا۔ وہ سنہ 2006ء میں اسیران کی نیشنل کنسلٹیشن ڈاکیومنٹ کو ترتیب دینے والوں میں بھی شامل تھے، جن کے ساتھ مختلف مکاتب فکر کی فلسطینی قیادتیں شامل تھیں۔

'طوفان الاقصیٰ' اور خطرناک ترین موڑ

سات اکتوبر سنہ 2023ء کو حماس اور فلسطینی دھڑوں نے صیہونی فوجی مراکز اور مستقرات پر ایک وسیع حملہ کیا جس کے دوران بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کی نقل کردہ اسرائیلی ارقام کے مطابق تقریباً 200,1 صیہونی، جن میں اکثر فوجی تھے، جہنم واصل ہوئے اور تقریباً 250 صیہونیوں کو، جن میں سے اکثر فوجی اور یہودی آباد کار تھے، قید کر کے غزہ لایا گیا، جبکہ دوسری طرف قابض اسرائیل نے پٹی پر نسل کشی کی ایک وسیع جنگ مسلط کر دی، جس کے نتیجے میں تقریباً 75 ہزار فلسطینی شہید اور 175 ہزار سے زائد زخمی ہوئے، نیز رہائشی محلے، طبی مراکز اور تعلیمی ادارے تباہ ہو گئے اور آبادی کی ایک بڑی تعداد کو بے گھر ہونا پڑا۔

قابض اسرائیل نے السنوار کو اس حملے کی منصوبہ بندی کرنے والوں میں سرفہرست رکھا اور انہیں غزہ میں اپنا سب سے اہم ہدف قرار دیا۔ اس کے مقابلے میں، فلسطینی عوام کے طبقوں اور مزاحمت کے حامیوں نے اس آپریشن کو محاصرے اور ردِ عمل کی معادلوں کو توڑنے کی ایک کوشش کے طور پر دیکھا، اور اسے اسیران، مسجد اقصیٰ اور عمومی طور پر قضیۂ فلسطین سے جوڑا۔ اگست سنہ 2024ء میں السنوار کو اسماعیل ھنیہ کی جگہ حماس کے سیاسی بیورو کا صدر منتخب کیا گیا، جنہیں قابض اسرائیل نے جولائی سنہ 2024ء میں تہران میں شہید کر دیا تھا۔ اس طرح وہ ایک ایسے وقت میں تحریک کی وسیع پیمانے پر قیادت پر منتقل ہوئے جب جنگ جاری تھی اور جنگ بندی و اسیران کے تبادلے کی مذاکرات میں پیچیدگیاں بڑھ رہی تھیں۔

رفح کا آخری معرکہ

17 اکتوبر سنہ 2024ء کو قابض اسرائیل نے شہر رفح کے تل السلطان علاقے میں ایک جھڑپ کے دوران السنوار کی شہادت کا اعلان کیا، جب ان کی فورسز نے فلسطینی مجاہدین کے ایک گروہ کے ساتھ معرکہ آرائی کی۔ قابض فورسز کے جاری کردہ مناظر میں السنوار کو ایک تباہ شدہ عمارت کے اندر زخمی حالت میں دکھایا گیا، جو ان کی طرف بڑھنے والے ایک ڈرون طیارے کی طرف چھڑی پھینک رہے تھے، یہ وہ منظر تھا جو ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر وسیع پیمانے پر وائرل ہوا۔ اگلے ہی دن حماس نے ان کی شہادت کی تصدیق کی ایک ایسے بیان میں جسے خلیل الحیہ (حماس کے موجودہ سربراہ) نے پیش کیا، تاکہ اس جنگ کے دوران تحریک کے ممتاز ترین رہنماؤں میں سے ایک کی زندگی کا باب مکمل ہو جائے۔ ان کی آخری معرکے کے منظر نے اس کی علامت اور معانی پر ایک وسیع بحث چھیڑ دی ماہرین نے اسے ایک ایسے مجاہد کی تصویر کے طور پر پڑھا جو اپنے آخری لمحات تک میدانِ جنگ میں رہا، جبکہ دیگر نے اپنی قیادت کو کھونے کے بعد تحریک کی قسمت پر توجہ مرکوز کی۔ ان تمام تعبیرات کے درمیان، یہ حقیقت قائم رہی کہ ان کی شہادت نے اکیلے جنگ کے خاتمے یا تصادم کے فیصلے کا سبب نہیں بنایا۔

ایک تصویر سے بالاتر سوانح حیات

یحییٰ السنوار کا تجربہ فلسطینی تاریخ کا ایک ایسا حصہ بنا ہوا ہے جس میں نصرت، غاصبانہ تسلط، قید و بند، مزاحمت اور سیاسی تقسیم ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ خان یونس پناہ گزین کیمپ سے قابض اسرائیل کے عقوبت خانوں تک، اور تنظیمی قیادت سے حماس کے سیاسی بیورو کی صدارت تک، ان کا نام ایسے اہم موڑ سے جڑا رہا جنہوں نے تحریک کے راستے اور اس تصادم پر گہرے نقوش چھوڑے۔

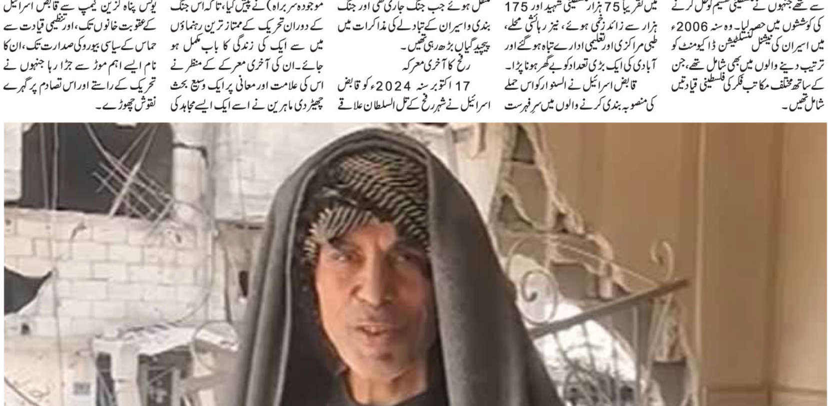

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیوروچیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔